

باب 6: بیرونی شعبہ

مالی سال 21ء کے دوران پاکستان کے بیرونی کھاتے میں خاصی بہتری آگئی۔ ترسیلات زر اور برآمدی آمدنی میں اضافے کے سبب جاری کھاتے کا خسارہ گھٹ کر دس برسوں کی کم ترین سطح 1.9 ارب ڈالر پر آ گیا۔ کووڈ سے متعلق فضائی سفر کی پابندیوں کے ساتھ مارکیٹ پر مبنی شرح مبادلہ سے ترسیلات زر کو باضابطہ ذرائع کی طرف لانے اور خدمات کی درآمدات کو کم کرنے میں مدد ملی۔ مزید برآں، پاکستان نے جی 20 قرضہ سروس معطلی کے اقدام اور عالمی نشانیہ شرح سود میں کمی سے بھی فائدہ اٹھایا، جس نے بیرونی قرض پر سودی ادائیگیوں میں کمی کر دی۔ اسی طرح، مالی سال 21ء میں آئی ایم ایف پروگرام شروع ہوا، جس سے دیگر کثیرفریقی ایجنسیوں، اور کمرشل اور دو طرفہ قرض دہندگان سے بیرونی قرضوں تک مسلسل رسائی میں سہولت ملی۔ پاکستان تین سال سے زائد کے وقفے سے بین الاقوامی سرمایہ منڈیوں میں دوبارہ داخل ہوا، یورو بانڈز کے ذریعے 2.5 ارب ڈالر جمع کیے گئے، اور ایک ریاستی فرم نے پائیدار قرضہ جاتی تمسکات کی عالمی طلب سے فائدہ اٹھاتے ہوئے گرین بانڈ سے 500 ملین ڈالر جمع کیے۔ ان حرکیات کے بل بوتے پر مالی سال 21ء میں زرمبادلہ کے ذخائر 5.5 ارب ڈالر کے اضافے کے ساتھ 24.4 ارب ڈالر تک پہنچ گئے اور امریکی ڈالر کے مقابلے میں پاکستانی روپے کی قدر میں سال بسال بنیادوں پر 6.7 فیصد اضافہ ہوا۔ ان مثبت پیش رفتوں سے قطع نظر کچھ چیلنج ابھرے کیونکہ کووڈ کے بعد کی گنجائشی پالیسیوں اور ان کے نتیجے میں صنعتی سرگرمی میں اضافے کے سبب توانائی اور غیر توانائی مصنوعات دونوں کی بلند درآمدات ضروری ہو گئی تھیں۔ گندم، چینی اور کپاس سے متعلق رسدی چیلنجوں نے اجناس کی بلند عالمی قیمتوں پر درآمدات کی ضرورت کو بڑھا دیا۔ بیرونی کھاتے کی پائیداری کو یقینی بنانے کے لیے پالیسی کی توجہ زرمبادلہ آمدنی کے ذرائع کو متنوع بنانے پر مرکوز رہی۔ اس میں بیرون ملک مقیم افراد کو متوجہ کرنے کی غرض سے روشن ڈجیٹل اکاؤنٹس کے ذریعے نیا پاکستان سرٹیفکیٹس اور برآمدی نوعیت کی صنعتوں کو ترغیب دینا شامل ہیں۔

6 بیرونی شعبہ

6.1 عالمی معاشی رجحانات

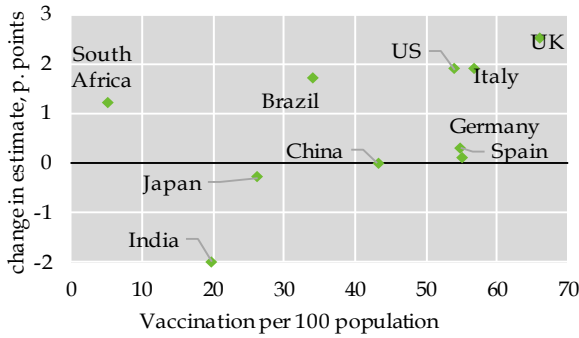
کھلنے، مضبوط صارفی اخراجات، ذخائر میں اضافے اور پست اساسی اثر کے بل بوتے پر جی ڈی پی کی بحالی مضبوط رہی۔ جنوری تا جون 2021ء میں اہم یورپی معیشتوں میں بھی بحالی ہوئی۔ برطانیہ میں نمو جو لائی 2020ء تا جون 2021ء میں سال بسال بنیادوں پر منجمد رہی۔ برطانوی معیشت پر کووڈ سے متعلق لاک ڈاؤن کے اثر میں جنوری 2021ء میں بریگزٹ پروسیس کی تکمیل کے باعث مزید شدت آگئی؛ تاہم دیگر یورپی معیشتوں کی طرح برطانیہ کی نمو بھی اپریل تا جون 2021ء کی سہ ماہی میں بحال ہوئی۔

ابھرتی منڈیوں میں بہترین کارکردگی چین نے دکھائی، کیونکہ وہ جولائی 2021ء سے قبل بڑی حد تک وائرس پر قابو پانے میں کامیاب رہا تھا۔ جولائی 2020ء تا جون 2021ء میں اس نمو میں بڑا حصہ خالص برآمدات کا تھا کیونکہ چین نے خدمات (جیسے سفر اور تفریح) سے ایشیا (خصوصاً ای تعلیم اور دور دراز مقام سے کام جیسے حالات میں الیکٹرونکس) پر منتقلی جیسے بدلتے ہوئے صرف کے رجحانات کی صورت حال میں کئی قسم کی صارفی مصنوعات کی طلب میں اضافے سے زیادہ فائدہ اٹھایا۔ پاکستان سمیت کئی دیگر ابھرتی

مالی سال 21ء کے دوران عالمی معیشت نے کووڈ 19 کی وبا سے پیدا شدہ چیلنجوں سے نمٹنے کا تسلسل برقرار رکھا۔ وائرس کے پھیلاؤ پر قابو پانے کے لیے نقل و حرکت پر پابندیاں عائد کرنے کے ساتھ برہدف لاک ڈاؤن نافذ کیے گئے اور پھر ویکسین کا اجرا شروع کیا گیا۔¹ وبا کے جواب میں مختلف ممالک نے لاکھوں فرموں اور گھرانوں کو وبا کے مالی اثر سے بچانے کے لیے معاون مالیاتی اور زرعی پالیسیاں نافذ کیں۔ تاہم، ترقی پذیر معیشتوں² کے مقابلے میں ترقی یافتہ معیشتوں نے خاصا مضبوط جواب دیا اور وہ آخر جون 2021ء تک اپنی آبادی کے ایک بڑے حصے کو وبا سے بچاؤ کے حفاظتی ٹیکے لگانے میں کامیاب رہیں۔ نتیجتاً، جنوری 2021ء سے (شکل 6.1 الف) کئی ترقی یافتہ معیشتوں کی حقیقی جی ڈی پی میں نمو کی بحالی ہوئی اور پورے 2021ء کے دوران ان کی معیشتوں کی زیادہ مضبوط نمو کا تخمینہ لگایا گیا (شکل 6.1 ب)۔

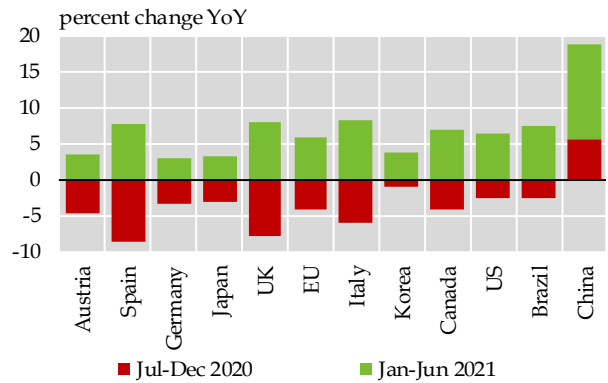
ترقی یافتہ معیشتوں میں یہ رجحانات امریکہ میں خاصے نمایاں تھے، جہاں خصوصاً جنوری تا جون 2021ء میں حفاظتی ٹیکے لگنے، کاروباروں کے دوبارہ

شکل 6.1 ب: جی ڈی پی کی پیش گوئیوں میں تبدیلی اور کووڈ 19 ویکسینیشن



*change in 2021 GDP est. b/w Jan 2021 & July 2021 WEO
Source: Our World in Data/Oxford University and IMF

شکل 6.1 الف: اہم معیشتوں کی جی ڈی پی نمو



Source: OECD/Haver Analytics

¹ اپریل 2020ء میں تمام ممالک کا اوسط عالمی مالی تخمینہ کا اسکور 78.6 (جس میں 100 سب سے زیادہ سخت ہے) کی بلند سطح پر تھا اور پھر جولائی 2019ء تا جون 2020ء کے دوران وقفے سے اضافے کے باوجود اس میں کمی ہوئی رہی۔ جون 2021ء تک اوسط اشاریہ گر کر 51.9 پر آ گیا (ماخذ: کووڈ 19 حکومتی رد عمل ٹریکر)۔

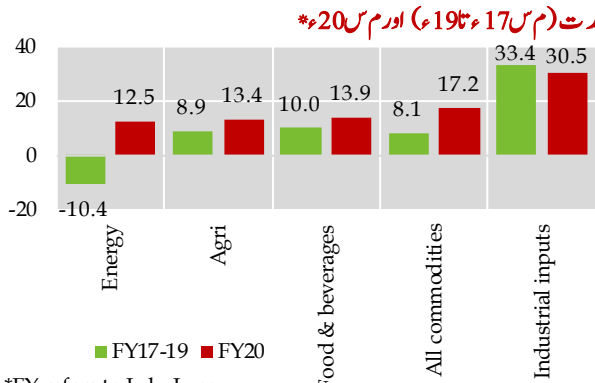
² آئی ایم ایف کے تخمینوں کے مطابق 5 جون 2021ء تک کووڈ 19 وبا سے متعلق ترقی یافتہ معیشتوں کے مالیاتی رد عمل۔ اضافی اخراجات اور ضائع حاصل، اور ایکویٹی، قرضے اور ضمانتیں۔ مجموعی مالیت 2020ء کی جی ڈی پی کے 28.7 فیصد بنتی ہے۔ اس کے مقابلے میں ابھرتی معیشتوں کے مالیاتی رد عمل کی مالیت جی ڈی پی کے 6.7 فیصد تھی۔

³ ضوابط میں تبدیلی اور کاروبار میں قحط نے پیداوار پر عارضی منفی اثر ڈالا۔ جولائی 2020ء تا جون 2021ء میں برطانیہ کی پورے سال کی اوسط حقیقی جی ڈی پی نمو 0.05 فیصد تھی جس کا اہم سبب جولائی 2020ء تا مارچ 2021ء کے دوران 22 فیصد کا سال بسال سکر ڈاؤن تھا۔ اپریل تا جون 2021ء کی سہ ماہی میں پیداوار میں 22.2 فیصد کا سال بسال اضافہ ہوا تھا (ماخذ: او ای سی ڈی / ہیور اینالیٹکس)۔

تیل کی قیمتیں جو مارچ تا اپریل 2020ء میں 30 ڈالر فی بیرل سے کم تھیں، وہ جون 2021ء میں اوپیک پلس اراکین کی جانب سے پیداوار میں کٹوتیوں اور تیل کی طلب کی بتدریج بحالی کے باعث تقریباً 75 ڈالر فی بیرل پر آگئیں۔⁶ س 21ء کے اختتام پر غیر توانائی اجناس میں غذائی اجزاء (جیسے گندم اور خوردنی تیل) کی تجارت دہائی کی بلند ترین قیمت پر تھی۔ اس کی وجوہات میں خراب موسم یا افرادی قوت، کچھ اہم عالمی درآمد کنندگان کی جانب سے تزیوراتی ذخائر میں پیشگی اضافہ اور عالمی جہاز رانی کے بڑھتے ہوئے نرخ شامل ہیں۔

جولائی 2020ء تا جون 2021ء میں اجناس کی عالمی قیمتوں میں اضافے کے ساتھ مجموعی طلب بڑھانے کے لیے پالیسی اعانت نے کئی ترقی پذیر اور کچھ ترقی یافتہ ممالک خصوصاً امریکہ میں عمومی صارف اشاریہ قیمت مہنگائی کو بڑھانے میں اہم کردار ادا کیا (شکل 6.4)۔ مہنگائی کے ان نتائج کے سبب مالی منڈیاں کوڈ سے متعلق زری اعانت میں کمی کی توقع کرنے لگیں۔ پالیسی کے معمول پر آنے کا آغاز مرکزی بینکوں کی جانب سے اثاثوں کی خریداریوں میں کمی سے ہو گا، جس کے بعد پالیسی نرخ بڑھ جائیں گے۔ تاہم، امریکی فیڈرل ریزرو سمیت کئی ترقی یافتہ ممالک کے مرکزی بینکار بظاہر مہنگائی کے حالیہ نتائج کو "عارضی" سمجھتے ہیں اور انہیں توقع ہے کہ آئندہ مہینوں میں عالمی رسدی زنجیر میں تعطل ختم ہو جائے گا۔ اس طرح ان اہم مرکزی بینکوں نے آخر جون 2021ء تک اپنی گنجائشی پالیسیوں میں تبدیلی نہیں کی تھی۔

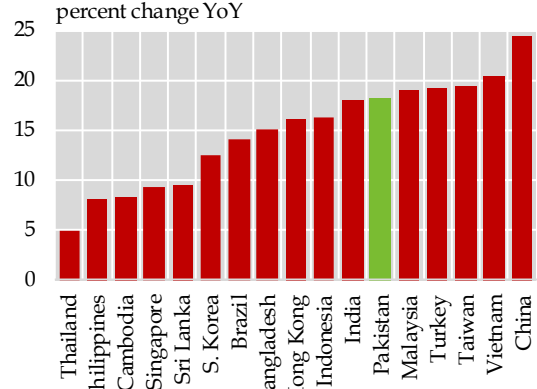
شکل 6.3: م س 21ء میں اجناس کی قیمتوں میں نمو بمقابلہ کووڈ سے پہلے کی مدت (م س 17ء تا 19ء) اور م س 20ء*



*FY refers to July-June

Source: International Monetary Fund

شکل 6.2: اہم بھرتی منڈیوں کی برآمدی نمو۔ جولائی 20ء تا جون 21ء

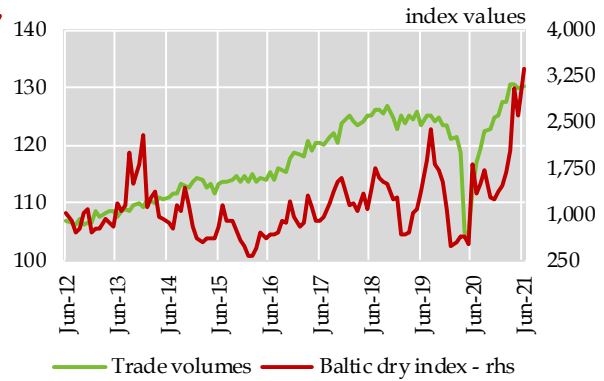


Source: Haver Analytics

منڈیوں نے بھی عالمی تجارت کی اس بحالی سے فائدہ اٹھایا اور جولائی 2020ء تا جون 2021ء میں اس نے بلند برآمدی کارکردگی درج کی (شکل 6.2)۔

عالمی تجارتی حجم میں تبدیلی قابل ذکر تھی کیونکہ پورے سال رسدی زنجیر میں تعطل موجود تھا۔ لاجسٹکس کی صنعت خصوصاً جہاز رانی کی صنعت پر دباؤ مال برداری کی شرحوں میں بھاری اضافے پر منتج ہوا (شکل 6.3 الف)۔⁴ ان عوامل نے ایک دہائی میں ایک مرتبہ ابھرنے والے اجناس کے نام نہاد "بڑے چکر" میں اہم کردار ادا کیا، جس میں توانائی اور غیر توانائی اجناس کی وسیع رینج کی بین الاقوامی قیمتوں میں بیک وقت اضافے کا رجحان تھا (شکل 6.3 ب)۔

شکل 6.3 الف: عالمی تجارتی حجم میں اضافہ اور جہاز رانی کی شرحیں



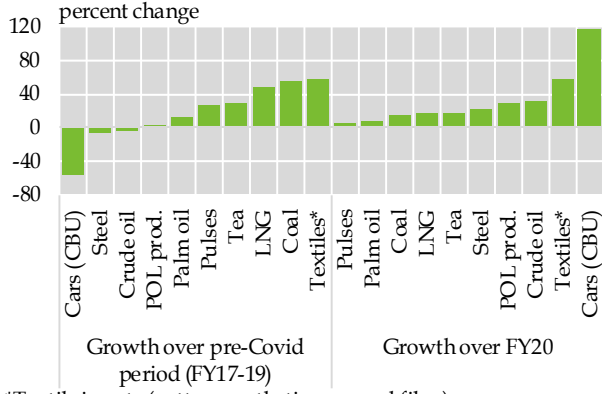
Source: CPB World Trade Monitor, Bloomberg

⁴ عالمی سطح پر تجارتی سامان کی تقریباً 90 فیصد نقل و حمل سمندر کے ذریعے ہوتی ہے (www.oecd.org/ocean/topics/ocean-shipping/)

⁵ بالٹک ڈرائے انڈیکس ایک مرکب اشاریہ ہے اور اس کا خشک بھاری کارگو کی نقل و حمل کی لاگت کے پیمانے کے طور پر وسیع استعمال کیا جاتا ہے، اور یہ دنیا بھر کے سرفہرست شپ بروکنگ ہاؤسز کی کوششوں پر مبنی ہوتا ہے۔

⁶ مئی سال 20ء کے مقابلے میں مئی سال 21ء میں عرب لائٹ کروڈ آئل کی قیمتیں اوسطاً 2.3 فیصد سال بسال زیادہ تھیں۔ تاہم، آخر جون 2020ء اور آخر جون 2021ء کے درمیان قیمتیں 112.9 فیصد اضافے کے ساتھ 35.2 ڈالر فی بیرل سے بڑھ کر 175 امریکی ڈالر فی بیرل ہو گئیں (ماخذ: بلومبرگ)۔

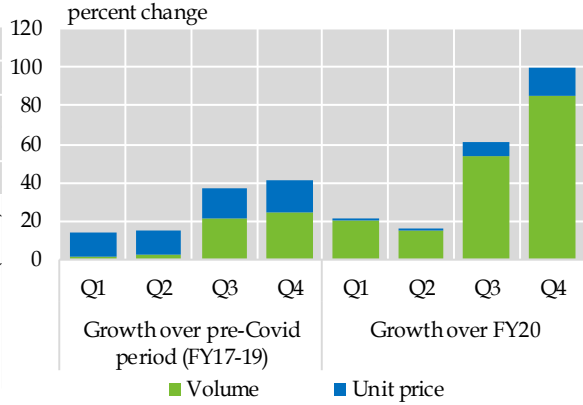
شکل 6.5: درآمدی حجم میں وسیع البنیاد نمو، مالی سال 21ء



*Textile inputs (cotton, synthetic yarn and fiber)

Source: Pakistan Bureau of Statistics

شکل 6.5 الف: درآمدی نمویں حجم اور قیمت کے اثرات کا حصہ



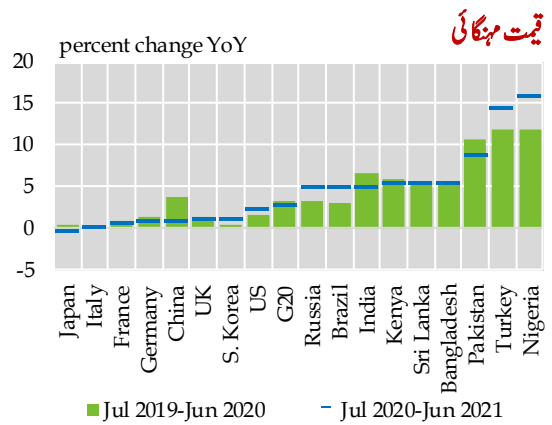
Source: Pakistan Bureau of Statistics & SBP calculations

6.2 پاکستان کی ادائیگیوں کا توازن

مالی سال 21ء کے دوران پاکستان کے بیرونی کھاتے میں خاصی بہتری آئی اور آخر جون 2021ء تک زرمبادلہ کے ذخائر 5.5 ارب ڈالر کے اضافے سے بڑھ کر 24.4 ارب ڈالر تک پہنچ گئے، جبکہ پاکستانی روپیہ ایسی ابھرتی منڈیوں کی کرنسیوں میں شامل رہا جن کی قدر میں امریکی ڈالر کے مقابلے میں اضافہ دیکھا گیا (جدول 6.1)۔ ذخائر کی پوزیشن میں یہ بہتری نومبر 2020ء تک جاری کھاتے کے فاضل میں اضافے کے ساتھ خصوصاً چوتھی سہ ماہی میں بھاری سرکاری بیرونی قرضوں کی دستیابی کی بدولت ممکن ہوئی۔ کارکنوں کی ترسیلات زر میں جون 2020ء سے شروع ہونے والے اضافے کا سلسلہ پورے مالی سال 21ء جاری رہا، جبکہ برآمدی وصولیوں میں بھی اضافہ ہو گیا اور اس کے ساتھ ٹیکسٹائل اور غیر ٹیکسٹائل اجزادوں کی آمدنی میں وسیع البنیاد نمو ہوئی۔ اس کے ساتھ درآمدی ادائیگیوں کی خاصی بڑھ گئیں جس کی وجوہات میں وسیع البنیاد طلب کا دباؤ، اہم زرعی اجناس میں رسدی مشکلات، اجناس کی عالمی قیمتوں میں خاصا اضافہ اور کووڈ 19 ویکسین کی ضروری درآمدات شامل ہیں۔

اہم مرکزی بینکوں کی جانب سے سیالیت کی مسلسل فراہمی کے سبب گھرانوں، کارپوریٹوں کے ساتھ ساتھ ریاستی اداروں کے لیے مجموعی عالمی ماکاری کے حالات خاصے سیال اور سازگار رہے۔ تقریباً صفر قلیل مدتی شرح سود کی صورت حال میں ترقی یافتہ ممالک کی جانب سے بھاری زرعی اعانت نے سرمایہ کاروں کو پرخطر اثاثوں کے زمروں (جیسے ایکویٹی) اور منڈیوں (خصوصاً ابھرتی منڈیوں میں) کی یافتوں کی طرف متوجہ کیا ہے۔ پاکستان بھی ان ابھرتی منڈیوں میں شامل تھا جنہوں نے عالمی سرمایہ منڈیوں میں اس موقع سے فائدہ اٹھایا اور ملک نے اپریل 2021ء میں یورو بانڈز کے ذریعے 2.5 ارب ڈالر جمع کیے جبکہ ریاستی ادارے واپڈ اگوستی 2021ء میں ملک کے پہلے گرین بانڈ کے اجرا سے 500 ملین ڈالر حاصل ہوئے۔

شکل 6.4: اہم ترقی یافتہ اور ابھرتی معیشتوں میں صارف اشاریہ



Source: OECD & Haver Analytics

⁷ بلومبرگ کے مرتب کردہ اعداد و شمار کے مطابق ابھرتی معیشتوں اور کارپوریٹ اداروں کی جانب سے یکم جنوری تا 17 اپریل 2021ء تک جنک درجہ بندی والے بانڈز کی ادائیگیوں کی مالیت 81 ارب ڈالر تھی، جو ان معیشتوں کی جانب سے 2018ء کی اسی مدت میں جمع کیے گئے ریکارڈ 89 ارب ڈالر کے قریب ہے۔

جدول 6.1: پاکستان کی ادائیگیوں کا توازن

ارب امریکی ڈالر

| م س 21ء میں سال بسال مطلق تبدیلی | م س 21ء | م س 20ء | م س 17ء تا 19ء کی اوسط | |
|-------------------------------------|---------|---------|------------------------|--|
| -2.5 | -1.9 | -4.4 | -15.0 | جاری کھاتے کا توازن |
| 7.1 | -28.2 | -21.1 | -28.2 | تجارتی توازن |
| 3.1 | 25.6 | 22.5 | 23.7 | برآمدات |
| 10.2 | 53.8 | 43.6 | 51.8 | درآمدات |
| -1.4 | -2.0 | -3.3 | -5.4 | خدمات کا توازن |
| -0.8 | -4.6 | -5.5 | -5.4 | بنیادی آمدنی کا توازن |
| 7.4 | 32.8 | 25.4 | 23.9 | ثانوی آمدنی کا توازن |
| 6.2 | 29.4 | 23.1 | 20.3 | کارکنوں کی ترسیلات زر |
| -0.1 | 0.2 | 0.3 | 0.3 | سرمایہ کھاتے کا توازن |
| -1.4 | -7.1 | -8.6 | -11.6 | مالی کھاتے کا توازن ^۸ |
| -0.7 | 1.9 | 2.6 | 2.2 | پاکستان میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری |
| 3.3 | 2.8 | -0.5 | 0.2 | پاکستان میں بیرونی جزدانی سرمایہ کاری |
| 4.0 | 3.0 | -1.0 | 0.6 | یورویمانڈ / واپڈا بانڈ |
| -3.1 | 3.1 | 6.2 | 9.7 | زر مبادلہ قرضے خالص* |
| -1.3 | -2.5 | -1.2 | 2.2 | بینک دولت پاکستان* |
| -0.2 | 5.7 | 5.9 | 4.7 | حکومت |
| -1.5 | -0.3 | 1.5 | 2.7 | بینک اور غیر بینک فرمیں |
| 5.2 | 17.3 | 12.1 | 7.3** | اسٹیٹ بینک کے سیال ذخائر (آخر مدت) |
| -0.9 | -4.9 | -5.8 | -8.0** | اسٹیٹ بینک کے پینگی واجبات (آخر مدت) |
| - | 6.7 | -4.8 | -12.6 | پاکستانی روپے کی قدر میں اضافہ (+) / کمی (-)، امریکی ڈالر کے مقابلے میں (فیصد میں) |

^۸ مالی کھاتے کے توازن کے ساتھ منفی علامت کا مطلب ہے پاکستان میں خالص زر مبادلہ رقوم کی آمد۔
* بشمول آئی ایم ایف کے دیگر قرضے۔ ** آخر جون مالی سال 19ء تک۔

ماخذ: بینک دولت پاکستان

نومولند برآمدی مقدار سے حاصل ہوئی۔ مزید برآں، معدنی اور دھاتی برآمد
خصوصاً تانبے کی برآمدات بڑھ گئی اور اس نے مجموعی برآمدی وصولیوں کو
بڑھانے میں کردار ادا کیا۔^۸

مالی سال 21ء میں صنعتی اور برآمدی نوعیت کی سرگرمیوں میں اضافے کے
ساتھ اہم زرعی اجناس (کپاس، گندم اور چینی) کے رسدی مسائل کے سبب
درآمدی ادائیگیاں 23.3 فیصد اضافے سے بڑھ کر 53.8 ارب ڈالر تک پہنچ
گئیں۔ پاکستان دفتر شماریات کے اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ درآمدی حجم،
جس سے طلب کی حرکیات کی عکاسی ہوتی ہے، میں اضافے نے اجناس کی بلند

مالی سال 21ء کے دوران سال بسال بنیادوں پر پاکستان کی برآمدی
وصولیاں 13.7 فیصد اضافے سے بڑھ کر 25.6 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں؛ اور
کووڈ (مالی سال 17ء تا 19ء) سے پہلے کی اوسط سطح سے 8.3 فیصد زائد رہیں۔
کووڈ 19 کے پھیلاؤ کے نتیجے میں پیدا ہونے والے مواقع نے برآمدی
وصولیوں کو بڑھانے میں اہم کردار ادا کیا، کیونکہ طبی ٹیکسٹائل اجزاء (جیسے
اسپتال کی بستر کی چادریں اور ماسک) اور دو سازی اور آلات جراحی کی طلب
بڑھ گئی۔ بھارت اور بنگلہ دیش سمیت کاروباری حریفوں کے کچھ ٹیکسٹائل
درآمدی آرڈروں کی منتقلی بھی دیکھنے میں آئی۔ اس کے نتیجے میں اہم ٹیکسٹائل
مصنوعات، خصوصاً بلند قدر اضافی کے حامل ٹیکسٹائل اجزاء، کی برآمدات میں

^۸ ایچ ایس 8 سطح پر اسٹیٹ بینک کے اعداد و شمار کے مطابق مالی سال 21ء میں مجموعی برآمدی وصولیوں میں سب سے بڑا حصہ صاف تانبے کا تھا اور اس کی برآمدات 79.3 فیصد کے اضافے سے بڑھ کر 456.7 ملین ڈالر تک پہنچ
گئیں۔ مالی سال 21ء میں مصنوعات سمیت معدنیات (ایچ ایس 26) اور دھاتوں (ایچ ایس 72 تا 83) کی برآمدات 64.5 فیصد اضافے سے بڑھ کر 1.2 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں۔

دوسری جانب، سال کے دوران بیرونی براہ راست سرمایہ کاری رقوم کی آمد کمزور رہی۔ اگرچہ کووڈ 19 کے پھیلاؤ کے بعد ابھرتی منڈیوں میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں کمی کا تجربہ صرف پاکستان کو نہیں ہوا، تاہم یہ کمی بیرونی سرمایہ کاری کے بڑے حصے کے لیے ملک کے چند معاشی شعبوں (جیسے بجلی اور ٹیلی کام) اور ممالک (چین) پر انحصار کو بھی اجاگر کرتی ہے۔

مذکورہ بحث اس حقیقت کو اجاگر کرتی ہے کہ اگر م س 21ء میں ملک کی بیرونی پوزیشن میں بہتری آگئی، تاہم اب مجموعی پالیسی آمیزہ ایک بلند قلیل مدتی نمو کے نتائج کی اعانت کے لیے تیار ہے۔ تاریخی لحاظ سے اتنی زیادہ نمو پاکستان میں ادا بیگیوں کے توازن کے چیلنجوں پر منتج ہوتی ہے۔ تاہم اس مرتبہ پاکستانی روپیہ نے بین البینک منڈی میں زرمبادلہ رقوم کی آمد اور اخراج پر رد عمل ظاہر کیا ہے، جس کی عکاسی شرح مبادلہ کی دوہری حرکت سے ہوتی ہے۔

ملک کی زرمبادلہ آمدنی میں بھی بتدریج تنوع دیکھنے میں آیا ہے۔¹¹

مارچ 2020ء سے ترسیلات زر کے تحت زرمبادلہ رقوم کی آمد ایشیائی برآمدات سے تجاوز کر چکی ہے۔ مزید برآں، پاکستان کی مجموعی خدمات کی برآمدات میں گذشتہ دس برسوں کے دوران انفارمیشن، کمیونی کیشن اور ٹیکنالوجی (آئی سی ٹی) کے حصے میں مسلسل اضافہ دیکھا گیا اور خاص طور پر کووڈ 19 کے پھیلاؤ سے یہ مزید بڑھی ہیں۔¹²

یہ صورت حال اس بات کی متقاضی ہے کہ پالیسی ساز مذکورہ شعبوں کا حصہ محدود کرنے والی مختلف ضابطے یا طریقہ کار سے متعلق رکاوٹیں دور کر کے ان دونوں اجزا کو مزید تحریک فراہم کریں۔ اس ضمن میں ستمبر 2020ء میں روشن ڈیجیٹل اکاؤنٹ متعارف کرانے کے ذریعے بیرون ملک مقیم پاکستانیوں

بین الاقوامی قیمتوں کے مقابلے میں درآمدی ادا بیگیوں پر زیادہ اثر ڈالا (شکل 6.5 الف)۔ کووڈ سے متاثرہ مالی سال 20ء میں پست اساسی اثر کو شامل کرنے کے بعد بھی مالی سال 21ء میں توانائی اور غیر توانائی مصنوعات دونوں کے درآمدی حجم میں مضبوط نمو ہوئی (شکل 6.5 ب)۔

معیشت کے کچھ درآمدات پر منحصر اور اندرونی نوعیت کے شعبوں جیسے گاڑیاں اور تعمیرات نے درآمدات کی نمو میں خاصا اہم کردار ادا کیا، جسے طلب میں پالیسی پر مبنی بحالی اور کچھ بردف مالیاتی اعانت سے فائدہ پہنچا۔⁹ ٹیکسٹائل مشینری سمیت مشینری اجزا کی درآمدات بڑھ گئیں جنہیں جزوی طور پر اسٹیٹ بینک کی عارضی اقتصادی ری فنانس سہولت کے تحت سرمایہ کاریوں سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔ مالی سال 21ء میں توانائی کی درآمدی ادا بیگیوں میں 5 فیصد اضافہ ہوا، اگرچہ یہ اضافہ تیل کی بین الاقوامی قیمتوں اور پہلے سے بلند درآمدی حجم میں اضافے کے حالات میں چوتھی سہ ماہی میں زیادہ نمایاں تھا۔¹⁰

کثیر فریقی، دو طرفہ اور کمرشل قرض دہندگان تک ملک کی رسائی کی بدولت پورے سال کے دوران زرمبادلہ کے ذخائر کو مسلسل بڑھانے کا موقع ملا۔ تیسری سہ ماہی کے دوران آئی ایم ایف کے دوسرے تاپانچویں مشترکہ جائزوں کے مکمل ہونے کے نتیجے میں 500 ملین ڈالر کی قسط وصول ہوئی اور اس سے چوتھی سہ ماہی میں بین الاقوامی سرمایہ منڈیوں میں ملک کے دوبارہ داخلے میں بھی سہولت ملی، جس سے یوربانڈز اور ریاستی ادارے کے گرین بانڈ کے ذریعے مجموعی طور پر 3.0 ارب ڈالر جمع کیے گئے۔ مزید برآں، سال کے دوران سرکاری دو طرفہ قرض گیری کی کچھ منتقلی دیکھی گئی، ایک شراکت دار کو ڈپازٹس کی واپسی اور نئے ڈپازٹس لینے اور دوسرے سے کرنسی تبدیل کے سمجھوتوں کو استعمال کرتے ہوئے۔

مالی سال 21ء میں بینکوں کی جانب سے گاڑیوں کے لیے دیے گئے قرضے بڑھ کر اپنی بلند ترین سطح 97.0 ارب روپے تک پہنچ گئے (مالی سال 07ء تک کے پچھلے ڈیٹا کی بنیاد پر)، جبکہ مالی سال 20ء میں 4.3 ارب روپے کی واپسی کی گئی تھی، اور کووڈ سے پہلے کی مدت (مالی سال 17ء تا 19ء) میں اوسطاً 34.6 ارب روپے کے قرضے دیے گئے تھے۔ ٹرانسپورٹ جز کی بڑھتی ہوئی درآمدات کے علاوہ گاڑیوں نے بھی فولاد کی صنعت کی طلب میں بالواسطہ کردار ادا کیا۔⁹

¹⁰ مالی سال 21ء کی چوتھی سہ ماہی میں توانائی کی درآمدی ادا بیگیوں سال بسال بنیادوں پر دگنے سے زائد اضافے کے ساتھ 3.1 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں، جس کا ایک جزوی سبب مالی سال 20ء کی چوتھی سہ ماہی میں پست اساسی اثر تھا کیونکہ اس وقت کووڈ 19 پھیلنے کے بعد تیل کی عالمی قیمتوں میں خاصی کمی آچکی تھی۔

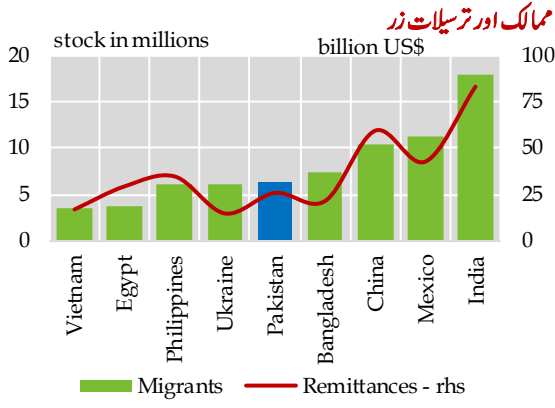
¹¹ غیر قرضہ جاتی رقوم کی آمد تخلیق کرنے والی پراکسی سمجھی جانے والی زرمبادلہ کی آمدنی کی تعریف برآمدی آمدنی (ایشیا اور خدمات دونوں)، ترسیلات زر اور دیگر جاری منتقلیوں اور بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کے طور پر کی جاتی ہے۔

¹² مالی سال 12ء تا مالی سال 21ء کے دوران پاکستان کی خالص آئی سی ٹی برآمدات 29 فیصد کی مرکب اوسط شرح نمو کے ساتھ صرف 123 ملین ڈالر سے بڑھ کر 1.6 ارب ڈالر تک پہنچ چکی ہیں۔ مجموعی خدمات کی برآمدات میں خالص آئی سی ٹی برآمدات کا حصہ اسی مدت کے دوران 2.6 فیصد سے بڑھ کر 26.5 فیصد تک پہنچ چکا ہے۔

کو پاکستان کے باضابطہ بینکاری نظام سے منسلک کرنا ایک اہم پالیسی اقدام تھا
(بکس 6.1)۔

بکس 6.1: بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کو پاکستان کے بینکاری نظام سے منسلک کرنا۔ روشن ڈھیل اکاؤنٹس

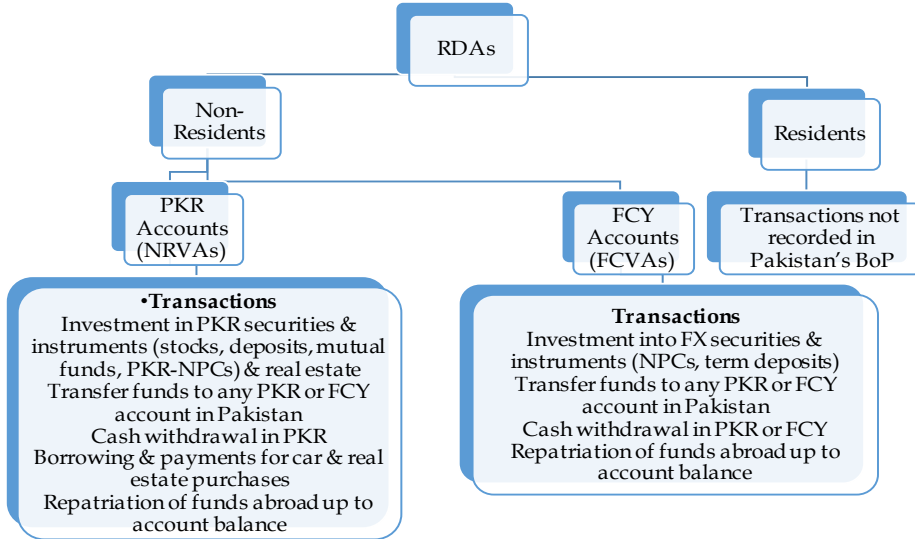
شکل 6.1.1: 2020ء میں بیرون ملک سب سے زیادہ تارکین وطن والے



پاکستان کا شمار دنیا کے ان ممالک میں ہوتا ہے جن کے شہری بڑی تعداد میں بیرون ملک مقیم ہیں۔ ایک اندازے کے مطابق تقریباً 6.3 ملین (اقوام متحدہ، 2020ء) سے لے کر 8.8 ملین (حکومت پاکستان، 2018ء) پاکستانی بیرون ملک مقیم ہیں (شکل 6.1.1)۔¹³ ان تارکین وطن کی جانب سے اپنے خاندانوں کی اعانت اور سرمایہ کاری کے مقصد سے بھجوائے گئے زر مبادلہ کے نتیجے میں ملک کا شمار مسلسل ترسیلات زر وصول کرنے والی 10 سر فہرست معیشتوں میں ہونے لگا ہے۔ معیشت کے لیے ان رقوم کی آمد کی عمومی حیثیت اور خصوصاً بیرونی شعبے کی پائیداری کی اہمیت کو مد نظر رکھتے ہوئے بیرون ملک مقیم افراد کو اپنے ملک ترسیلات زر بھجوانے میں سہولت دینے پر پالیسی توجہ مرکوز کرنے کی ایک تاریخ موجود ہے۔ ان میں 2009ء میں پاکستان ریپی ٹینس انی شیڈ (پی آر آئی) کا قیام شامل ہے جس کے تحت ترسیلات زر پر و سیس کرنے والوں (بینکوں اور مینی ٹرانسفر آپریٹروں) کو پاکستان رقوم بھجوانے کے لیے ٹیلی گرافک ٹرانسفر (ٹی ٹی) چارجز اور مارکیٹنگ اخراجات کی واپسی سمیت مالی ترغیبات دی گئی ہیں۔

حال ہی میں بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کو براہ راست بینکاری ذرائع سے پاکستان کی اسٹاک مارکیٹ، میوچل فنڈز اور ریسٹل اسٹیٹ کے شعبوں میں سرمایہ کاری کرنے میں حائل آپریشنل رکاوٹوں کا ادراک کیا گیا۔ غیر مقیم افراد کے لیے موجود بینک اکاؤنٹ، خصوصی روپیہ قابل منتقلی کھاتہ (ایس سی آر اے) مثالی طور پر انفرادی تارکین وطن کے لیے موزوں نہیں تھا کیونکہ اس کا جھکاؤ ادارہ جاتی سرمایہ کاروں اور اداروں کی طرف زیادہ تھا۔ اس کا پالیسی حل مالی سال 21ء میں زر مبادلہ کے ضوابط میں متعدد تبدیلیوں پر مشتمل تھا، جس سے پناہ گزینوں (غیر مقیم افراد) اور اہل پناہ گزینوں کو پاکستان کے

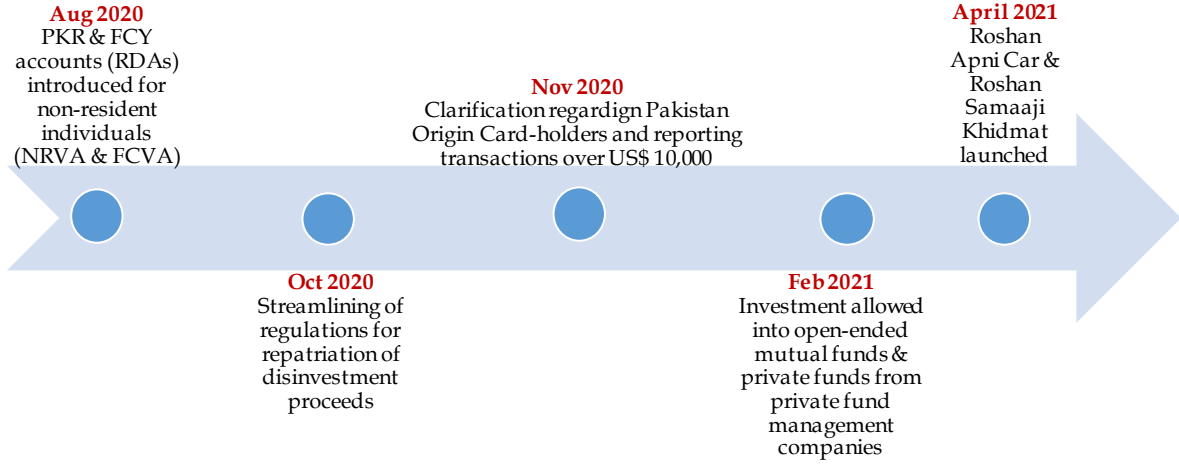
شکل 6.1.2: آر ڈی اے اور منظور شدہ لین دین کا خلاصہ



¹³ ماخذ: اقوام متحدہ کا شعبہ برائے اقتصادی امور، آبادی ڈویژن، اور وزارت سمندر پار مقیم پاکستانی اور انسانی وسائل کی ترقی کی سالانہ کتاب 2017-18ء۔

بعض کمرشل بینکوں میں چھ کرنسیوں - امریکی ڈالر، پونڈ اسٹرنلنگ، یورو، یو اے ای درہم، سعودی ریال اور پاکستانی روپے - میں ڈیجیٹل طور پر بینک اکاؤنٹ کھولنے کی سہولت فراہم کی گئی۔ یہ اکاؤنٹ اب روشن ڈیجیٹل اکاؤنٹ (آر ڈی اے) کے نام سے مشہور ہے۔ غیر مقیم اور مقیم افراد کی وہی تعریف کی گئی ہے جو پاکستان کے انکم ٹیکس قوانین میں ہے۔

شکل 6.1.3: آر ڈی اے سے متعلق اہم پیش رفتوں کی ٹائم لائن



آر ڈی اے، اسٹیٹ بینک اور کمرشل بینکوں کی بڑی تعداد میں بیرون ملک میں مقیم پاکستانیوں کو ملک کے بینکاری نظام سے مربوط کرنے کی ایک مشترکہ کوشش ہے۔ ان کھاتوں کے ذریعے انجام دیے جانے والے لین دین اور سرمایہ کاریوں کی وسعت میں مسلسل اضافے کے باعث ملک کو زرمبادلہ رقوم کی آمد کے ذرائع متنوع بنانے میں مدد ملی ہے۔ شکل 6.1.2 میں آر ڈی اے کے کھاتوں کی اقسام اور ایسے مختلف قسم کے لین دین کا خلاصہ دیا گیا ہے، جنہیں بیرون ملک مقیم پاکستانی ان کھاتوں کے ذریعے انجام دے سکتے ہیں۔ شکل 6.1.3 میں روشن ڈیجیٹل اکاؤنٹس کے حوالے سے ضوابطی تبدیلیوں کی ایک ٹائم لائن فراہم کی گئی ہے۔

اسٹیٹ بینک اور کمرشل بینکوں کی جانب سے اکاؤنٹس متعارف کرانے اور ان کے بارے میں بڑھتی ہوئی آگاہی کی صورت حال میں ان کھاتوں کی تعداد میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے۔ آخر جون 2021ء تک غیر مقیم اور مقیم پاکستانیوں کی جانب سے 181,556 روشن ڈیجیٹل اکاؤنٹ

جدول 6.1.1: اپنی کارائیم کے تحت قرضوں کی شرحیں

| مبین شرح** | متغیر شرح* |
|-------------|--------------------------|
| 9.5% 8.25 | اسٹیٹ بینک فلور + 1 فیصد |
| 11.5% 10.25 | کابور + 1 فیصد |

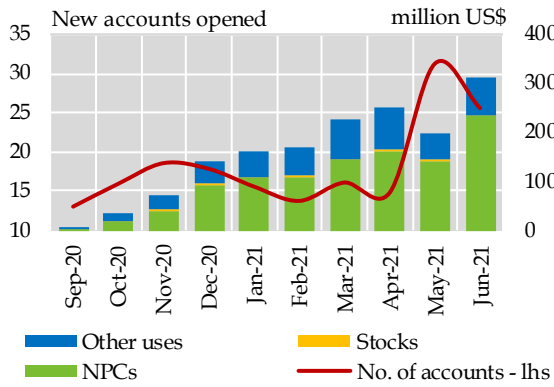
* اسٹیٹ بینک کا فلور ریٹ آخر جون 2021ء تک 6 فیصد تھا۔

** بینک مبین شرحوں کا تعین اندرونی معیار کی بنیاد پر کرتے ہیں۔

اسٹیٹ بینک کی ویب سائٹ کے اعداد و شمار، 6 ستمبر 2021ء تک

ماخذ: بینک دولت پاکستان

شکل 6.1.4: نئے آر ڈی اے اکاؤنٹس اور سرمایہ کاریاں*



*Investments are gross inflows during the month

Source: State Bank of Pakistan

کھولے گئے اور خام لحاظ سے ان میں مجموعی طور پر 1.6 ارب ڈالر کی رقوم کی آمد ہوئی (شکل 6.1.4)۔ مزید برآں، دستیاب ڈیٹا سے نشانہ بندی ہوتی ہے کہ ان رقوم کے ایک بڑے حصے کو بعد ازاں نیا پاکستان سرٹیفکیٹس میں سرمایہ کاری (باب 5)، دیگر مقاصد (جیسے اہل خانہ کی اعانت وغیرہ) اور پھر اسٹاک مارکیٹ اور میوچل فنڈز کی سرمایہ کاریوں میں استعمال کیا گیا۔ آخر جون 2021ء تک غیر مقیم افراد صرف بینکوں کے ذریعے بیرون ملک سے روشن ڈیجیٹل اکاؤنٹس میں نئے فنڈز جمع کر سکتے تھے۔

¹⁴ روشن ڈیجیٹل اکاؤنٹ کے مقصد سے مقیم اور غیر مقیم کی تعریف وہی ہے جو انکم ٹیکس قوانین میں ہے (ماخذ: ایف ای سرکلر نمبر 01 برائے 2020ء)۔ ایف بی آر کے مطابق ایک فرد ٹیکس سال کے لیے مقیم پاکستانی کہلائے گا اگر فرد (i) پاکستان میں اتنی مدت یا مدتوں کے لیے موجود ہو جو ٹیکس سال میں ایک سواور بیس دن یا اس سے زیادہ اور ٹیکس سال سے پہلے چار برسوں میں پاکستان میں موجود ہو، مجموعی طور پر تین سواور بیس دن یا زیادہ مدت تک۔ وہ افراد جو مذکورہ معیار پر پورا نہیں اترتے انہیں غیر مقیم افراد کہا جاتا ہے

(ماخذ: www.fbr.gov.pk/income-tax-basics/51147/61148)

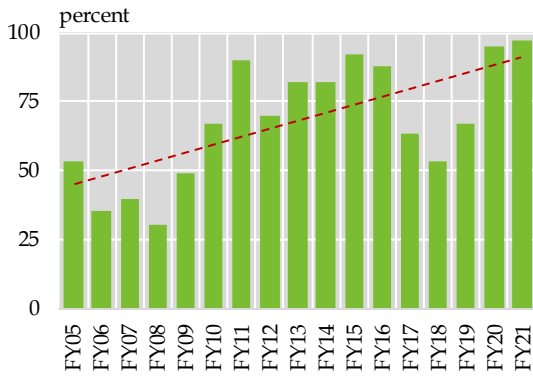
بعد ازاں، اسٹیٹ بینک نے ان کھاتوں کے ذریعے انجام دیئے جانے والی لین دین کی اقسام میں توسیع کی۔ آخر اپریل 2021ء تک اسٹیٹ بینک نے بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کو روشن اپنی کار اسکیم کے تحت ان کے آرڈی اے کے ذریعے کاروں کی خریداری کی اجازت دی۔ اسکیم کے تحت بینک حق دعویٰ اور غیر حق دعویٰ دونوں قرضوں کی بنیاد پر آرڈی اے رکھنے والوں کو قرض کی پیشکش کرتے ہیں، اور کاروں کے اسمبلروں کا دعویٰ ہے کہ وہ آرڈی اے رکھنے والوں کو ترجیحی بنیادوں پر کاریں فراہم کرتے ہیں۔ حق دعویٰ پر مبنی فنانسنگ کے تحت بینک کے پاس آرڈی اے میں رقوم یا امانت گزاروں کی تحویل میں نیا پاکستان سرٹیفکیٹس پر حق دعویٰ ہوتا ہے؛ کیونکہ یہ قرضے قدرے کم نرخوں پر دستیاب ہیں۔ مزید برآں، معین اور متغیر دونوں قسم کے قرضے مختلف قسم کے خطرات کے حامل صارفین کو سہولت دینے کے لیے دیے جاتے ہیں۔ مزید برآں، دستیاب آپشنز کے تحت قرضوں کی لاگت کا خلاصہ جدول 6.1.1 میں دیا گیا ہے۔ پاکستانی روپے میں قرض کے ذریعے کار کی خریداری کے مقابلے میں روشن اپنی کار اسکیم کا ایک فائدہ یہ ہے کہ کم از کم کار کی فروخت کے نتیجے میں کچھ درآمدی بوجھ کی تلافی آرڈی اے کے ذریعے بیرون ملک سے زر مبادلہ رقوم کی آمد سے ہو جاتی ہے۔

بیرون ملک مقیم پاکستانیوں اور متعلقہ فریقوں سے موصول شدہ رائے کی روشنی میں آرڈی اے کے تحت جائز لین دین کی وسعت میں مسلسل اضافہ کرتے ہوئے اس کی خصوصیات میں بہتری لائی جا رہی ہے۔ مالی سال 22ء میں غیر مقیم پاکستانی اب مکانات کے قرضے (روشن اپنا گھر اسکیم کے تحت) حاصل کرنے کی درخواست دے سکتے ہیں اور ویسٹرن یونین اور مینی گرام جیسے مینی ٹرانسفر آپریٹروں کے ذریعے آرڈی اے میں فنڈ جمع کرا سکتے ہیں۔

جاری کھاتے

جاری کھاتے کا خسارہ مالی سال 21ء میں کم ہو کر 10 برسوں کی کم ترین سطح 1.9 ارب ڈالر پر آ گیا جبکہ یہ مالی سال 20ء میں 4.4 ارب ڈالر اور کووڈ سے پہلے (مالی سال 17 تا 19ء) اوسطاً 15.0 ارب ڈالر تھا۔ دراصل جاری کھاتے کا مجموعی توازن اپریل 2021ء تک فاضل تھا جو گذشتہ دو مہینوں میں خسارے میں تبدیل ہو گیا۔ جاری کھاتے کے توازن میں بہتری کا اہم سبب کارکنوں کی ترسیلات زر کے ساتھ ساتھ خدمات اور بنیادی آمدنی خسارے کا سکڑنا تھا۔ ان ذرائع کی خالص زر مبادلہ آمدنی سے خصوصاً چوتھی سہ ماہی میں درآمدی ادائیگیوں میں اضافے کے تناظر میں سامان تجارت کے کھاتے میں ادائیگی کے فرق کا خاصا احاطہ کیا گیا۔

شکل 6.6: پاکستان میں ترسیلات زر سے ادا شدہ تجارتی فرق کا حجم



*trade gap of goods & services
Source: State Bank of Pakistan

اس تناظر میں دیکھیں تو ترسیلات زر سے سال کے دوران ملک کے تجارتی عدم توازن (ایشیا اور خدمات دونوں) کے تقریباً 97 فیصد سے زائد حصے کی مالکاری میں مدد ملی، اور اس نے زر مبادلہ کے ذخائر کو بڑھانے اور حکومت کے بیرونی قرضوں کی ضروریات کو کم کرنے میں کردار ادا کیا۔ دراصل، تجارتی فرق کی مالکاری کے لیے ترسیلات زر پر انحصار میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے (شکل 6.6)۔¹⁶ مشرق وسطیٰ اور ترقی یافتہ معیشتوں کے تمام اہم کوریڈوروں سے رقوم کی آمد بڑھی ہے (جدول 6.2)۔

بین الاقوامی فضائی سفر میں کمی کا جاری کھاتے پر مثبت اثر بھی قابل ذکر ہے۔ سرحد پار فضائی سفر کی پابندیاں خدمات کی درآمدات کے فضائی ٹرانسپورٹ اور سفر میں براہ راست کمی کا باعث بنیں اور اس نے بے ضابطہ ذرائع سے زر مبادلہ رقوم کی نقد منتقلیوں کے خاتمے کے ذریعے کارکنوں کی ترسیلات زر کو خاصا بڑھانے میں بھی کردار ادا کیا۔¹⁵

کارکنوں کی ترسیلات زر

مالی سال 21ء میں بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کی ترسیلات زر 27.0 فیصد اضافے سے بڑھ کر 29.4 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں۔ زر مبادلہ رقوم کی آمد کو

کووڈ 19 پھیلنے کے بعد کے مہینے پاکستان کے ساتھ ساتھ دیگر کئی اہم وصول کنندگان ممالک میں ترسیلات زر کی وصولی کے لحاظ سے خاصے قابل ذکر ہیں۔

¹⁵ فلائٹ راڈر 24 کی ٹریڈنگ کے مطابق کرشل پروازوں کی اوسط تعداد جنوری تا جون 2021ء میں 78,356 تھی، جو جنوری تا جون 2020ء میں کووڈ سے متاثرہ مدت کے مقابلے میں 18.8 فیصد زیادہ لیکن کووڈ سے پہلے (جنوری تا جون 2019ء) کی 42.5 فیصد سطح سے کم تھی۔

¹⁶ مالی سال 18ء میں صرف 53.3 فیصد ایشیا اور خدمات کے خسارے کی مالکاری کے بعد مالی سال 19ء میں 66.7 فیصد خسارے کی مالکاری ترسیلات زر سے کی گئی ہے، جبکہ یہ مالی سال 20ء میں 94.7 فیصد اور آخر مالی سال 21ء میں 97.4 فیصد رہی۔

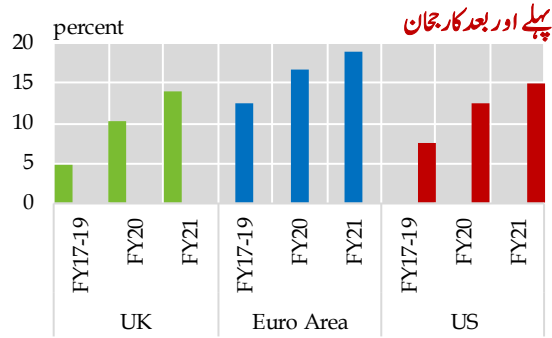
جدول 6.2: پاکستان کو کوویڈ اور کے لحاظ سے ترسیلات زر

ملین امریکی ڈالر

| تہدیلی | م 20ء | م 21ء |
|-----------------------|----------|----------|
| امریکہ | 1,742.8 | 2,754.2 |
| برطانیہ | 2,569.0 | 4,067.1 |
| خلیج تعاون کونسل | 15,135.4 | 17,090.9 |
| سعودی عرب | 6,613.5 | 7,667.0 |
| متحدہ عرب امارات | 5,611.8 | 6,114.0 |
| دیگر خلیج تعاون کونسل | 2,910.2 | 3,309.9 |
| سینٹیمینٹ | 78.6 | 251.8 |
| فرانس | 240.4 | 419.8 |
| اٹلی | 361.3 | 600.8 |
| آسٹریلیا | 339.8 | 593.5 |
| کینیڈا | 313.4 | 586.0 |
| دیگر | 1,948.7 | 2,849.9 |
| کل | 23,132.3 | 29,370.9 |

ماخذ: بینک دولت پاکستان

شکل 6.8: ترقی یافتہ معیشتوں میں گھرانوں کی بچتوں کی شرح میں کووڈ سے



*FY refers to July-June

Source: Office of National Statistics (UK), Eurostat, US Bureau of Economic Analysis

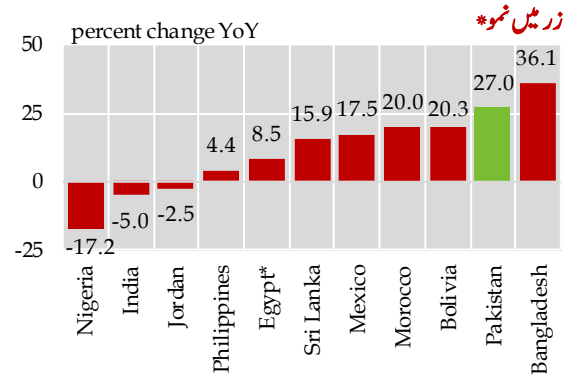
تارکین وطن کی بچتوں میں اضافہ اور ہوم ممالک میں

اعانت کی بلند ضروریات

بڑی تعداد میں پناہ گزینوں کی میزبانی کرنے والے ترقی یافتہ ممالک میں بچتوں کی شرحوں میں کووڈ 19 کے بعد سے خاصا اضافہ ہو چکا ہے۔ وائرس پھیلنے کے بعد کارکنوں کی بڑی تعداد میں برطانیہ کو مد نظر رکھتے بظاہر یہ درست معلوم نہیں ہوتا۔ تاہم، ان معیشتوں میں مالیاتی اعانت۔ نقد منتقلیوں اور کرائے / یوٹیلیٹی ادائیگیوں کی قانونی معطلی۔ اور کم اخراجات (بشمول سفر اور

مارچ 2020ء میں کووڈ پھیلنے کے سبب لاک ڈاؤن کے نتیجے میں بیرونی گاری میں بہت زیادہ اضافہ ہوا، اور یہ خدشات بڑھ گئے تھے کہ عالمی ترسیلات خاصی کم ہو جائیں گی۔¹⁷ تاہم، کووڈ 19 پھیلنے کے بعد زر مبادلہ رقوم کی آمد میں متوقع کمی کے بجائے جولائی 2020ء تا جون 2021ء کے دوران بیشتر اہم وصول کنندگان معیشتوں کو ترسیلات زر بڑھ گئیں (شکل 6.7)۔ اس پیش رفت کے پس پردہ چند عوامل پر ذیل میں بحث کی گئی ہے۔

شکل 6.7: م 21ء میں اہم وصول کنندگان ممالک کو کارکنوں کی ترسیلات



*Jul-Mar (latest available data)

Source: Haver Analytics & State Bank of Pakistan

رقوم کی آمد کی باضابطہ ذرائع پر منتقلی، خصوصاً ڈیجیٹل ذرائع سے

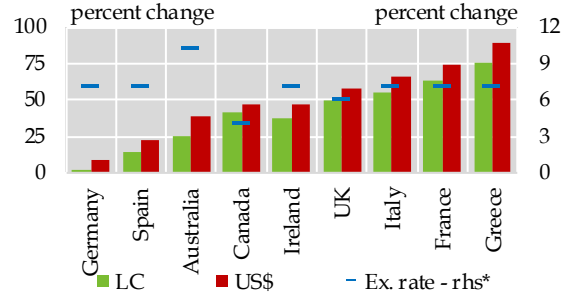
بین الاقوامی فضائی سفر پر پابندیاں جو فوری طور پر کووڈ کی وبا پھیلنے کے بعد شروع ہوئی تھیں اور بعد میں مسلسل جاری رہیں (اگرچہ کم سختی کے ساتھ)، انہوں نے زر مبادلہ رقوم کی بے ضابطہ ذرائع سے منتقلی میں کردار ادا کیا، لہذا اس کا نتیجہ بین البینک منڈی میں زر مبادلہ رقوم کی آمد کے ساتھ ادائیگیوں کے توازن کے شماریات میں ترسیلات زر میں اضافے کی صورت میں نکلا۔ اس کی تصدیق کیپوڈرو وغیرہ (2021ء) نے تجرباتی طور پر کی ہے، اور انہوں نے یہ پتہ چلایا ہے کہ رقوم کے بہاؤ کی ضابطہ سازی 52 نمونہ ممالک (بشمول پاکستان)¹⁸ کی ترسیلات زر کو بڑھانے میں شماریاتی لحاظ سے اہم حصہ ہے۔ خصوصاً، محققین کو پتہ چلا کہ ان ممالک کی فضائی پروازوں میں 100 فیصد (یعنی مکمل) کی آئندہ دو مہینوں کے لیے ترسیلات زر میں 10 فیصد اضافے پر منتج ہوگی، اور بعد ازاں یہ اضافہ کم ہوتا جائے گا۔

¹⁷ عالمی بینک نے اپریل 2020ء میں عالمی ترسیلات زر میں 2020ء کے دوران 19.9 فیصد اور پاکستان کو رقوم کی آمد میں 23 فیصد کمی کا تخمینہ لگایا تھا۔

¹⁸ ماخذ: K. Kpodar, M. Mlachila, S. Quayyum and V. Gammadigbe (2021). *Defying the Odds: Remittances during the Covid-19 Pandemic*. IMF Working Paper 21/186. Washington D.C.: IMF.

عوامل کی کشاکش نے مالی سال 21ء میں پاکستان کو ترسیلات زر میں وسیع البنیاد اضافے میں کردار ادا کیا۔

شکل 6.9: جولائی 20ء تا جون 21ء میں مقامی کرنسی میں اہم کوریڈوروں سے ترسیلات زر میں نمو، امریکی ڈالر کے لحاظ سے



*change in local currency against US\$ during July 2020-June 2021

Source: SBP, Haver Analytics & staff calculations

بین کرنسی شرح مبادلہ کی حرکت پذیری امریکی ڈالر کے لحاظ سے ترسیلات بڑھانے کا باعث بنی

مزید برآں، مالی سال 21ء میں کئی ترقی یافتہ معیشتوں کی کرنسیوں کے مقابلے میں ڈالر کی قدر میں کمی نے امریکی ڈالر کے لحاظ سے پاکستان کو ترسیلات بڑھانے میں کردار ادا کیا۔ مثلاً، اگر اس کرنسی کے مقابلے میں ڈالر کی قدر گرتی ہے جس میں تارک وطن فنڈز بھجوا رہا ہو (جیسے جرمنی میں تارک وطن کے لیے یورو) تو ڈالر میں ترسیلات کی بلنڈ رقم درج کی جائے گی، خواہ تارک وطن میزبان ملک کی کرنسی (اس معاملے میں، یورو) میں اتنی ہی رقم کیوں نہ بھجوائے۔ مالی سال 21ء میں بھی کچھ ایسا ہی دیکھنے میں آیا، جب پونڈ اسٹریلنگ، یورو، اور آسٹریلوی اور کینیڈین ڈالروں کے مقابلے میں امریکی ڈالر کی قدر میں اوسطاً کمی ہوئی۔ شکل 6.9 میں دکھائے گئے کوریڈوروں کے مقابلے میں شرح مبادلہ کے اس اثر نے پاکستان کو ڈالر کی ترسیلات زر میں مجموعی اضافی 7.1 فیصد (516.3 ملین ڈالر) حصہ ڈالا۔¹⁹

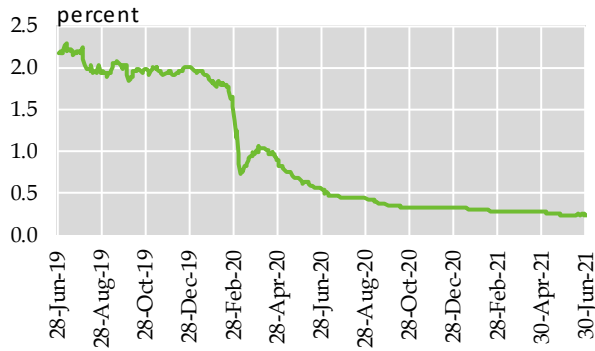
تفریح نے ترقی یافتہ ممالک میں گھرانوں کی بچتوں کو بڑھانے میں کردار ادا کیا (شکل 6.8)۔ اس سے تارکین وطن کو اپنے ہوم ممالک میں بلنڈ ترسیلات زر بھجوانے کا موقع ملا۔

کووڈ پھیلنے کے بعد آمدنی میں نقصانات، بلنڈ طبی اخراجات اور مہنگائی کے ماحول (بعض ترقی پذیر ممالک میں) کی وجہ سے تارکین وطن کے اپنے ملک میں مقیم خاندانوں کے لیے مالی اعانت کی ضروریات بھی بلنڈ تھیں۔ مزید برآں، کپوڈر وغیرہ (2021ء) کی تحقیق سے یہ بات سامنے آئی کہ ملکی معاشی سرگرمیوں کو قابو میں رکھنے کے بعد معیشت کو ترسیلات زر میں اضافے اور کووڈ کیسوں کے رجحان کے درمیان شاریاتی لحاظ سے ایک خاصا مثبت تعلق موجود ہے۔ ان

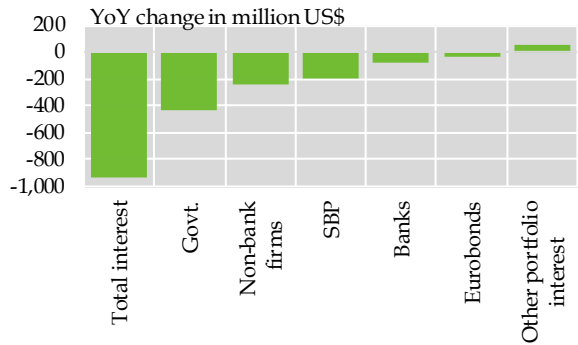
بنیادی آمدنی

مالی سال 21ء میں بنیادی آمدنی خسارہ 15.5 فیصد سکڑ کر چھ برسوں کی کم ترین سطح 14.6 ارب ڈالر پر آگیا۔ اس کم خسارے کا سبب بیرونی قرض پر سودی ادائیگیوں میں 27.6 فیصد کمی تھی (شکل 6.10 الف)، جس نے سال کے

شکل 6.10 الف: 21ء میں بیرونی قرض پر ماخذ وار سودی ادائیگیوں میں تبدیلی



Source: ICE/US Federal Reserve



Source: State Bank of Pakistan

¹⁹ ترسیلات کی کرنسی کے لحاظ سے شکل 6.9 میں نمو کو ان معیشتوں سے امریکی ڈالر میں موصول شدہ ماہانہ ترسیلات زر کو اوسط ماہانہ شرح مبادلہ (برطانوی پونڈ/ امریکی ڈالر) میں منتقل کر کے اخذ کیا گیا ہے، پھر مالی سال 20ء اور مالی سال 21ء کے ماہانہ اعداد و شمار جمع کر کے سال بسال نمو کا حساب لگایا گیا ہے۔

جدول 6.3: خدمات کے توازن کی تفصیل

ملین امریکی ڈالر

| تبدیلی** | م 20 | م 21 | |
|----------|-----------------|-----------------|------------------------------|
| | -2,295.0 | -2,385.1 | ٹرانسپورٹ |
| | -431.5 | 841 | جس میں فضائی مسافر |
| | -1,753.9 | -2,274.1 | مال برداری |
| | -739.1 | -323.8 | سفر |
| | 1055.1 | 1,564.2 | آئی سی ٹی خدمات |
| | 1,440.0 | 2,114.1 | برآمدات |
| | 384.9 | 549.9 | درآمدات |
| | -333.0 | -157.0 | مالی خدمات |
| | -1,004.0 | -655.7 | دیگر خدمات |
| | -3,316.0 | -1,957.4 | خدمات کا توازن (خالص) |

* منفی توازن کا مطلب ہے خسارہ اور مثبت علامت کا مطلب فاضل۔

** مثبت علامت خدمات کے کھاتے اور دیگر میں سال بہتری کو ظاہر کرتی ہے۔

بینک دولت پاکستان۔

ماخذ: بینک دولت پاکستان

خدمات میں تجارت

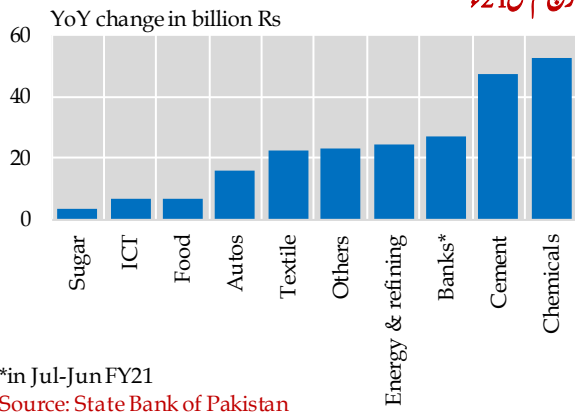
مالی سال 21ء میں خدمات کا تجارتی خسارہ 41.0 فیصد سکڑ کر 2.0 ارب ڈالر تک پہنچ گیا، جبکہ مالی سال 20ء میں 3.3 ارب ڈالر تھا (جدول 6.3)۔ اس کا اہم سبب کووڈ کے باعث فضائی سفر پر عائد پابندیاں تھیں، جس سے فضائی ٹرانسپورٹ اور سفری خدمات کی درآمدات کم ہو گئیں۔ مالی سال 21ء میں

دوران بیرونی فرموں کی جانب سے منافع اور منافع منقسمہ میں 20.5 فیصد اضافے کی تلافی کر دی۔

بیرونی قرض پر سود میں کمی کو جی 20 ممالک کے قرضہ سروس معطلی کے اقدام کے تحت قرض مؤخر کرنے سے منسوب کیا جاسکتا ہے اور ممکنہ ادا بیگیوں کو مؤخر کرنے کے لحاظ سے پاکستان کو سب سے زیادہ فائدہ پہنچا۔²⁰ تخمینے کے مطابق مالی سال 21ء میں ملک کی بیرونی قرض کی واپسی (اصل زر اور سود دونوں) میں 2.3 ارب ڈالر کمی واقع ہوئی۔ مزید برآں، کووڈ سے پہلے کی سطح کے نشانیہ لائبر میں کمی (شکل 6.10 پ) نے سال کے دوران رواں شرح قرضوں پر سودی ادا بیگیاں کم کرنے میں کردار ادا کیا۔²¹

سودی ادا بیگیوں سے ہونے والی زر مبادلہ کی بچت نے ملک میں کام کرنے والی بیرونی فرموں کے منافع اور منافع منقسمہ کی واپسی میں اضافے کی تلافی کرنے میں کلیدی کردار ادا کیا۔ کووڈ 19 پھیلنے کے بعد منافع میں خاصی کمی درج کرنے والے شعبوں، جیسے غذا اور کیمیکل میں ملٹی نیشنل کمپنیوں (بشمول دوا سازی اور صفائی کی رسد والی کمپنیاں) کے ساتھ ساتھ بینکوں نے بھی بلند منافع اور منافع منقسمہ کی واپسی درج کی (شکل 6.11 الف)۔ اس کے مقابلے میں تیل و گیس (ریفائننگ) کے شعبوں سمیت کم زور منافع والے شعبوں نے بھی سال میں منافع کی کمی واپسی درج کی (شکل 6.11 ب)۔

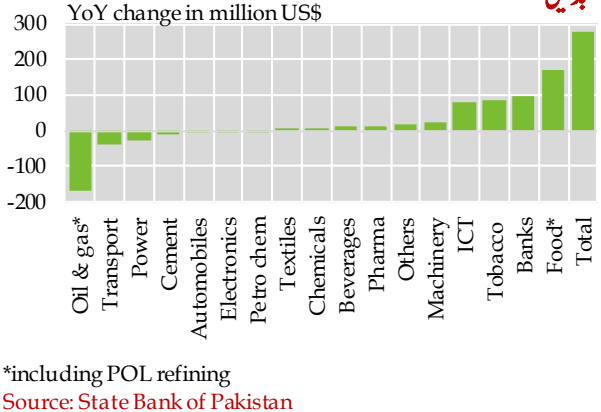
شکل 6.11 ب: اہم فہرستی فرموں کے بعد از ٹیکس منافع میں تبدیلی، جولائی تا مارچ م 21ء



*in Jul-Jun FY21

Source: State Bank of Pakistan

شکل 6.11 الف: م 21ء میں شعبہ وار منافع اور منافع منقسمہ کی واپسی میں تبدیلی



*including POL refining

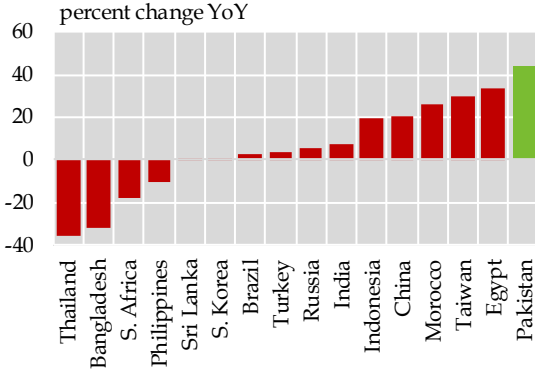
Source: State Bank of Pakistan

²⁰ عالمی بینک کے تخمینوں کے مطابق قرضے کو ممکنہ طور پر مؤخر کرنے، جس کے لیے پاکستان قرضہ سروس معطلی اقدام (ڈی ایس ایس آئی) کے تحت اہل ہے، کی مالیت مئی 2020ء تا دسمبر 2021ء کے دوران تقریباً 7.3 ارب ڈالر ہے۔

²¹ ملک کے بیرونی قرض کا بڑا حصہ رواں شرح پر مبنی ہے۔ مثلاً، مالی سال 19ء تا جولائی تا مارچ مالی سال 21ء کے درمیان 26.2 ارب ڈالر کی نئی سرکاری قرض گیری (علاوہ آئی ایم ایف اور کرنسی تبدیل) میں سے 3.8 ارب ڈالر مالیت کے قرضے (14.7 فیصد) معین شرح پر حاصل کیے گئے جبکہ بقیہ رواں شرح پر یا معین اور متغیر شرحوں کے امتزاج پر مبنی تھے (ماخذ: اقتصادی سروے پاکستان 2020-21ء)۔

خدمات کے کھاتے کو خالص آئی سی ٹی برآمدات میں 46.8 فیصد سال بسال بہتری سے بھی مدد ملی۔

شکل 6.12: آئی سی ٹی برآمدات میں نمو*



*During Jul 2020-Mar 2021 (latest available data w/ WTO)
Source: World Trade Organization

سال بسال کی ابتدائی تین سہ ماہیوں میں درج کی گئی؛ چوتھی سہ ماہی میں بانڈ کے اجراء (3 ارب ڈالر) اور کمرشل قرضوں (ایک ارب ڈالر) کی وجہ سے رقوم کی آمد خاصی بلند (6.5 ارب ڈالر) بلند رہی۔

بیرونی براہ راست سرمایہ کاری

مالی سال 21ء میں پاکستان کو خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری 28.3 فیصد کمی کے ساتھ گر کر 1.9 ارب ڈالر تک پہنچ گئی۔ جزو اور سہ ماہی تفصیل سے ظاہر ہوتا ہے کہ ابتدائی تین سہ ماہیوں میں رقوم کی آمد میں کمی آئی اور پھر چوتھی سہ ماہی کے دوران اس میں معمولی اضافہ ہوا۔

خصوصاً عالمی گرین فیلڈ سرمایہ کاریاں متعدد عوامل کی وجہ سے گزشتہ برس کے مقابلے میں متاثر ہوئی ہیں۔ پہلا، کووڈ 19 کے پھیلاؤ اور اس کے نتیجے میں حرکت پذیری کی پابندیوں نے اہم کارپوریٹیشنوں اور سرمایہ کاروں کو کئی صنعتی شعبوں میں نئے منصوبے شروع کرنے کی حوصلہ شکنی کی۔ کووڈ 19 پھیلنے کے بعد تیل کی عالمی قیمتوں میں تیزی سے کمی نے تیل کے شعبوں میں ابتدائی (نکلنے) اور اختتامی (ریفائننگ اور خوردہ) دونوں مراحل کی سرمایہ کاری میں اتار چڑھاؤ دیکھا گیا۔²³ دوسرا، ماحولیاتی تبدیلی اور ماحولیاتی پائیداری کے بارے میں بڑھتے ہوئے خدشات کے باعث اہم سرمایہ کاروں اور مالی اداروں کو ترغیب دی ہے کہ وہ رکاڑی ایندھن اور خصوصاً گولڈ سے چلنے والے بجلی کے منصوبوں میں نئی سرمایہ کاریوں کی حوصلہ شکنی کریں۔ دنیا میں گولڈ کا

خدمات کے دو اہم اجزا پر بین الاقوامی فضائی پابندیوں کے اثرات مرتب ہوئے: فضائی ٹرانسپورٹ اور سفر۔ کووڈ پھیلنے کے بعد ملک میں کئی بیرونی فضائی کمپنیوں کے فلائٹ آپریشن میں کمی نے گزشتہ برس کے مقابلے میں فضائی سفر کی خدمات کی درآمدات میں 76.9 فیصد کمی بھاری کمی کر دی۔ مزید برآں، پاکستانی مقیم افراد کی جانب سے سفر کے لیے زرمبادلہ کی خریداریوں اور ادائیگیوں۔ بشمول مذہبی مقاصد جیسے حج، اور علاج کے لیے۔ نے بھی فضائی سفر پر پابندیوں کو متاثر کیا۔ زرمبادلہ کی ان ادائیگیوں کو سفری خدمات کی درآمدات سمجھا جاتا ہے، اور مالی سال 21ء کے دوران، ان کی شدت میں گزشتہ برس کی سطح کے مقابلے میں نصف سے بھی زیادہ کمی دیکھنے میں آئی ہے۔

مالی سال 21ء میں آئی سی ٹی کی سالانہ برآمدات پہلی مرتبہ دو ارب ڈالر کی حد سے تجاوز کر کے 2.1 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں، تاہم عالمی آئی سی ٹی برآمدات میں پاکستان کا حصہ ابھی تک کافی کم ہے اور اس کا شمار ان ممالک میں ہوتا ہے جن کی آئی سی ٹی برآمدات میں کووڈ 19 کے بعد تیزی سے اضافہ ہوا ہے (شکل 6.12)۔²² یہ نمونہ ٹیلی کام، سافٹ ویئر ڈویلپمنٹ اور مشاورت، اور کمپیوٹر خدمات سے متعلق دیگر اجزا کی بدولت حاصل ہوئی۔

مالی کھاتہ

مالی سال 21ء میں ملک میں خالص مالی رقوم کے بہاؤ کی مالیت بڑھ کر 7.1 ارب ڈالر (آئی ایم ایف کی دیگر رقوم کی واپسی سمیت) تک پہنچ گئی، جو مالی سال 20ء کے 8.6 ارب ڈالر اور کووڈ سے پہلے (مالی سال 17ء تا 19ء کے دوران) کی 11.6 ارب ڈالر کی اوسط کے مقابلے میں کم ہے۔ کم خالص رقوم کی آمد کا اہم سبب حکومت اور اسٹیٹ بینک دونوں کی جانب سے بلند سرکاری قرض اور واجبات کی ضروریات تھیں؛ جس نے نان بینک فرموں کی بیرونی قرض گیری اور خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں کمی کر دی۔ مالی بہاؤ میں پیشتر

²² عالمی آئی سی ٹی برآمدات میں پاکستان کے حصے کا تخمینہ تقریباً 0.2 فیصد ہے (ماخذ: ڈی جی ٹی پاکستان: ایک کاروباری اور تجارتی تجزیہ، عالمی بینک، مئی 2020ء)۔

²³ 2020ء میں گولڈ اور بیٹریوں کے شعبے کی عالمی گرین فیلڈ سرمایہ کاری 69 فیصد کمی کے ساتھ 130 ارب ڈالر پر آنے کا تخمینہ لگایا گیا تھا، جبکہ 2019ء میں منصوبوں کی تعداد میں 50 فیصد کمی ہوئی تھی (ماخذ: عالمی سرمایہ کاری رپورٹ 2021ء، یو این سی ٹی اے ڈی)۔

جدول 6.4: پاکستان کو خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری رقوم کی آمد

ملین امریکی ڈالر

| تبدیلی | م 20ء | م 21ء |
|---------------------|---------|---------|
| غذا* | 27.5 | 13.1 |
| ٹیکسٹائل | 37.7 | 6.9 |
| تجارت | 43.2 | 146.8 |
| تیل و گیس** | 311.4 | 183.8 |
| انفارمیشن ٹیکنالوجی | 41.5 | 73.2 |
| برقی مشینری | 153.4 | 114.3 |
| گاڑیاں | 53.9 | 19.0 |
| بجلی | 765.6 | 906.1 |
| جس میں کوئلہ | 545.0 | 511.9 |
| غیر کوئلہ | 220.6 | 394.1 |
| ٹیلی کام | 622.5 | 34.8 |
| بینک | 274.8 | 235.5 |
| دیگر | 266.0 | 128.2 |
| کل | 2,597.5 | 1,862.8 |

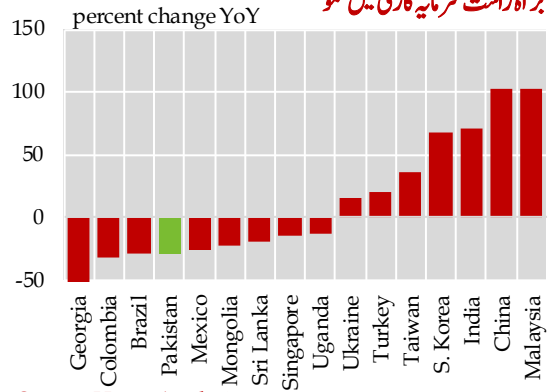
* بشمول غذائی بیکنگ ** بشمول دریافت اور ریفاٹنگ

ماخذ: بینک دولت پاکستان

ٹیلی کام شعبے میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری گزشتہ برس کی بلند سطح سے تیزی کے ساتھ کم ہوئی۔ مالی سال 20ء میں حکومت نے ملک میں موبائل فون کی خدمات فراہم کرنے والی تین کمپنیوں کے لائسنسوں کی تجدید کی فیس وصول کی تھی۔ ٹیلی کام فرمیں ایسی ادائیگیوں کے لیے اپنے بیرونی اسپانسرز سے کمپنی کے اندرونی قرضے لیتی رہتی ہیں اور ان قرضوں نے مالی سال 20ء میں ٹیلی کام کے شعبے میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں اضافہ کر دیا تھا۔ پاکستان میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری پچھلے کئی برسوں سے معیشت کے کچھ اجزا میں مخصوص شعبہ جاتی سرگرمی پر منحصر رہی ہے اور اب اس کا بنیادی انحصار سی پیک سے متعلق منصوبوں پر ہے۔ ٹیلی کام کے لیے اس میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں اضافہ شامل ہے اور جب بھی حکومت ٹیلی کام اسپیکٹرم کی نیلا میاں منعقد کرتی ہے یا جب موبائل فون کمپنیوں کی لائسنس فیس واجب الادا ہو جائے۔ اسی طرح، مالی سال 16ء میں سی پیک کے آغاز

سب سے بڑا صارف چین بھی اپنی سرحدوں کے ساتھ ساتھ بیلٹ اینڈ روڈائی شیڈ (بی آر آئی) کے تحت بجلی کے منصوبوں میں کونے کو ایندھن کے اہم ذریعے کے طور پر استعمال کرنے پر نظر ثانی کر رہا ہے۔²⁴

6.13: جولائی 20ء تا جون 21ء میں اہم ابھرتی منڈیوں کو خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں نمو



Source: Haver Analytics

ان کئی حرکیات کے تحت پاکستان سمیت کئی ابھرتی منڈیاں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کے لحاظ سے دشوار ماحول کا سامنا کر رہی ہیں (شکل 6.13)۔²⁵ مثلاً، سال کے دوران بجلی کے شعبے کی خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں 18.4 فیصد اضافہ ہوا جو کونے کے بغیر چلنے والے بجلی کے منصوبوں میں سرمایہ کاری کا مرہون منت تھا، جبکہ کونے سے بجلی کے منصوبوں میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں معمولی کمی واقع ہوئی (جدول 6.4)۔ اسی طرح، ذخائر دریافت کرنے والی کچھ اہم کمپنیوں میں رقوم کی کم آمد اور دو آئل ریفاٹریوں اور تیل کی بازار کاری کرنے والی کمپنیوں سے رقوم کے اخراج کے سبب تیل اور گیس کے شعبوں (ابتدائی اور حتمی مراحل دونوں) میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں 41.0 فیصد سے زیادہ سال بسال کمی ہوئی۔

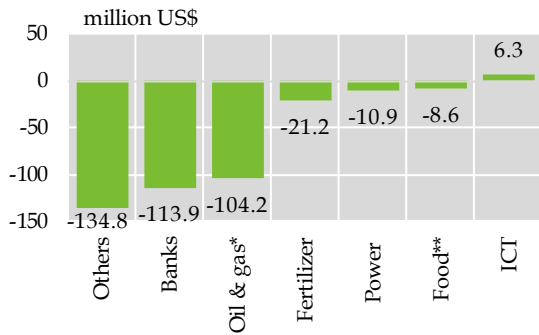
تاہم، ان عالمی عوامل کے علاوہ مالی سال 21ء میں پاکستان کو کم بیرونی براہ راست سرمایہ کاری سے بھی کچھ اندرونی عوامل کی عکاسی ہوتی ہے۔ پہلا، ٹیلی کام کی کسی اہم قسم کے اجراء لائسنس کی تجدید کی عدم موجودگی کے تناظر میں

²⁴ پیکنگ میں قائم انٹرنیشنل انسٹیٹیوٹ آف گرین فنانس کے مطابق مالی سال 21ء کی دوسری ششماہی میں بیلٹ اینڈ روڈائی شیڈ ممالک کے توانائی کے شعبوں میں چین کی سرمایہ کاری گیس، تیل اور آبی بجلی کے منصوبوں میں مرکز رہی تھی، اور کونے سے چلنے والے منصوبوں میں کوئی سرمایہ کاری نہیں کی گئی (ماخذ: نیڈو پل واگ، کرسٹوف (جولائی 2021ء): ”چین کے بیلٹ اینڈ روڈائی شیڈ (بی آر آئی) میں سرمایہ کاری کی رپورٹ برائے بجلی ششماہی 2021ء“، گرین بی آر آئی سینٹر، انٹرنیشنل انسٹیٹیوٹ آف گرین فنانس، پیکنگ)۔

²⁵ کوڈو 19ء کی وبا کے دوران بھارت میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری خاصی بڑھ چکی ہے، جس کا اہم سبب ٹیلی کام اور ٹیکنالوجی کے شعبوں میں انضمام اور تحویل کی سرگرمی ہے۔ سب سے بھاری بیرونی براہ راست سرمایہ کاری ”جیو پیٹ فارمز“ پر درج کی گئی، جو بھارت کی سب سے بڑی ٹیلی کام فرم ہے جو اپنی توسیع کر کے ڈیٹا اور ٹیلی کام فراہم کنندہ سے کم لاگت موبائل فون ساز بننا چاہتی ہے۔ یہ کمپنی 2020ء میں سلیکون ویلی کی فیس بک اور گوگل جیسی بڑی کمپنیوں کو اپنا جزوی حصہ فروخت کر چکی ہے۔

رہی جبکہ گزشتہ برس 746 ملین ڈالر حاصل ہوئے تھے۔ یہاں یہ بات یاد رکھنا ضروری ہے کہ کووڈ 19 کے پھیلاؤ سے قبل ترقی یافتہ اور ابھرتی معیشتوں میں شرح سود کے بلند فرق، شرح مبادلہ کو بازار کی مبادیات کے ساتھ دوبارہ ہم آہنگ کرنے، اور جولائی 2019ء میں آئی ایم ایف پروگرام کے دوبارہ آغاز کے حالات میں ملک کو پاکستانی روپے کے حکومتی بانڈز میں بھاری بیرونی جزدانی سرمایہ کاری وصول ہوئی تھی۔ کووڈ پھیلنے کے بعد اس سرمایہ جاتی بہاؤ کا رخ بدل گیا جو تمام دیگر ابھرتی منڈیوں میں اسی طرح کی حرکت پذیری سے ہم آہنگ ہے۔ مالی سال 21ء میں پاکستانی روپے کے طویل مدتی حکومتی بانڈز میں بیرونی جزدانی سرمایہ کاری کی آمد ہوتی رہی، جبکہ چھوٹی میعاد کے بانڈ میں اخراج درج کیا گیا۔²⁶

شکل 6.14: پاکستان اسٹاک ایکس چینج میں خالص بیرونی خریداری



*incl. exploration & OMCs **incl. personal care items
Source: National Clearing Company of Pakistan Ltd.

مالی سال 21ء کے دوران قرضہ تمسکات کے مقابلے میں ایکویٹی تمسکات میں 292 ملین ڈالر کے سرمائے کا اخراج درج کیا گیا، جو تقریباً گزشتہ برس کے 282 ملین ڈالر جتنا ہی ہے۔ جیسا کہ شکل 6.14 میں نشاندہی کی گئی ہے، ایکویٹی کے اثاثوں کی فروخت تقریباً معیشت کے تمام اہم شعبوں میں درج کی گئی۔ ایکویٹی مارکیٹ میں مسلسل فروخت کسی حد تک تشویشناک تھی کیونکہ جولائی 2020ء تا جون 2021ء، میں پاکستان اسٹاک ایکس چینج کا شمار عالمی سطح پر بہترین کارکردگی دکھانے والی منڈیوں میں کیا گیا (شکل 6.15 الف)۔

سے بجلی کے شعبے میں بھاری سرمایہ کاریوں کا بڑا حصہ چین سے حاصل ہوا ہے۔ لہذا، ضرورت اس امر کی ہے کہ سی بی کے دوسرے مرحلے کو فعال انداز میں آگے بڑھاتے ہوئے چین سے بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کو متوجہ کرنے کی خاطر متوقع خصوصی اقتصادی زونوں (باب 7) کے ذریعے فراہم ہونے والے مواقع سے بھی فائدہ اٹھایا جائے۔ پالیسی ماحول کو متعلقہ ضوابط آسان بنانے سمیت مزید سازگار بنانے سے بھی معیشت کے آئی سی ٹی جیسے زیادہ متحرک شعبوں میں بیرونی سرمایہ کاری کو متوجہ کیا جاسکتا ہے۔

بیرونی جزدانی سرمایہ کاری

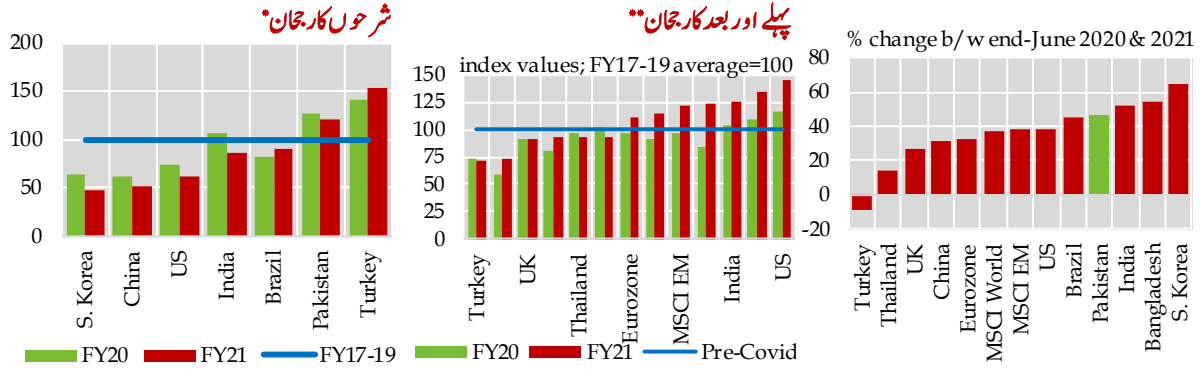
مالی سال 21ء میں ملک میں خالص بیرونی جزدانی سرمایہ کاری بڑھ کر 2.8 ارب ڈالر تک پہنچ گئی، جبکہ گزشتہ برس 0.5 ارب ڈالر کا خالص اخراج درج ہوا تھا۔ موجودہ سال میں رقوم کی آمد میں یورو بانڈز (2.5 ارب ڈالر) کے اجر اور چوتھی سہ ماہی میں واپڈا کے گرین بانڈ (0.5 ارب ڈالر) کو بالادستی حاصل رہی۔ اسی طرح، مقامی ایکویٹی مارکیٹ سے رقوم کے اخراج کی مالیت 0.3 ارب ڈالر رہی جبکہ مالی سال 20ء میں بھی اخراج اسی سطح پر تھا۔ یورو بانڈ کا اجرا وہ موقع تھا جس میں ملک تین برسوں میں پہلی بار بین الاقوامی سرمایہ منڈیوں میں داخل ہوا۔ عالمی منڈیاں خصوصاً ترقی یافتہ معیشتوں کی جانب سے نافذ کردہ بھاری زرعی اعانت کے تناظر میں خاصی سیال تھیں، جبکہ بلند یافت کے حامل اثاثوں کے لیے سرمایہ کاروں کی طلب بلند تھی۔ علاوہ ازیں، پاکستان نے کچھ وقت پہلے ہی آئی ایم ایف کے مشترکہ دوسرے تا پانچویں جائزہ پروگرام کامیابی سے مکمل کیے تھے جس کے بعد ملک کو فنڈ سے 0.5 ارب ڈالر کی قسط موصول ہوئی۔

اس طرح بحیثیت مجموعی ملک کو بین الاقوامی سرمایہ منڈیوں سے فائدہ اٹھانے کا اچھا موقع مل گیا۔ اس اجر کے ذریعے جمع شدہ 2.5 ارب ڈالر میں سے ایک ارب ڈالر 5 سالہ اور 10 سالہ بانڈز سے اور 0.5 ملین ڈالر 30 سالہ بانڈز سے حاصل ہوئے (باب 5)۔

یورو بانڈز کے علاوہ بیرونی سرمایہ کاروں نے مقامی کرنسی کے قرضہ تمسکات میں معمولی دلچسپی دکھائی، جو مالی سال 21ء میں خالص بنیادوں پر 41 ملین ڈالر

²⁶ مالی سال 21ء کے دوران پاکستانی روپے کے قرضہ تمسکات میں خالص بیرونی جزدانی سرمایہ کاری کی مالیت 41 ملین ڈالر تھی۔ جزوار تفصیل سے ظاہر ہوتا ہے کہ طویل مدتی تمسکات میں 317 ملین ڈالر کی خالص رقوم کی آمد اور قلیل مدتی تمسکات سے 276 ملین ڈالر کا خالص اخراج دیکھا گیا۔

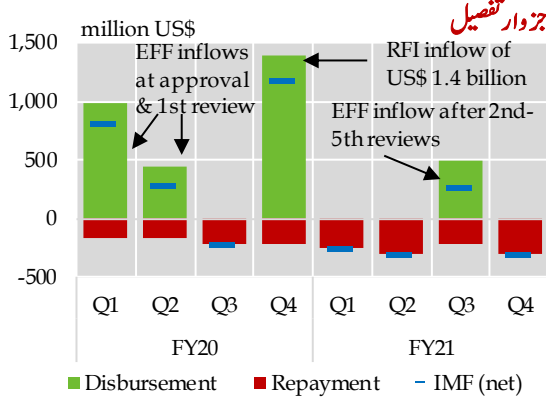
شکل 6.15 الف: اہم ایکویٹی منڈیوں کا مطلق منافع ** شکل 6.15 ب: اہم ایکویٹی اشاریوں میں کووڈ سے شکل 6.15 ج: اہم معیشتوں کی 5 سالہ سی ڈی ایس



*FY refers to July-June **Equity indices in 6.15a & b are in US Dollar terms

Source: Bloomberg & staff calculations

شکل 6.16: م س 20ء اور 21ء میں پاکستان کو آئی ایم ایف کے قرضوں کی جزوار تفصیل



Source: State Bank of Pakistan

پاکستان کے خطرے کا پریمیم - جس کی عکاسی قرضہ نادرہنگی تبدیل کی شرحوں سے ہوتی ہے - پچھلے برس کے مقابلے میں سال بسال بنیادوں پر کم ہو گیا تھا، لیکن یہ ابھی تک کووڈ سے پہلے (جولائی 2018ء تا جون 2019ء) کی سطح سے تھوڑا سا زیادہ ہے (شکل 6.15 ج)۔ یہ بیرونی سرمایہ کاروں کے لیے ممکنہ ڈھال تھی کیونکہ کم خطرے کے پریمیم کی حامل کچھ اہم ترقی یافتہ معیشتوں، خصوصاً امریکہ کی ایکویٹی بھی بلند منافع کی پیشکش کر رہی تھی۔

زرمبادلہ قرضے اور واجبات

مالی سال 21ء کے دوران ملک میں آئی ایم ایف کے سابقہ قرضوں کی مد میں 2.9 ارب ڈالر کی ادائیگیوں سمیت زرمبادلہ قرضوں کی خالص آمد پچھلے برس موصول ہونے والے 6.2 ارب ڈالر کے مقابلے میں خاصی کم تھی۔ اس پیش رفت کی وضاحت متعدد عوامل سے ہوتی ہے۔ پہلا، ملک کی بیرونی قرضوں کی ضروریات کے بڑے حصے کو چوتھی سہ ماہی میں تین ارب ڈالر کے

بہترین کارکردگی اور سرمایہ جاتی بہاؤ کے درمیان اس فرق کی دو وجوہات ہیں۔ پہلا، مالی سال 21ء میں ایکویٹی منڈیاں مالی سال 20ء میں کووڈ پھیلنے کے بعد ایکویٹی اثاثوں میں تیزی سے کمی کے پست اساسی اثر سے پوری طرح بحال ہو گئی تھیں۔ تاہم جولائی 2020ء تا جون 2021ء میں کئی ایکویٹی منڈیاں ڈالر کے لحاظ سے کووڈ سے پہلے (یعنی جولائی 2018ء تا جون 2019ء کی اوسط) کی سطح پر بحال ہو گئی تھیں، جبکہ پاکستان اسٹاک ایکس چینج ان ایکس چینجوں میں شامل تھا جو کارکردگی کے لحاظ سے کووڈ سے پہلے کی اوسط پر بحال ہو گئی تھیں (شکل 6.15 ب)۔ دوسرا، سرمایہ کار مسلسل پاکستان کو قدرے بلند خطرے کے پریمیم سے منسلک کرتے رہے۔ جولائی 2020ء تا جون 2021ء میں

جدول 6.5: پاکستان کو خالص سرکاری زرمبادلہ قرضوں اور واجبات کی آمد کی جزوار تفصیل

ملین امریکی ڈالر

| | م س 20ء | م س 21ء |
|--------------------------|---------|---------|
| آئی ایم ایف | 2,834 | 499 |
| دو طرفہ رقم کی آمد | 37 | 1,783 |
| دیگر رقم کی آمد | 10,347 | 9,304 |
| واپسی | -7,299 | -5,855 |
| دو طرفہ رقم کی آمد | 0 | 1,536 |
| دیگر رقم کی آمد | 3 | 3 |
| آئی ایم ایف | -745 | -1,080 |
| دو طرفہ رقم کا اخراج | -501 | -3,007 |
| رقم کی آمد | 13,221 | 13,125 |
| رقم کا اخراج | -8,545 | -9,942 |
| سرکاری رقم کی آمد - خالص | 4,676 | 3,183 |

* دو طرفہ رقم کی آمد / اخراج زرمبادلہ ڈپازٹس اور دیگر بیرونی مرکزی بینکوں کے ساتھ تبدیل۔

** سرکاری میں حکومت اور اسٹیٹ بینک شامل ہیں۔

ماخذ: بینک دولت پاکستان۔

جدول 6.6: خام سرکاری بیرونی قرضوں کے اہم ذرائع*
ملین امریکی ڈالر

| تبدیلی | م 21ء | م 20ء** | |
|---------------------------------------|-----------------|-----------------|----------------|
| عالمی بینک (آئی ڈی اے + آئی بی آر ڈی) | 2,035.5 | 1,376.0 | 659.5 |
| ایشیائی ترقیاتی بینک | 1,365.9 | 2,824.0 | -1,458.1 |
| بانڈز*** | 2,500 | - | 2,500.0 |
| آئی ڈی بی (بیشول قلیل مدت) | 623.9 | 879.0 | -255.1 |
| دو طرفہ فنانسنگ | 1,000.0 | - | 1,000 |
| کمرشل قرضے | 4,721.2 | 3,373.0 | 1,348.2 |
| دیگر | 1,785.9 | 2,208.0 | -422.1 |
| کل | 14,032.4 | 10,660.0 | 3,372.4 |

* علاوہ آئی ایم ایف (مالی سال 20ء میں 12 ارب ڈالر، مالی سال 21ء میں 500 ملین ڈالر)۔

** قریب ترین مکمل نمبر پر راولڈ آف کیا گیا، دستیاب اعداد و شمار کے مطابق۔

*** مالی سال 21ء میں علاوہ واپڈا کا 500 ملین ڈالر بانڈ۔

ماخذ: اقتصادی امور ڈویژن، وزارت خزانہ۔

آئی ایم ایف سے مالکاری کی پست سطح نے یورو بانڈز کے ساتھ ساتھ کمرشل قرضوں کی مد میں رقوم کی آمد کی تلافی کر دی۔ دراصل، سال کے دوران سرکاری قرضوں (خام لحاظ سے) کا بڑا ذریعہ کمرشل قرضے تھے (جدول 6.6)۔ بیرونی مالکاری کے دیگر ذرائع کے علاوہ عالمی بینک اور ایشیائی ترقیاتی بینک جیسے کثیر فریقی اداروں کے ساتھ مسلسل رابطے نے سال کے دوران سرکاری قرضوں کی وصولی میں کردار ادا کیا۔ کثیر فریقی اداروں کے قرضے کو وڈ سے متعلق اعانت، انفراسٹرکچر کی ترقی (قابل تجدید توانائی اور زراعت سے متعلق)، سماجی شعبے کے پروگراموں، اقتصادی اصلاحات اور مالی شعبے کی ترقی پر مرکوز تھے۔

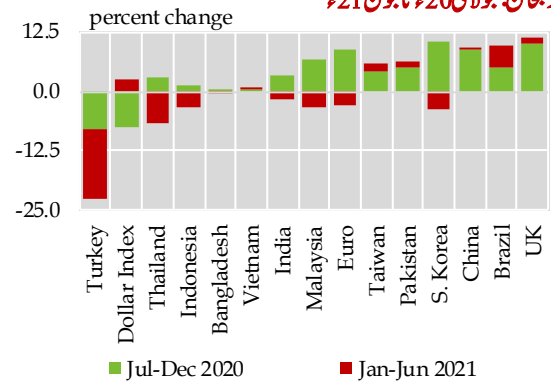
6.3 شرح مبادلہ اور ذخائر

مالی سال 21ء میں اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر کی پوزیشن میں مسلسل اضافہ ملک کے بیرونی کھاتے کی مضبوطی کا عکاس تھا جو آخر جون 2021ء تک 5.2 ارب ڈالر کے اضافے سے بڑھ کر 17.3 ارب ڈالر تک پہنچ گئے۔ مرکزی بینک کے خالص بیٹنگی واجبات میں بھی سال کے دوران 0.9 ارب ڈالر کمی ہوئی۔ اس بہتری کے ساتھ مالی سال 21ء میں امریکی ڈالر کے مقابلے میں پاکستانی روپے کی قدر میں 6.7 فیصد اضافہ ہوا۔

یورو بانڈز اور گرین بانڈز کے ذریعے پورا کیا گیا۔²⁷ دوسرا، اس مدت کے دوران جاری کھاتے کے فرق میں خاصی کمی کی وجہ سے تیسری سہ ماہی میں قرضوں کی ضروریات خاصی محدود تھیں۔ تیسرا، اس سال مرکزی بینک کی جانب سے واجبات کی واپسی کی سطح بلند رہی، جس نے سال کے دوران بیرونی قرضوں کی مد میں رقوم کی خالص آمد میں کمی کر دی (جدول 6.5)۔ اور چونکہ مالی سال 21ء میں نئی شعبے سمیت غیر بینکاری فرموں کی جانب سے بیرونی قرض گیری گذشتہ برس کے 1.6 ارب ڈالر سے کم ہو کر صرف 27 ملین ڈالر رہ گئی۔

مالی سال 21ء کے دوران بیرونی سرکاری قرضوں کے اہم ذرائع میں کچھ تبدیلیاں دیکھی گئیں۔ پہلی، آئی ایم ایف سے قرضے گذشتہ برس کی نسبت کافی کم تھے؛ توسیع شدہ فنڈ سہولت (ای ایف ایف) کے دوسرے تاپانچویں جائزے کی تکمیل کے بعد مارچ 2021ء میں 500 ملین ڈالر کی ایک قسط جاری

شکل 6.17: امریکی ڈالر کے مقابلے میں ابھرتی منڈیوں کی شرح مبادلہ کا رجحان: جولائی 20ء تا جون 21ء

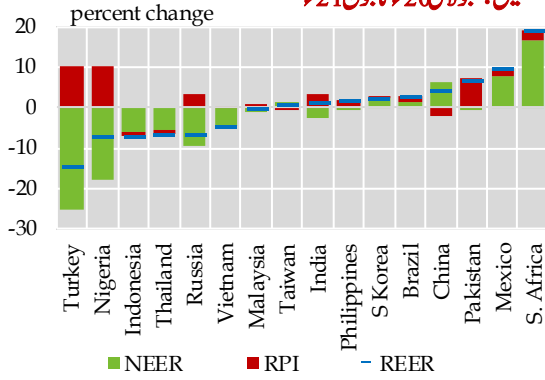


Source: Bloomberg

کی گئی۔ اس کے ساتھ ساتھ ملک فنڈ کو پچھلے قرضوں کی واپسی بھی کر رہا تھا۔ خالص بنیادوں پر پاکستان نے مالی سال 21ء میں آئی ایم ایف کو 0.6 ارب ڈالر ادا کیے۔ یہ صورت حال مالی سال 20ء کے مقابلے میں مختلف ہے، جب ای ایف ایف کی دو قسطیں۔ مجموعی طور پر 1.5 ارب ڈالر مالیت کی۔ کے ساتھ کو وڈ 19 پھیلنے کے بعد ریپڈ فنڈنگ انسٹرومنٹ کی مد میں 1.4 ارب ڈالر موصول ہوئے؛ گذشتہ برس خالص بنیادوں پر فنڈ کی مالکاری کی رقم 2.1 ارب ڈالر تھی (شکل 6.16)۔

²⁷ یورو بانڈز سے آمدنی کو ادا کیے گئے کے توازن کے ڈیٹا میں بیرونی جزو دانی سرمایہ کاری اور غیر زرمبادلہ قرضوں میں درج کیا گیا ہے۔

شکل 6.18: اہم ابھرتی منڈیوں کی حقیقی موثر شرح مبادلہ میں تبدیلی کی تفصیل: جولائی 20ء تا جون 21ء



Source: JP Morgan/Haver Analytics

کی عکاسی مارکیٹ پر مبنی شرح مبادلہ سے ہوتی ہے، جس میں سہ ماہی کے دوران تین فیصد کمی واقع ہوئی۔

دوسری جانب، جولائی 2020ء تا جون 2021ء میں ملک کی حقیقی موثر شرح مبادلہ میں 6.8 فیصد اضافہ ہوا، اگرچہ تمام اضافہ جولائی 2020ء تا مارچ 2021ء میں درج کیا گیا، جس کے بعد چوتھی سہ ماہی کے دوران قدر میں معمولی کمی ہوئی۔²⁸ تبدیلی کی جزوار تفصیل سے ظاہر ہوتا ہے کہ حقیقی موثر شرح مبادلہ میں تمام اضافہ اہم تجارتی شراکت داروں کے مقابلے میں ملک میں قیمتوں کی سطح میں اضافے کے سبب ہوا؛ اس کے مقابلے میں نامیہ موثر شرح مبادلہ زیادہ تر مستحکم رہی اور سال کے دوران 0.3 فیصد کمی معمولی کمی ہوئی (شکل 6.18)۔ مہنگائی کا یہ دباؤ، جس کی پیمائش نسبتی قیمت اشاریے میں اضافے سے ہوتی ہے، بھارت، ترکی اور نائیجیریا جیسی دیگر اہم ابھرتی منڈیوں میں بھی درج کیا گیا؛ تاہم ان کے معاملے میں نامیہ موثر شرح مبادلہ میں کمی نے نسبتی اشاریہ قیمت میں اضافے کی جزوی یا مکمل تلافی کر دی۔

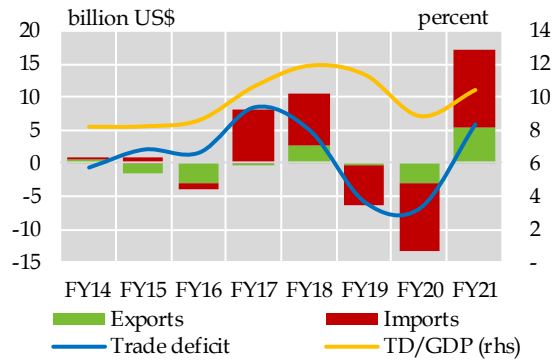
6.4 تجارتی کھانہ²⁹

مالی سال 21ء میں پاکستان کے سامان تجارت کا خسارہ بڑھ کر 31.1 ارب ڈالر تک پہنچ گیا، جو کووڈ سے پہلے مالی سال 18ء میں 37.6 ارب ڈالر کے خسارے کے قریب رہا۔ برآمدات میں خاصی تبدیلی دیکھنے میں آئی اور ان

اس کے باوجود سالانہ اعداد و شمار کی جزوار تفصیل سے ظاہر ہوتا ہے کہ جولائی تا دسمبر 2020ء میں مجموعی جاری کھاتے کا فاضل، کمرشل بینکوں (جولائی تا ستمبر 2020ء میں) اور اسٹیٹ بینک کے زر مبادلہ کے ذخائر میں اضافے (اکتوبر تا ستمبر 2020ء میں) پر منتج ہوا تھا۔ اس کے ساتھ ہی اس مدت میں امریکی ڈالر خود کئی ابھرتی معیشتوں کے مقابلے میں کمزور ہو رہا تھا جس کا اہم سبب پہلی ششماہی کے دوران ترقی پذیر معیشتوں کی صنعتی سرگرمیوں کا جلد دوبارہ کھل جانا اور ان میں تیزی تھی۔ ان عوامل اور دیگر ابھرتی منڈیوں کی طرح جولائی تا دسمبر 2020ء کے دوران امریکی ڈالر کے مقابلے میں پاکستانی روپے کی قدر میں 5.1 فیصد اضافہ ہو گیا (شکل 6.17)۔

جنوری تا جون 2021ء میں پاکستانی روپے کی قدر میں کم اضافہ (1.0 فیصد) ہوا؛ اور اس میں تمام اضافہ جنوری تا مارچ 2021ء میں مرکوز رہا۔ پاکستانی روپے کی مضبوطی کی عکاسی ملک کے کووڈ کی دوسری اور تیسری لہروں پر قدرے کامیابی سے قابو پانے، مسلسل معاشی بحالی اور آئی ایم ایف کے دوسرے تاپانچویں جائزوں کی کامیاب تکمیل سے ہوتی ہے۔

شکل 6.19: تجارتی خسارہ اور جی ڈی پی کا تناسب اور تجارتی خسارے میں سال بسال تبدیلی کی تفصیل



Source: Pakistan Bureau of Statistics

تاہم، اپریل تا جون 2021ء سے درآمدی ادائیگی کا دباؤ زیادہ نمایاں ہو گیا اور برآمدی وصولیوں اور ترسیلات زر سے اس کی مکمل تلافی نہیں کی جاسکی۔ نتیجتاً، چوتھی سہ ماہی میں جاری کھاتے کا خسارہ بڑھ گیا۔ ان ادائیگیوں کے دباؤ

²⁸ جولائی تا مارچ مالی سال 21ء میں پاکستان کی حقیقی موثر شرح مبادلہ کی قدر میں 6.8 فیصد اضافہ ہوا اور پھر مالی سال 21ء کی چوتھی سہ ماہی میں 0.3 فیصد کمی ہوئی، صارف اشاریہ قیمت ڈی فلینڈے پی مورگن بورڈ موثر شرح مبادلہ اشاریہ (ماخذ: بیورائٹلیکس)۔

²⁹ یہ سیکشن پاکستان دفتر شماریات کے اعداد و شمار پر مبنی ہے اور اس میں کسٹمز سے موصول ہونے والی معلومات شامل ہیں۔ یہاں فراہم شدہ معلومات کی سیکشن 6.1 سے مماثلت ضروری نہیں، جو اسٹیٹ بینک کے ڈیٹا پر مبنی ہے (ادائیگی ریکارڈ)۔ ڈیٹا کے ان دو سلسلوں کے درمیان فرق سمجھنے کے لیے براہ مہربانی اعداد و شمار کی توضیح پر ضمیمہ ملاحظہ فرمائیے۔

جدول 6.7: جولائی تا جون، پاکستان کی اہم برآمدات

ملین امریکی ڈالر

| مالی سال 21ء میں مطلق تبدیلی بمقابلہ | | | مالی سال 17ء تا 19ء کی اوسط | | |
|--------------------------------------|-----------------------------|---------------|-----------------------------|-----------------------------|---------------------------------|
| م 20ء | مالی سال 17ء تا 19ء کی اوسط | مالی سال 21ء | مالی سال 20ء | مالی سال 17ء تا 19ء کی اوسط | گروہس /جزا |
| 2,872 | 2,299 | 15,399 | 12,527 | 13,100 | ٹیکسٹائل گروپ |
| 1,038 | 808 | 9,905 | 8,867 | 9,097 | غیر ٹیکسٹائل گروپ |
| 2,872 | 2,299 | 15,399 | 12,527 | 13,100 | ٹیکسٹائل |
| 123 | -456 | 2,938 | 2,815 | 3,394 | سستی ٹیکسٹائل مصنوعات * |
| 1,501 | 1,674 | 6,848 | 5,347 | 5,174 | ملبوسات |
| 847 | 694 | 3,709 | 2,862 | 3,015 | گھریلو ٹیکسٹائل |
| 165 | 88 | 756 | 591 | 668 | ٹیکسٹائل کی دیگر تیار مصنوعات ^ |
| 31 | 20 | 4,392 | 4,361 | 4,372 | غذا |
| -134 | 138 | 2,042 | 2,176 | 1,904 | چاول (الف + ب) |
| -213 | 13 | 570 | 783 | 557 | الف) باستی |
| 80 | 125 | 1,472 | 1,392 | 1,347 | ب) غیر باستی |
| 8 | -13 | 415 | 407 | 428 | پھل اور اس کی تیار مصنوعات |
| 70 | 182 | 800 | 730 | 618 | سبزیاں اور پھل |
| 28 | 102 | 332 | 304 | 230 | گوشت اور اس کی تیار مصنوعات |
| -91 | -171 | 182 | 273 | 353 | بیٹریوں |
| -79 | -77 | 107 | 186 | 184 | بیٹریوں میں خام |
| 2 | -72 | 43 | 41 | 115 | بیٹریوں میں مصنوعات |
| 431 | 181 | 3,467 | 3,036 | 3,286 | دیگر اشیاء |
| -22 | -147 | 162 | 184 | 309 | خام چمچا |
| 88 | 62 | 562 | 474 | 500 | چمچا |
| 72 | 59 | 428 | 356 | 369 | طبی آلات |
| 141 | 129 | 1,149 | 1,008 | 1,020 | کیمیکل اور دوا |
| 9 | 24 | 268 | 259 | 244 | سینٹ اور مصنوعات |
| 3,910 | 3,106 | 25,304 | 21,394 | 22,198 | مجموعی برآمدات |

* سستی ٹیکسٹائل مصنوعات: سوئی دھاگہ اور سوئی کپڑے؛ ^ بستر کی چادریں اور تولیے

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

کے 11.9 فیصد سے کم اور مالی سال 12ء تا 20ء کے دوران 9.6 فیصد کی اوسط سے تھوڑا سا زیادہ ہے۔ لہذا، یہ اضافہ زیادہ تر معیشت میں بحال ہوتی طلب سے ہم آہنگ تھا (شکل 6.19)۔

زیادہ اہم بات یہ ہے کہ مالی سال 21ء میں برآمدات 18.3 فیصد اضافے کے ساتھ بڑھ کر 25.3 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں جو 15 برسوں میں اس کی بلند ترین سطح ہے، جبکہ مالی سال 18ء میں 13.7 فیصد کی قدرے کم سال بسال نمو حاصل ہوئی تھی۔ مالی سال 21ء میں زیادہ تر نموملبوسات اور گھریلو ٹیکسٹائل

میں 18.3 فیصد نمو ہوئی جو درآمدات میں 26.6 فیصد نمو کی تلافی کے لیے ناکافی تھی۔ نتیجتاً، مالی سال 21ء میں تجارتی خسارے میں 34.3 فیصد سال بسال اضافہ ہوا جس کی مالیت 7.9 ارب ڈالر تھی۔ گذشتہ دو برسوں میں مسلسل سکڑنے کے بعد مالی سال 21ء میں خسارہ بڑھ گیا اور خسارے میں تیزی سے اضافہ مالی سال 18ء کے مقابلے میں قدرے غیر متوقع تھا۔ مالی سال 18ء میں تجارتی خسارے میں 15.7 فیصد نمو ہوئی جبکہ مالی سال 17ء میں 35.9 فیصد نمو ہوئی تھی (شکل 6.19)۔ مزید برآں، جی ڈی پی کے لحاظ سے مالی سال 21ء میں تجارتی خسارہ صرف 10.4 فیصد تھا جو مالی سال 18ء

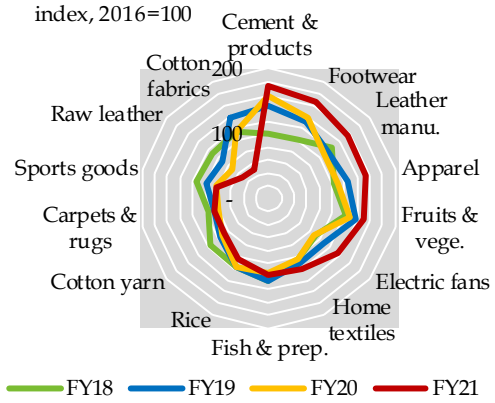
نمو کو پست اساسی اثر کے علاوہ مارکیٹ کی قوتوں کی طلب اور رسد سے بھی مہینز ملی۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ مالی سال 21ء میں حالیہ برسوں کے مقابلے میں پاکستان کی کئی اہم برآمدات - جیسے پھل اور سبزیاں، ملبوسات، گھریلو ٹیکسٹائل، چمڑا سازی (چمڑے کے تیار ملبوسات اور دستانے)، جوتے، سینٹ اور مصنوعات اور برقی پنکھے - کی مقدار میں اضافہ درج کیا گیا (شکل 6.20)۔

ٹیکسٹائل برآمدات مالی سال 20ء کے 12.5 ارب ڈالر کی سطح سے بڑھ کر مالی سال 21ء میں 15.4 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں اور مجموعی برآمدات کی نمو میں ان کا حصہ تقریباً تین چوتھائی ہے۔ سرفہرست زمروں میں ملبوسات (نٹ ویئر اور تیار ملبوسات) اور گھریلو ٹیکسٹائل (چادریں اور تولیے) شامل ہیں، جس کے بعد دیگر تیار ٹیکسٹائل مصنوعات (جن میں دھونے اور رکابی کے کپڑے، پردے، میز کا کور شامل ہیں) کی باری آتی ہے۔ وبا کے حالات میں دوسازی اور آلات جراحی کی برآمدات بھی بلند رہیں۔ اس کے مقابلے میں چاول کی برآمدات 2 ارب ڈالر سے زائد ہو گئیں لیکن سال کے دوران ان میں کمی دیکھی گئی۔

سال کے دوران مجموعی برآمدات کی بحالی میں کووڈ پھیلنے کے بعد صنعتی سرگرمی کی اعانت کے لیے حکومت اور اسٹیٹ بینک کے جانب سے کیے گئے اقدامات سے سہولت ملی۔ ان اقدامات سے قدر اضافی کی حامل ٹیکسٹائل سے وابستہ فرموں کو بلند پیداواری گنجائش کے استعمال میں سہولت ملی اور گزشتہ برس کے مقابلے میں زیادہ آرڈر پورے کیے گئے۔ بعض معاون پالیسی اقدامات یہ ہیں: پانچ سرفہرست برآمدی شعبوں کو نومبر 2020ء تک بجلی اور گیس پر زر اعانت کی فراہمی کے لیے سابقہ صفر درجہ سرٹیفیکیشن میں توسیع اور منظوری: نومبر 2020ء سے صنعتی امدادی پنکج کے تحت گیس اور بجلی پر زر اعانت؛ اور وسط مارچ اور جون 2020ء کے درمیان پالیسی ریٹ کے 13.25 فیصد سے گر کر 7.0 فیصد پر آنے سے صنعتوں کے لیے جاری سرمائے کی لاگت میں کمی۔^{30، 31}

شکل 6.20: پاکستان کی اہم مصنوعات کی برآمدی مقدار



Source: Pakistan Bureau of Statistics

میں ہوئی، جس سے گزشتہ برس کے مقابلے میں کم اساسی اثر کے کچھ اثرات کی بھی عکاسی ہوئی۔ مزید برآں، کووڈ کے ابتدائی دھچکے کے بعد معاشی نمو کو تحریک دینے کے لیے اختیار کی گئی گنجائشی مالیاتی اور زری پالیسیوں اور اجناس کی بین الاقوامی قیمتوں میں اضافے نے مالی سال 21ء کے دوران درآمدات میں 13 سال کی بلند ترین نمو میں کردار ادا کیا۔ علاوہ ازیں، نیا پاکستان ہاؤسنگ اسکیم کے تحت اعلان کردہ سہولت سے مکان کے شعبے میں سرگرمی بڑھ گئی۔ اس کے نتیجے میں مشینری، ٹرانسپورٹ، دھات، اور زراعت اور کیمیکلز گروپس کی درآمدات میں مضبوط نمو دیکھی گئی۔

برآمدات

کسٹم کے اعداد و شمار کے مطابق مالی سال 21ء میں پاکستان کی برآمدات 18.3 فیصد اضافے سے بڑھ کر 25.3 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں (جدول 6.7)، جو مالی سال 20ء میں 21.4 ارب ڈالر تھیں۔ 3.9 ارب ڈالر کے اضافے کو جزوی طور پر مالی سال 20ء کی آخری سہ ماہی کے پست اساسی اثر سے منسوب کیا جاسکتا ہے، جب کووڈ پھیلنے کے بعد برآمدات میں تقریباً 33 فیصد کمی ہو گئی تھی۔ اس کے باوجود اس سال کی برآمدی کارکردگی کووڈ سے پہلے کی سطح کے مقابلے میں بہتر رہی (جدول 6.7)۔ مالی سال 17ء تا 19ء کی اوسط برآمدات کے مقابلے میں مالی سال 21ء کے دوران برآمدات میں 14 فیصد اضافہ ہو گیا اور یہ 22.2 ارب ڈالر سے بڑھ کر 25.3 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں۔ اس لیے معلوم یہ ہوتا ہے کہ مالی سال 21ء میں برآمدات کی

³⁰ تفصیلات کے لیے دیکھیے معیشت کی کیفیت پرائیمری سیکٹرز کی دو سہ ماہی رپورٹ کا بیرونی شعبہ۔

³¹ مثلاً، مالی سال 21ء میں ٹیکسٹائل کے شعبے کی جانب سے ایکسپورٹ ری فنانس اسکیم کے تحت خاص قرض گیری کی مالیت 59 ارب روپے تھی۔

نمونہ پیشتر امریکہ، برطانیہ اور یورپی یونین 27 سے ہوئی، اور یہ جزوی طور پر گذشتہ برس کے مقابلے میں پست اساسی اثر کی عکاس تھی۔ تاہم، وبا کے باعث پیدا شدہ حالات میں پاکستان کے ملبوسات کی بلند طلب بھی موجود تھی۔ اس کی عکاسی اس حقیقت سے ہوتی ہے کہ پاکستان سے ان ترقی یافتہ معیشتوں کو ملبوسات کی درآمدات کو وڈ سے پہلے (مالی سال 19ء) کے مقابلے میں بھی بلند تھیں۔ اس کے مقابلے میں ان اہم منڈیوں کی پاکستان کے مسابقت کاروں۔ جیسے بھارت، انڈونیشیا اور بنگلہ دیش۔ سے درآمدات یا تو کم رہیں یا ان میں اتنا اضافہ نہیں ہوا کہ وہ اپنی مالی سال 19ء کی سطح عبور کر لیں۔

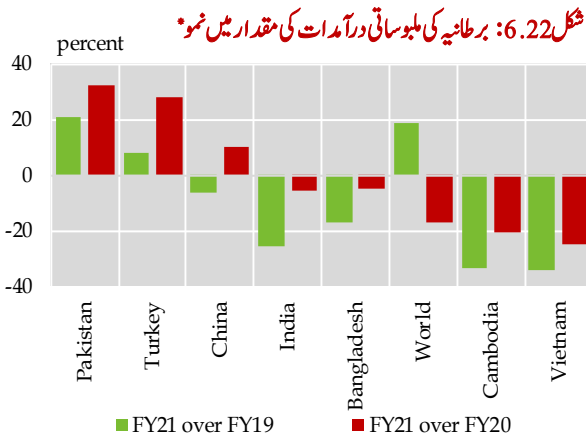
حکومت نے فاسٹر کو اپ گریڈ کرتے ہوئے فاسٹر پلس کو اختیار کیا تاکہ برآمد کنندگان کے لیے سیلز ٹیکس ری فنڈز میں مزید تیزی لائی جاسکے۔³² سال کے دوران سیلز ٹیکس ری فنڈز میں خاصا اضافہ ہوا جس سے برآمد کنندگان خصوصاً ٹیکسٹائل فرموں کی سیالیت کی پوزیشن بہتر ہو گئی۔³³ درآمدی سوئی دھاگے پر ریگولیٹری ڈیوٹی اور کسٹم ڈیوٹی بھی دسمبر 2020ء اور مئی 2021ء میں ہٹائی گئی تاکہ اجزا کی ملکی قلت کی صورت حال میں برآمدی نوعیت کے خام مال کی درآمدی لاگت میں کمی لائی جاسکے۔³⁴

ملبوسات اور گھریلو ٹیکسٹائل نے قدر اور حجم دونوں میں بلند ترین سطح درج کی

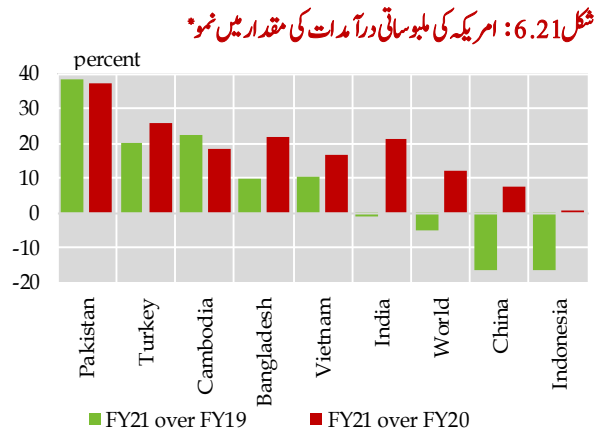
جولائی 2020ء تا جون 2021ء میں پاکستان سے امریکہ اور برطانیہ کی درآمدات میں بالترتیب 37.4 فیصد اور 32.4 فیصد اضافہ ہوا (شکل 6.21 اور شکل 6.22)۔ یہ اس حقیقت کے باوجود دیکھنے میں آئی کہ مالی سال 21ء کی بیشتر مدت میں دنیا کے دیگر ممالک سے برطانیہ اور امریکہ کی مجموعی درآمدات کم رہی تھیں۔ پاکستان کے بھارت، کمبوڈیا اور بنگلہ دیش جیسے کچھ کاروباری حریف ممالک سے امریکہ اور برطانیہ کی درآمدات میں بھی بیک وقت کمی دیکھی گئی۔³⁵ اس کی وضاحت جزوی طور پر ان منقولی شواہد سے ہوتی ہے کہ

مالی سال 21ء میں ملبوسات اور گھریلو ٹیکسٹائل، بلند قدر اضافی کی حامل ٹیکسٹائل مصنوعات مجموعی طور پر 28.6 فیصد کے اضافے سے بڑھ کر 10.6 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں، جبکہ گذشتہ برس یہ 8.2 ارب ڈالر تھیں۔

مالی سال 21ء میں ملبوسات 28.1 فیصد نمو کے ساتھ بڑھ کر 6.8 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں۔ برآمدات کے بلند حجم کو بالادستی حاصل رہی اور ملک نے گذشتہ برس کے مقابلے میں تقریباً 39 فیصد بلند مقدار ترسیل کی۔ مقدار کی



*FY refers to July-June
Source: UK Trade Info



*FY refers to July-June
Source: Office of Textiles & Apparel (USA)

³² ایف بی آر نے جولائی 2019ء میں فاسٹر (مکمل خود کار سیلز ٹیکس ری فنڈ) متعارف کرایا، جسے نظام میں بعض تکنیکی مشکلات کی وجہ سے اکتوبر 2020ء میں اپ گریڈ کرتے ہوئے فاسٹر پلس کر دیا گیا (ماخذ: FBR Press Release, fbr.gov.pk/pr/fbr-upgrades-faster-to-faster-plus-system-for/152507)۔

³³ جولائی تا مارچ مالی سال 21ء میں سیلز ٹیکس ری فنڈز بڑھ کر 155 ارب روپے تک پہنچ گئے، جو گذشتہ برس کی اسی مدت میں 60 ارب روپے کے ری فنڈز کے مقابلے میں 158 فیصد بلند تھے (ماخذ: ایف بی آر)۔

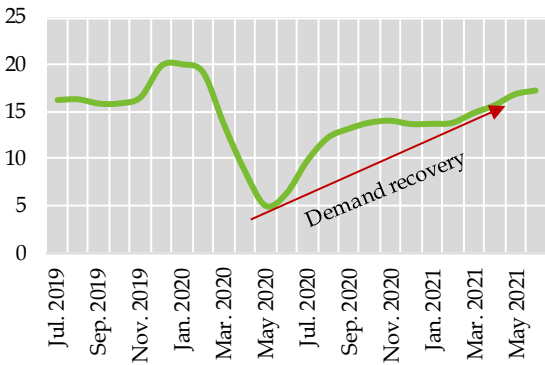
³⁴ ماخذ: ایف بی آر، ایس آر 2020/2021 (I)/1352 اور 2021 (I)/533 بالترتیب بتاریخ 2020-12-23 اور 2021-05-05۔

³⁵ ”وبا کی وجہ سے ضروری اشیاء اور خدمات کے علاوہ تمام معاشی سرگرمیاں رک گئی تھیں۔ اس ضمن میں صرف ٹیکسٹائل اور ملبوسات کی صنعت ہی متاثر نہیں ہوئی۔۔۔ مارکیٹ میں بے یقینی کی وجہ سے بین الاقوامی اور ملکی خریداروں نے اپنے آرڈر منسوخ یا معطل کر دیے جس سے صنعت کی مشکلات بڑھ گئیں۔“ ماخذ: بھارتی ٹیکسٹائل اور ملبوساتی صنعت کی سالانہ رپورٹ 2021ء، ایچ آر ایکس پورٹ پروموشن کونسل، بھارت۔

بیشتر خردہ فروش اور برانڈز بھی نئے آرڈروں پر رعایت کے متلاشی تھے۔ ان حالات میں پاکستان نے اپنے کمبوڈیا، بھارت اور انڈونیشیا جیسے بیشتر کاروباری حریفوں کے مقابلے میں کم قیمتوں کی پیشکش کی۔

اسی طرح، گھریلو ٹیکسٹائل (بستر کی چادریں اور تولیے) نے بھی مالی سال 21ء میں 3.7 ارب ڈالر حاصل کر کے ٹیکسٹائل برآمدات میں اہم حصہ ڈالا۔ یہ برآمدات گذشتہ برس کے مقابلے میں 847 ملین ڈالر زیادہ تھیں اور ملبوسات

شکل 6.24: امریکی ملبوساتی دکانوں پر خردہ فروخت



Source: US Census Bureau

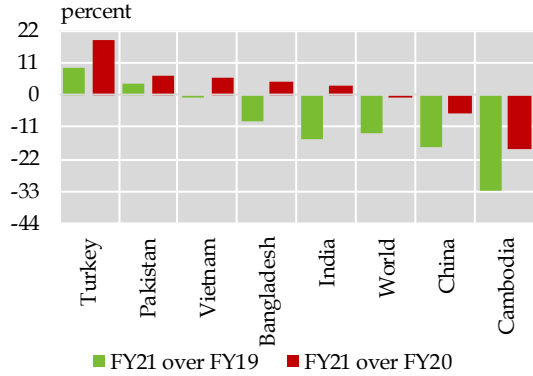
کی طرح یہ بھی قدر اور حجم دونوں لحاظ سے اپنی کووڈ سے پہلے (مالی سال 19ء) کی سطح سے تجاوز کر گئی تھیں۔ بلند گھریلو ٹیکسٹائل برآمدات میں قیمت اور مقدار دونوں کے اثرات نے کردار ادا کیا۔

قیمت کا اثر مرتب ہوا کیونکہ ملکی اور بین الاقوامی منڈی میں کپاس کی بلند قیمتوں کے ردعمل میں گھریلو ٹیکسٹائل کی خام مال کی لاگت گذشتہ برس کے مقابلے میں بڑھ گئی تھی۔ ملک میں درپیش قلت کے سبب سوئی ریشہ خاصی مقدار میں درآمد کرنا پڑا۔³⁷ یہ امر قابل ذکر ہے کہ پاکستان کی اکائی قیمتوں میں اضافہ بین الاقوامی رجحان سے ہم آہنگ تھا (جدول 6.8)۔ اس لیے مالی سال گزرنے کے ساتھ پاکستان کو کاروباری حریفوں سے منتقل شدہ آرڈر ملنا شروع

پاکستان کو ایسے ممالک سے منتقل شدہ آرڈر موصول ہوئے جہاں کے برآمد کنندگان کو وہاں زیادہ شدت سے متاثر کیا۔³⁶

جولائی 2020ء تا جون 2021ء میں یورپی یونین کے معاملے میں بھی پاکستان سے ملبوساتی درآمدات کی مقدار میں 6.9 فیصد کا اضافہ ہوا (شکل 6.23)۔ اگرچہ جولائی تا مارچ مالی سال 21ء میں یورپی بلاک کی ایسی درآمدات کم ہوئیں، لیکن یہ ملک کے اہم مسابقت کاروں کے مقابلے میں بہت محدود تھی۔ پاکستانی ملبوسات کی طلب کے پس پردہ ایک اہم عامل وہاں کی پہلی لہر کے بعد ترقی یافتہ معیشتوں میں ان صارفین کی خردہ طلب، تعطل کے باوجود، بتدریج بحالی تھی؛ شکل 6.24 امریکہ کے معاملے میں اس رجحان کو ظاہر کرتی ہے۔ اس بتدریج بحالی کا آغاز 2020ء کی دوسری ششماہی میں ہوا اور اس کے بعد جاری رہا۔ پاکستانی برآمد کنندگان کو ایک جانب بحال ہوتی ہوئی طلب اور دوسری جانب کووڈ سے متعلق تعطل کے سبب کاروباری حریفوں کے آرڈروں کی منتقلی سے فائدہ پہنچا۔

شکل 6.23: یورپی یونین 27 کی ملبوساتی درآمدات کی مقدار میں نمو



*FY refers to July-June

Source: Eurostat

ایک اور عامل یہ تھا کہ دنیا کی وبا سے نشٹے کی کوششوں کے حالات میں قوت خرید میں کمی نے ملبوسات کے کچھ صارفین میں سستی ملبوساتی مصنوعات کے لیے شدید رغبت پیدا کی۔ اس کے ساتھ وبا کے دوران نقصان میں چلنے والے

³⁶ مثلاً، بھارت میں کووڈ 19 کا نتیجہ وہاں پر ٹیکسٹائل سازی کے بگاڑ اور جیسے اہم مراکز میں ملازمتوں کے مستقل نقصان کی صورت میں نکلا، جس کا ذکر معیشت کی کیفیت پر تیسری سہ ماہی رپورٹ برائے مالی سال 21ء میں کیا گیا ہے۔ مزید برآں، بھارت میں کارکنوں کی بڑے پیمانے پر منتقلی دیکھی گئی کیونکہ تارک وطن کارکن کووڈ کے پھیلاؤ سے بچنے کے لیے اپنی دور دراز رہائشی ریاستوں میں واپس چلے گئے تھے۔ اس کے نتیجے میں جنوبی بھارت میں نٹ ویٹر کے مرکز تپور اور دیگر مقامات پر خصوصاً ہنر مند کارکنوں پر مشتمل افرادی قوت کی ایسے وقت میں شدید قلت پیدا ہو گئی جب ترقی یافتہ معیشتوں کی طلب میں مضبوط بحالی ہو رہی تھی (www.just-source:)

<https://style.com/features/skilled-worker-shortage-latest-to-hit-india-exporters/>

³⁷ پاکستان نے مالی سال 21ء میں 0.86 ملین ٹن سوئی دھاگہ درآمد کیا جو کسم ڈیٹا کے مطابق مالی سال 16ء تا مالی سال 20ء کے درمیان 0.49 ملین ٹن کی سالانہ اوسط سے تقریباً تین چوتھائی زیادہ ہے۔ مالی سال 21ء میں ملک کی امریکہ اور برازیل سے سوئی دھاگے کی مجموعی درآمدات 0.86 ملین ٹن رہیں، جو کسم ڈیٹا کے مطابق مالی سال 16ء تا مالی سال 20ء کے دوران 0.49 ملین ٹن کی سالانہ اوسط کے مقابلے میں تقریباً چوتھائی زیادہ ہے۔ مالی سال 21ء کے دوران ملک کی برازیل اور امریکہ سے سوئی دھاگے کی مجموعی درآمدات 31 فیصد اضافے سے بڑھ کر 0.50 ملین ٹن تک پہنچ گئیں، جو گذشتہ برس کے مقابلے میں 0.38 ملین ٹن زیادہ ہے۔

اس پروڈکٹ کے زمرے میں ذاتی حفاظتی سامان اور طبی اجزاء جیسے صفائی کا کپڑا، جس کی بین الاقوامی طلب میں وبا پھیلنے کے بعد کافی تیزی سے اضافہ دیکھا گیا۔³⁹

جدول 6.8: یورپی یونین 27 کی اوسط اکائی مالیت
ماخذ کے لحاظ سے گھریلو ٹیکسٹائل کی درآمدات، جولائی تا جون
امریکی ڈالر / 100 کلوگرام

| مطلق | مطلق | | مطلق | | مطلق |
|----------------------|------|------|------|------|------|
| | م 20 | م 21 | م 20 | م 21 | |
| چین | 611 | 590 | -1.2 | -2.3 | |
| پاکستان | 622 | 596 | -4.2 | 3.0 | |
| بھارت | 691 | 687 | 1.1 | -1.6 | |
| بھارت | 687 | 689 | 0.3 | 3.0 | |
| ترکی | 864 | 849 | -1.8 | 5.5 | |
| دنیا (جولائی تا مئی) | 690 | 682 | -2.9 | 1.8 | |

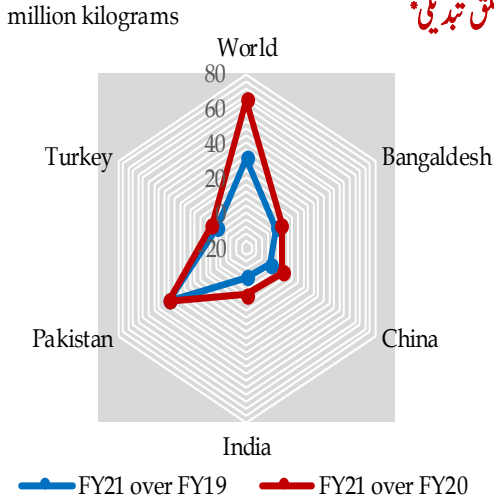
*م س جولائی تا جون کو ظاہر کرتا ہے۔

ماخذ: یورواسٹیٹ اور ہیور ایٹلیکس

مالی سال 21ء میں کم قدر اضافی کے حامل جز سوتی دھاگے اور کپڑے کی برآمدات 4.4 فیصد اضافے سے بڑھ کر 2.9 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں۔ ان اجزاء کی برآمدات کی نمو کا اہم سبب بلند اکائی قیمتیں ہیں، جنہیں ملکی اور بین الاقوامی منڈی میں کپاس کی بلند اکائی قیمتوں سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔ ملکی منڈی میں خام مال کی بلند قیمتیں کپاس کی پیداوار میں کمی کی عکاس تھیں۔ مزید برآں، بلند قدر اضافی کے حامل ٹیکسٹائل جز کی طلب کے سبب سوتی دھاگے اور کپڑے جیسی ثانوی مصنوعات کی برآمدات کے قابل کم فاضل پیداوار پہنچنے کا نتیجہ کم برآمدات کی صورت میں نکلا؛ خصوصاً، سوتی کپڑے کی برآمدات میں پورے سال تیزی سے کمی دیکھی گئی۔ علاوہ ازیں،

ہو گئے۔³⁸ اس کے ساتھ پست اساسی اثر کا نتیجہ پورے مالی سال کے دوران مثبت مقدراری اثر کی صورت میں نکلا۔ پاکستان کی اہم برآمدی منڈی یورپی یونین 27 کی گھریلو ٹیکسٹائل کی درآمدات کی مقدار جولائی 2020ء تا جون 2021ء میں تقریباً 17.7 فیصد تک بڑھ چکی تھیں۔ ملک میں سامان کی بحری ترسیل میں بھی مالی سال 19ء کی سطح کے مقابلے میں بھاری مار جن سے اضافہ ہوا، خصوصاً، بھارت اور دیگر کاروباری حریفوں کے مقابلے میں (شکل 6.25)۔

شکل 6.25: یورپی یونین 27 کی گھریلو ٹیکسٹائل کی درآمدی مقدار میں مطلق تبدیلی*



*FY refers to July-June
Source: Eurostat

پاکستان تھوڑی سی بلند اکائی قیمت پر بھی یورپی بلاک کو برآمدات بڑھانے میں کامیاب رہا، جس سے وہاں پر اس کی مستحکم منڈی اور کچھ آرڈروں کی منتقلی کی نشاندہی ہوتی ہے۔ اضافے کے باوجود پاکستان کی اکائی قدریں ابھی تک بنگلہ دیش، بھارت اور ترکی کے مقابلے میں کم ہیں، اس لیے تھوڑی بلند اکائی مالیت پر بھی ان کی مسابقت برقرار رہی (جدول 6.8)۔

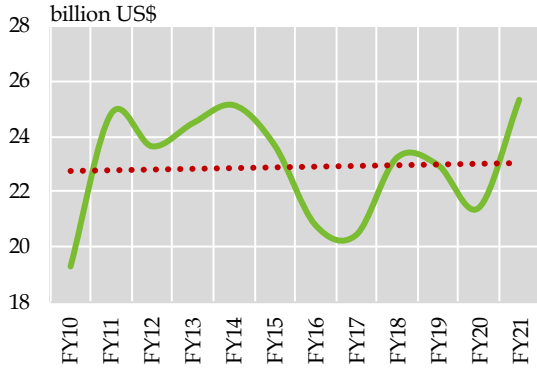
علاوہ ازیں، دیگر ٹیکسٹائل مصنوعات کی پاکستانی برآمدات بھی مالی سال 21ء میں 28 فیصد کے خاصے اضافے سے بڑھ کر 756 ملین ڈالر تک پہنچ گئیں۔

³⁸ کووڈی دوسری لہر کے دوران بھارت میں لاک ڈاؤن کی وجہ سے گھریلو ٹیکسٹائل کی مکمل طلب پوری کرنے کی اہلیت نہ رکھنے کے حوالے سے بات کرتے ہوئے ایک ٹیکسٹائل مل کے چیفنگ ڈائریکٹر نے جٹ اسٹائل کو بتایا: "اس طلب کو پورا نہ کرنے کا خطرہ واضح ہے۔ جیرا ماؤنٹ کے دو (ہمارے) صارفین نے اپنے آرڈر پاکستان اور بنگلہ دیش کو منتقل کر دیے تاکہ وہ اس بات کو یقینی بناسکیں کہ انہوں نے اپنے وعدے پورے کیے۔" (ماخذ:

www.just-style.com/features/skilled-worker-shortage-latest-to-hit-india-exporters/

³⁹ مالی سال 20ء کی چوتھی سہ ماہی میں 1,083 فیصد کے سال بسال ہوشربا اضافے کے بعد مالی سال 21ء کی چوتھی سہ ماہی میں کووڈ سے متعلق طبی ٹیکسٹائل مصنوعات (ایچ ایس 630790) کی عالمی درآمدات میں اضافے کا رجحان جاری رہا اور پھر گذشتہ برس کے بلند اساسی اثر کی وجہ سے ان میں کمی آنا شروع ہو گئی۔ جولائی تا مارچ مالی سال 21ء کے دوران یہ 239 فیصد اضافے کے ساتھ بڑھ کر 38.5 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں یہ 11.3 ارب ڈالر تھے (ماخذ: آئی ٹی سی)۔

شکل 6.27: گذشتہ دہائی میں پاکستان کی برآمدات



Note: dotted line is the trend line

Source: Pakistan Bureau of Statistics

⁴¹ چاول کے زمروں میں باسمتی چاول کے حجم میں غیر باسمتی چاول کے مقابلے میں تیزی سے کمی ہوئی۔

مالی سال 21ء میں باسمتی چاول کی برآمدات 27 فیصد کمی کے ساتھ 576 ملین ڈالر پر آگئیں۔ قیمت کے معمولی مثبت اثر کی مکمل تلافی مثبت مقداری اثر نے کر دی۔ مالی سال 21ء میں مشرق وسطیٰ میں باسمتی چاول کی اہم منڈیوں - بحرین، عراق، عمان، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات اور یمن - کو پاکستانی برآمدات کی مقدار تقریباً نصف ہو گئی، جبکہ جولائی تا اپریل مالی سال 21ء میں ان ممالک کو بھارتی برآمدات میں 5.8 فیصد اضافہ ہو گیا۔ باسمتی چاول پر بھارت کی پیشکش کردہ اوسط اکائی مالیت جولائی تا اپریل مالی سال 20ء کے 941 ڈالر فی ٹن سے کم ہو کر جولائی تا اپریل مالی سال 21ء میں 856 ڈالر فی ٹن ہو گئی۔⁴² اس کے مقابلے میں مالی سال 21ء میں پاکستان کی اوسط اکائی کی مالیت 905 ڈالر فی ٹن سے بڑھ کر 919 ڈالر فی ٹن تک پہنچ گئی۔

دوسری جانب مالی سال 21ء میں غیر باسمتی چاول کی برآمدات 5.3 فیصد کے تھوڑے اضافے سے بڑھ کر 1.5 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں۔ یہ قیمت کے خاصے اور مثبت اثر کا نتیجہ تھا (شکل 6.26)۔ اس پیش رفت کی دو اہم وجوہات تھیں۔ ابتدائی طور پر پاکستان کی اکائی مالیت نئی فصل سے قبل پہلی سہ ماہی میں سخت رسد کے باعث بڑھ چکی تھی۔ بعد ازاں، ستمبر تا اکتوبر میں نئی فصل کی

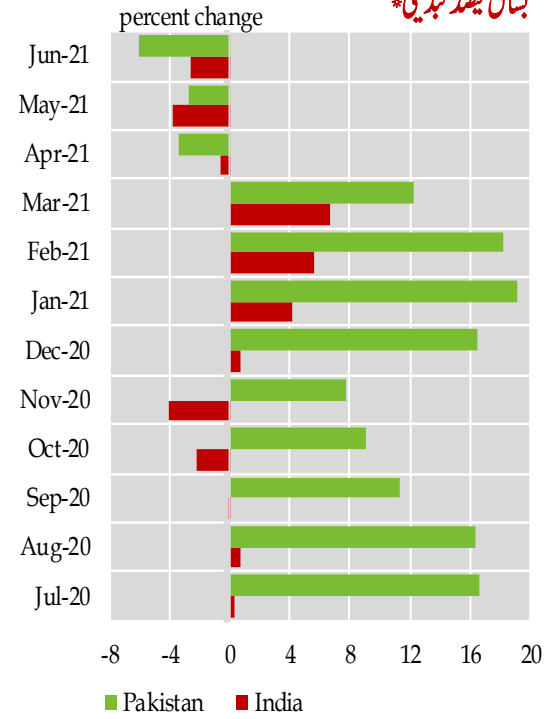
ملبوسات کی تجارت میں عالمی تعطل کے سبب پاکستان کے سوئی کپڑے کے دھاگے اور کپڑے کی بین الاقوامی طلب بھی سال بسال بنیادوں پر کم رہی۔⁴⁰

چاول کی برآمدات کو زیادہ مسابقت کا سامنا رہا

مالی سال 21ء میں چاول کی برآمدات 6.1 فیصد کمی کے ساتھ 2 ارب ڈالر پر آ گئیں، جبکہ مالی سال 20ء میں 5.1 فیصد کا اضافہ ہوا تھا۔ برآمدات کم ہونے میں بلا دست عامل کم برآمدی حجم تھا، جس سے بلند اکائی مالیتوں کی قیمت کے مثبت اثر پر قابو پانے میں مدد ملی۔ پاکستانی چاول کی برآمدات کم کرنے میں بھارت کی مسابقتی قیمت نے کردار ادا کیا، جسے دیگر وجوہات کے علاوہ مؤخر الذکر کے پاس چاول کے بھاری ذخائر سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔

شکل 6.26: پاکستان اور بھارت کے غیر باسمتی چاول کی قسم میں سال

بسال فیصد تبدیلی*



*25% broken

Source: Food and Agriculture Organization

⁴⁰ مثلاً، چین، بنگلہ دیش، جرمنی، برطانیہ، اسپین اور اٹلی جیسی اہم منڈیوں کو پاکستان کی سوئی کپڑے کی برآمدات نصف سے بھی کم رہ گئیں (پاکستان دفتر شماریات)۔

⁴¹ بھارتی چاول کی برآمدات کو وافر رسد اور مسلسل ہیر فصلوں، دنیا کی سب سے زیادہ مسابقتی قیمتوں اور بھاری مقدار میں چاول برآمد کرنے کے قابل بہتر برآمدی انفراسٹرکچر سے فائدہ ہوا ہے۔ "ماخذ: یو ایس ڈی اے 2021ء، اناج کی عالمی تجارتی رپورٹ۔ جون کا شمارہ۔" واشنگٹن ڈی سی: امریکی محکمہ زراعت۔

⁴² ماخذ: وزارت کامرس اور صنعت، بھارت اور اسٹیٹ بینک کا حساب۔

ہے کہ اس نمو کی بہتری میں ان اہم عوامل نے کردار ادا کیا: گنجائشی زری اور مالیاتی پالیسیاں، بازار پر مبنی شرح مبادلہ کا نظام، 2020ء کے اوائل میں کووڈ پھیلنے کے بعد صنعتی سرگرمی کے ساتھ برآمدی شعبے کی بحالی کے لیے حکومت کے معاون اقدامات اور کچھ اہم برآمدی مصنوعات کے آرڈروں کی منتقلی۔ تاہم اس کے باوجود گذشتہ برسوں میں پاکستان کی برآمدات میں مسلسل اضافہ نہیں ہوا ہے جس کا نتیجہ ان کے منجمد ہونے کی صورت میں نکلا (شکل 6.27)۔ باکس 6.2 میں اس صورت حال کے پس پردہ عوامل پر بحث کی گئی ہے۔

آمد کے بعد گذشتہ برس کے مقابلے میں چین سے اناج کی خاصی زیادہ طلب دیکھنے میں آئی، جس نے برآمدی قیمتوں کو مزید بڑھا دیا۔⁴³،⁴⁴ اس سے قطع نظر، ان بلند اکائی قیمتوں نے اہم افریقی خریداروں کو بھارتی رسد کنندگان پر منتقل ہونے کی ترغیب دی، جنہوں نے زیادہ مسابقتی قیمتوں کی پیش کش کی تھی۔⁴⁵ افریقہ کو کم برآمدات نے چین سے بلند طلب کے اثر کو زائل کر دیا، اور یہ مجموعی برآمدات میں کمی باعث بنیں۔ لہذا، غیر باسستی چاول کے حجم میں کمی باسستی چاول کے مقابلے میں معتدل تھی۔

مالی سال 21ء میں پاکستان کی برآمدات 18.3 فیصد کی معقول سال بسال نمو کے ساتھ بڑھ کر 25.3 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں۔ جیسا کہ پہلے بحث کی جا چکی

باکس 6.2: برآمدات میں مستحکم نمو پر اثر انداز عوامل: پاکستان بعض ہمسر ملکوں سے پیچھے کیوں ہے

گذشتہ ایک عشرے کے دوران پاکستان کی برآمدات میں نموبے قاعدہ اور غیر مستحکم رہی۔ اس کے مقابلے میں بھارت اور چین جیسے بعض ہمسر ممالک کی کارکردگی خاصی بہتر رہی۔ ان ملکوں کو توازن ادائیگی کے بحرانوں کا بار بار سامنا کرنا نہیں پڑا جبکہ پاکستان کو کرنا پڑا۔ ورلڈ انٹی گریٹڈ ٹریڈ سولوشنز کے مطابق 2020ء سے 2019ء تک کے دوران پاکستان کی برآمدات میں صرف 2 ارب ڈالر کا اضافہ ہوا جبکہ بھارت اور چین نے بالترتیب 103 ارب ڈالر اور 921 ارب ڈالر اضافہ کیا۔ اس عرصے کے دوران پاکستان کی برآمدات اوسطاً 23 ارب ڈالر رہیں جبکہ بھارت اور چین کی اوسط بالترتیب 293 ارب ڈالر اور 2.2 ٹریلین ڈالر رہی۔ پاکستان، بھارت اور چین کی 2019ء میں برآمدات جی ڈی پی کے اعتبار سے بالترتیب تقریباً 9 فیصد، 11 فیصد اور 17 فیصد تھیں۔ عالمی برآمدات میں پاکستان کا حصہ جو 2010ء میں پہلے ہی 0.13 فیصد تھا، 2019ء میں مزید گر کر 0.12 فیصد رہ گیا۔ دوسری طرف، بھارت کا عالمی تناسب ان ہی برسوں میں 1.31 فیصد سے بڑھ کر 1.57 فیصد، اور چین کا 9.37 فیصد سے 12.17 فیصد ہو گیا۔ پاکستان کی برآمدات مستحکم طریقے سے کیوں نہیں بڑھ سکیں، اس کے چار اہم اسباب کا خلاصہ یہاں پیش کیا جا رہا ہے جو متعدد مطالعوں کا نتیجہ ہے۔⁴⁶

الف) لیبر کی پیداواریت

دیش لکھ اور پائن (2013ء) کے مطابق، اس خود انتخابی مفروضے (self-selection hypothesis) کا پختہ ثبوت موجود ہے، جو کہتا ہے کہ زیادہ پیداوار دینے والی فرموں کا برآمدی منڈی میں آنے اور پیداوار دوسرے ملکوں کو بھگانے کا زیادہ امکان ہوتا ہے۔ میلز (2003ء) اور گردنی اور میلز (2005ء) نے بھی کسی فرم کی پیداواریت اور برآمدی منڈی میں اس کی آمد کی اہلیت کے مابین تعلق تلاش کیا۔ انہوں نے ثابت کیا کہ زیادہ پیداواریت والی فرمیں برآمد کرتی ہیں، کم پیداواریت والی فرمیں ملکی منڈیوں تک محدود رہتی ہیں اور سب سے کم پیداوار والی ختم ہو جاتی ہیں۔

کسی فرم کی مجموعی پیداواریت کے اہم عوامل میں سے ایک عامل اس کے لیبر کی پیداواریت ہے۔ لیبر کی پیداواریت کوئی کارکن پیداوار سے ناپا جاتا ہے اور اس کا تعین کرنے والے بنیادی عناصر انسانی و مادی سرمائے کا معیار، اور ٹیکنالوجی کی جدت ہیں جو زیر غور ملکوں میں مختلف ہوتے ہیں۔ چین اور بھارت کی پیداواریت کی ملکی سطحیں پاکستان سے بلند ہیں، اور اسی سے اس امر کی وضاحت ہوتی ہے کہ

⁴³ غیر باسستی چاول کی مجموعی تین ملین ٹن برآمدات میں سے تقریباً 0.9 ملین ٹن پاکستان کی چین کو برآمدات پر مشتمل تھا جو گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں مالی سال 21ء میں 2.5 گنا یا 148 فیصد بلند تھا (ماخذ: پاکستان دفتر شماریات)۔

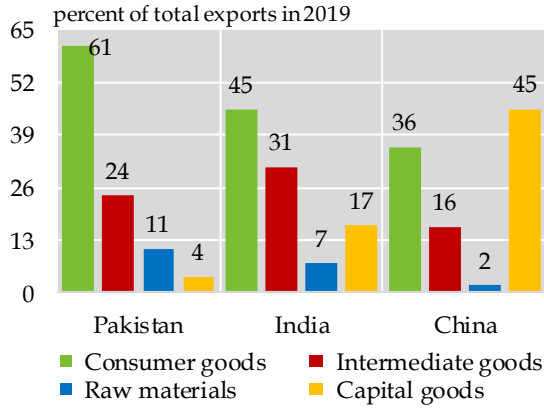
⁴⁴ مارکیٹ کی ایک تحقیق میں پاکستان کے غیر باسستی چاول کی حوالہ قیمتوں پر چین کی بلند درآمدات کے اثر کی نشاندہی بھی کی گئی ”۔۔۔ ایک تاجر کے مطابق یہ مارکیٹ ایک ’چھوٹی رولر کو سٹر‘ ہے جو چینی طلب کے حجم کے لحاظ سے بدلتی ہے۔“ (ماخذ: ایس ایچ ڈی گلوبل پلاسٹکس، 26 فروری 2021ء)۔

⁴⁵ مالی سال 21ء میں مشرقی افریقہ اور مغربی افریقہ میں کینیا، تنزانیہ، موزمبیق، صومالیہ، ٹوگو، نیگال کو پاکستان کی غیر باسستی برآمدات کی مقدار نصف سے زائد کمی کے ساتھ 0.5 ملین ٹن (مجموعی غیر باسستی برآمدات کا 15 فیصد) پر آگئیں، جبکہ گذشتہ برس یہ ایک ملین ٹن (32 فیصد) تھیں، جبکہ جولائی تا اپریل مالی سال 21ء میں بھارت کی مشرقی افریقہ اور مغربی افریقہ دونوں کو چاول کی برآمدات بڑھ کر 4.7 ملین ٹن تک پہنچ گئیں، جو گذشتہ برس کے مقابلے میں 8 گنا زیادہ ہے (پاکستان دفتر شماریات؛ اور وزارت کامرس اور صنعت، بھارت)۔

⁴⁶ واضح رہے کہ یہ وجوہات کسی بھی طرح مکمل اور جامع نہیں ہیں۔

گذشتہ برسوں کے دوران ان کی برآمدی تفصیلات ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ چین اور بھارت کی لیبر کی پیداواری سطح (اگر 2010ء کے ڈالر کو مستقل رکھا جائے تو) 2017ء میں پاکستان کے مقابلے میں 3.4 گنا اور 1.4 گنا زائد تھی۔⁴⁷

شکل 6.2.1: پراسیسنگ کے مرحلے کے اعتبار سے مصنوعات کا تنوع



Source: World Integrated Trade Solutions

مزید برآں، شعبہ جاتی نقطہ نظر سے ایشیائی شعبہ کسی ملک کی برآمدات میں بنیاد کی حیثیت رکھتا ہے۔ مثال کے طور پر Soderbom اور Teal (2002ء) نے تائیوان، سنگاپور اور جنوبی کوریا کی اقتصادی کامیابی کو ان کی برآمدی کارکردگی سے جوڑتے ہوئے رائے ظاہر کی کہ مصنوعات کی برآمدات سرفہرست متغیرہ (variable) ہے۔ Reis اور دیگر (2013ء) نے بھی یہ بات نوٹ کی کہ ایشیا کی بین الاقوامی تجارت میں مصنوعات سب سے اہم عنصر ہوتی ہیں۔ پاکستان کی لیبر کی پیداواریت ایشیائی پیداواریت اور چین سے خاصی پیچھے ہے۔ پاکستان کی ایشیائی پیداواریت 2017ء میں 12000 امریکی ڈالر تھی (2011ء کی پی پی پی شرح مبادلہ کے لحاظ سے) جبکہ بھارت کی 22000 اور چین کی 35000 امریکی ڈالر تھی۔⁴⁸

ب) مصنوعات میں تنوع

بعض ماہرین میک ملن، راڈرک اور Verduzco-Gallo (2014ء) کی رائے میں مصنوعات میں تنوع ایسی خوبی ہے جو آگے چل کر برآمدی آمدنی بڑھانے میں مدد دے سکتی ہے اور اسے مستحکم بھی بنا

سکتی ہے۔ یہ بات خاص طور پر ترقی پذیر ملکوں جیسے نائجر یا کے معاملے میں سچ ہے جو مصنوعات کے ارتکاز کی بنا پر تجارتی دھچکوں کی زد میں رہتے ہیں۔ نیز، فیسٹر اور لی (2004ء) نے ثابت کیا کہ کسی ملک کی تمام صنعتیں اگر برآمدی تنوع صرف 10 فیصد بڑھائیں اس ملک کی پیداواریت کی نمونہ میں 1.3 فیصدی درجے اضافہ ہو جائے گا۔

اس معاملے میں پاکستان کی برآمدی باسکٹ میں تنوع کی کمی ہے، خاص طور پر جب بھارت اور چین سے اس کا موازنہ کیا جائے (شکل 6.2.1)۔ بحیثیت مجموعی، پراسیسنگ کے مرحلے کی بنیاد پر پاکستان کے برآمدی آمیزے میں صارفی مصنوعات کا پلہ بھاری ہے یعنی پاکستان کی 60 فیصد سے زائد برآمدات صارفی مصنوعات پر مشتمل ہیں۔ اس کے مقابلے میں بھارت اور چین کے برآمدی آمیزے میں صارفی ایشیا، وسطی ایشیا اور سرمایہ جاتی ایشیا کا تناسب نسبتاً مساوی ہے۔

تفصیلی اٹیچ ایس 2 سطح پر پاکستان کی برآمدات میں صارفی اور وسطی ایشیا کے چند زمرے حاوی ہیں، جو ملبوسات (ٹ ویز اور بنے ہوئے کپڑے)، گھریلو ٹیکسٹائل اور ٹیکسٹائل کی دیگر مصنوعات، کپاس اور اس کی ایشیا، اور دلیہ ہیں جو مجموعی طور پر کل برآمدات کا تقریباً 65 فیصد بناتے ہیں۔ ان ایشیا کا حصہ 2019ء میں 23.8 ارب ڈالر کی مجموعی برآمدات میں 15.5 ارب ڈالر تھا۔

بھارت میں اٹیچ ایس 2 سطح پر مصنوعات کے متعدد زمرے اس آمیزے کو ظاہر کرتے ہیں جس سے پاکستان کی نسبت زیادہ تنوع کا اظہار ہوتا ہے۔ ان زمروں میں دھاتی تیل اور ایندھن، جواہرات اور قیمتی دھاتیں، دوائی مصنوعات، مشینری اور مکینکل آلات، لوہا اور فولاد، اناج، پلاسٹک اور اس کی مصنوعات، وغیرہ شامل ہیں۔ بھارت کی 2019ء میں مجموعی برآمدات میں ایشیا کے ان گروپوں کا مجموعی حصہ تقریباً 60 فیصد تھا۔ اسی طرح چین کی اہم مصنوعات کے زمرے اٹیچ ایس 2 کے متعدد ڈیپٹیٹرز میں پھیلے ہوئے ہیں جن میں یہ شامل ہیں: برقی مشینری اور آلات، مشینری اور مکینکل آلات، فرنیچر، پلاسٹک کی ایشیا، آپٹیکل آلات، گاڑیاں، ٹیکسٹائل کی ایشیا، کھلونے، لوہا اور فولاد اور ان کی ایشیا، ملبوسات، نامیاتی کیمیکل، جوتے، وغیرہ۔ چین کی 2019ء میں مجموعی برآمدات میں ایشیا کے ان گروپوں کا مجموعی حصہ تقریباً 73 فیصد تھا۔

مزید برآں، اٹیچ ایس 2 سطح پر پاکستان مصنوعات میں تنوع کی جس کمی کا شکار ہے اس کا اظہار اس حقیقت سے بھی ہوتا ہے کہ اس کی سرفہرست 50 برآمدی مصنوعات نے مجموعی برآمدات میں (2019ء میں امریکی ڈالر میں مالیت کے اعتبار سے) تقریباً 63 فیصد جگہ گھیری۔ اس کے برعکس بھارت اور چین کی اپنی اپنی سرفہرست 50 مصنوعات نے بالترتیب تقریباً 49 فیصد اور 38 فیصد جگہ گھیری۔

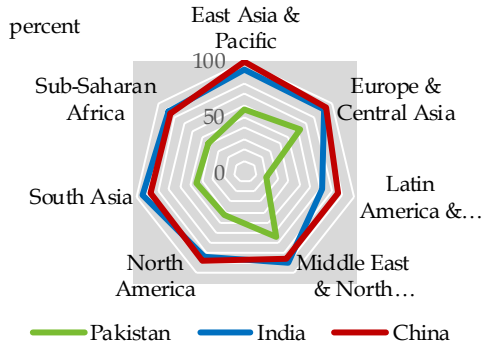
Dieppe, A., S. Kilic Celik, and G. Kindberg-Hanlon. 2020. *Global Productivity Trends*. In *Global Productivity: Trends, Drivers, and Policies*, edited ⁴⁷

by A. Dieppe. Washington, DC: World Bank

⁴⁸ فٹ نوٹ 47 ملاحظہ کیجیے۔

شکل 6.2.2: 2019ء میں ایچ ایس 6 عددی برآمدی مصنوعات کی مجموعی

تعداد میں ان مصنوعات کا علاقہ وار حصہ



Source: World Integrated Trade Solutions

ج) منڈی کا متنوع

منڈی کا متنوع بلند اور زیادہ منظم آمدنی کے نئے مواقع کا باعث بنتا ہے، جبکہ اس کا دوسرا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ کسی منڈی میں طلب کے اتار چڑھاؤ کی بنا پر برآمدی فرموں کو زیادہ متنفر نہیں ہونا پڑتا (غنی، محمود، دین، 2012ء)۔ پاکستان کی برآمدی منڈیاں بھارت اور چین کے مقابلے میں کہیں کم متنوع ہیں۔ اس فرق کو سمجھنے کے لیے پہلے ورلڈ ٹریڈ انٹی گریٹڈ سلسلوں کے عالمی علاقائی تجزیے کو سمجھنا ہو گا جو شکل 6.2.2 میں دیا گیا ہے۔

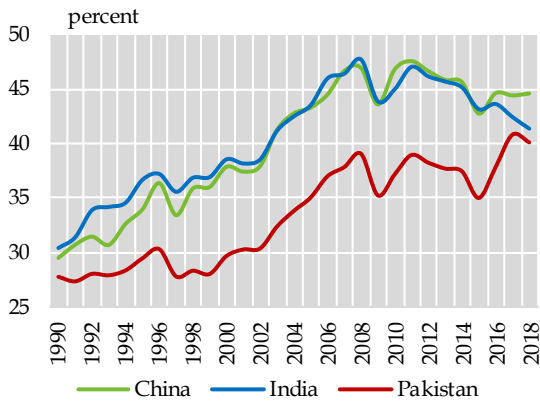
پاکستان کی ایچ ایس 6 عددی مصنوعات کی اوسط تعداد جو ان تمام خطوں میں بھیجی گئی 2019ء میں 47 فیصد تھی جبکہ مجموعی مصنوعات 2824 ہیں (شکل 6.2.2)۔ اس کے برعکس، بھارت اور چین کی اوسط ہالترتیب 87 فیصد اور 90 فیصد تھی، جبکہ دونوں میں سے ہر ایک کی مصنوعات کی تعداد 4400 سے کچھ زیادہ تھی۔ اس تعداد سے ظاہر ہوتا ہے کہ دنیا بھر میں علاقائی منڈیوں میں پاکستان کے لیے اپنی جگہ بنانے کی گنجائش موجود ہے۔ وہ ممکنہ منڈیاں یہ ہیں: لاطینی امریکہ اور جزائر غرب الہند، افریقہ ماسوائے صحرائے اعظم، شمالی امریکہ، جنوبی ایشیا، مشرقی ایشیا اور بحر الکاہل کا خطہ۔

مثال کے طور پر لاطینی امریکہ اور جزائر غرب الہند کے ملکوں نے 2019ء میں لگ بھگ 33 ارب ڈالر کی ٹیکسٹائل اور ملبوساتی اشیاء درآمد کیں۔ ان ملکوں نے چین سے 13 ارب ڈالر اور بھارت سے 1.6 ارب ڈالر کی مصنوعات منگوائیں، جبکہ پاکستان سے ان کی درآمدات صرف 344 ملین ڈالر تک محدود ہیں۔

د) عالمی قدری زنجیریں (جی وی سی)

”گلوبل ویلیو چین ڈیولپمنٹ رپورٹ 2019ء“ کے مطابق عالمی تجارت کا دو تہائی سے زائد حصہ عالمی قدری زنجیروں کے ذریعے اپنی منزلوں تک پہنچا جن میں مصنوعات نے حتمی طور پر تیار ہونے سے پہلے کم از کم ایک سرحد اور عموماً کئی سرحدیں عبور کیں۔ جی وی سی برآمدات میں نمو کو تیز کرنے میں دو طریقوں سے مدد دیتے ہیں۔ (1) پسپا شرکت (Backward participation) یا ارتباط، جس میں کوئی ملک وسائل اشیاء درآمد کر کے انہیں تیار مصنوعات میں ڈھالتا اور برآمد کر دیتا ہے جس سے اسے مسابقتی فائدہ ملتا ہے۔ مثال کے طور پر، بنگلہ دیش سوتی ریشہ اور دھاگہ درآمد کرتا ہے، اور اس سے سوتی ملبوسات بنا کر برآمد کر دیتا ہے۔ (2) پیش قدم شرکت (Forward participation)، جس میں کوئی ملک وسائل اشیاء درآمد کرتا ہے کیونکہ متعلقہ تیار شدہ مصنوعات بنانے میں اس کا کوئی مسابقتی فائدہ نہیں ہوتا۔ مثال کے طور پر امریکہ آئی فون کا ڈیزائن اور انجینئرنگ آئٹم جوڑنے (assembly) کے لیے چین کو برآمد کرتا ہے جو سستا ہے اور اس سے مسابقت ملتی ہے۔

شکل 6.2.3: مجموعی برآمدات میں جی وی سی کا حصہ بطور فیصد



Source: UNCTAD EORA

عالمی قدری زنجیروں میں پاکستان کی شرکت، جو دراصل پسپا شرکت اور پیش قدم شرکت کا مجموعہ ہوتی ہے، بھارت اور چین سے کم ہے اور 1990ء سے اب تک کے بیشتر عرصے میں ایسا ہی رہا ہے (شکل 6.2.3)۔ اگرچہ 2007ء کے بحران کے بعد والے عرصے میں اس کی شرکت مرکوز ہوئی ہے، تاہم یہ اب بھی سست رفتار ہے۔

اسٹیٹ بینک (2020ء) نے نوٹ کیا کہ پاکستان عالمی قدری زنجیروں میں اب بھی گہرائی کے ساتھ منسلک نہیں ہے جس کی دوا ہم وجوہات ہیں۔ پہلی یہ کہ پاکستان کی بیشتر برآمدات پست اضافہ قدری مصنوعات اور ابتدائی اجناس ہیں جنہیں عام طور پر درآمدی خام مال کی ضرورت نہیں ہوتی۔ دوسری وجہ ملکی مصنوعات کے تحفظ کا معاشی نظام (protectionism) ہے۔ وسطی ایشیا پر پاکستان جو نرخ لاگو کرتا ہے وہ مشرقی ایشیا کی اوسط سے چار گنا زیادہ ہے۔ عالمی بینک (2019ء) نے پاکستان کی ٹیکسٹائل اور ملبوسات کی برآمدات کے تجزیے میں رائے دی کہ برآمد کنندگان کا انحصار پست معیار کی کپاس پر ہے جو ٹیکسٹائل اور ملبوسات کی عالمی قدری زنجیروں سے پست رابطے پر منتج ہوتا ہے۔ اس انحصار کا تعلق کپاس کی ملکی صنعت سے اور اس بات سے ہے کہ برآمد کنندگان عالمی قیمتوں پر مصنوعی ریشوں اور اعلیٰ معیار کی کپاس تک آسانی سے رسائی حاصل کرنے کے قابل نہیں (ملکی مصنوعات کے تحفظ کی معاشی روایت کی بنا پر) اور اسی لیے وہ آرڈرز کی تعمیل بروقت نہیں کر سکتے۔ یہی معاملہ بنگلہ دیش کا ہے۔

- World Integrated Trade Solutions
- Deshmukh, J. and Pyne, PK. 2013. *Labour productivity and export performance: Firm-level evidence from Indian manufacturing industries since 1991*. ARTNeT Working Paper Series No. 126, June, Bangkok, ESCAP
- Melitz, M. 2003. *The impact of trade on intra-industry reallocations and aggregate industry productivity*. *Econometrica*, vol. 71, pp.1695-1725
- Ghironi, F. and Melitz, M. 2007. *Trade flow dynamics with heterogeneous firms*. *The American Economic Review*, vol 97, No.2, pp-356-361
- Måns Söderbom and Francis Teal. 2002. *Are manufacturing exports the key to economic success in Africa?* Centre for the Study of African Economies, Department of Economics, University of Oxford
- Reis, C. & Marconi, N. & Araújo, E. 2013. *The role of manufacturing exports in the economic development of middle-income countries*
- McMillan, M., and D. Rodrik, and I. Verdusco-Gallo. 2014. *Globalization, Structural Change, and Productivity Growth with an Update on Africa*. *World Development* 63: 11-32
- Feenstra, R.C. and Kee, HL. 2004. *Export variety and country productivity*. National Bureau for Economic Research, NBER Working Paper 10830
- Ghani, E., Mahmood, T., and Musleh ud Din. 2012. *Market Diversification and Firms' Characteristics of Export-Oriented Manufacturers in Pakistan*. *The Pakistan Development Review*. Pakistan Institute of Development Economics, Islamabad
- UNCTAD-Eora Global Value Chain (GVC) database (2018)
- بینک دولت پاکستان کی پاکستانی معیشت کی کیفیت پر سالانہ رپورٹ، 2020ء۔
- World Bank Group. 2019. *Modernizing Trade in Pakistan: Policy Reform Handbook*. World Bank, Washington, DC.

سال 21ء کے دوران 2.3 ارب ڈالر اضافے سے 10.4 ارب ڈالر تک جا پہنچیں (جدول 6.9)۔ نیز، صارفی ایشیا کے لیے خام مال کی درآمد کا تناسب بلند رہا اور زیر جائزہ مالی سال کی مجموعی درآمدات میں 26.4 فیصد نمو میں اس کا تناسب 11.6 فیصدی درجے تھا (شکل 6.28)۔

اس زمرے میں خوردنی تیل (جس میں پام آئل ہے)، ٹیکسٹائل کا خام مال (بشمول خام کپاس) اور توانائی کی درآمدات شامل ہیں۔ مالی سال 21ء کے دوران درآمدات میں ہونے والے مجموعی اضافے کا 64 فیصد سے زائد حصہ ان دوزمروں کے مجموعے میں مرکوز تھا۔ اہم بات یہ ہے کہ بلحاظ اضافہ ان میں سے بیشتر بھاری اجزاء زرعی اجناس ہیں (شکل 6.29)۔

مالی سال 19ء کے دوران زرعی پیداوار میں جو کمی آئی اور چند منفی واقعات ہوئے جیسے ناسازگار موسم، ٹڈی دل کا حملہ اور گئے اور کپاس کے زیر کاشت رقبے میں کمی، ان کے اثرات مالی سال 20ء کی زرعی شعبے کی پیداوار پر اور مالی

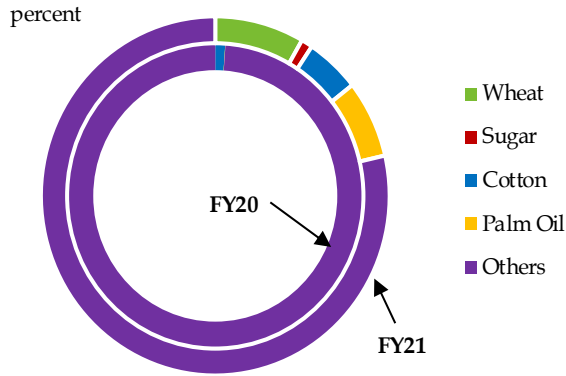
درآمدات

مالی سال 21ء میں پاکستان کی درآمدات بڑھ کر 56.4 ارب ڈالر ہو گئیں جو مالی سال 20ء میں 44.6 ارب ڈالر تھیں۔ بہر حال یہ مالی سال 18ء کی ریکارڈ درآمدات 60.8 ارب ڈالر سے کچھ ہی کم رہیں۔ مالی سال 20ء میں درآمدات کم رہنے کا سبب ابتدائی تین ماہیوں میں اقتصادی استحکام کا سخت پالیسی ماحول تھا، بعد ازاں آخری سہ ماہی میں کورونا کی وجہ سے کساد بازاری آگئی اور مجموعی طلب گر گئی۔ تاہم مالی سال 21ء میں تین اہم عوامل درآمدات میں تیز رفتار نمو کا سبب بنے۔

خصوصاً صارفی غذائی ایشیا اور دواؤں، اور صارفی مصنوعات کے لیے خام مال کی ضروریات سے اجناس کی درآمدی طلب بڑھ گئی

غذائی ایشیا (بشمول گندم اور شکر) اور دواؤں (بشمول کووڈ ویکسین) جیسی صارفی ضروریات کی بلند طلب کی وجہ سے صارفی ایشیا کی درآمدات بڑھ گئیں جو مالی

شکل 29.6: درآمدی نمویں اہم زرعی اجناس کا حصہ



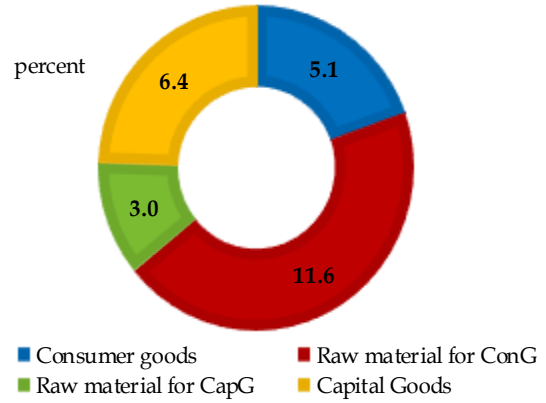
Source: Pakistan Bureau of Statistics

میں ہدف سے کم پیداوار، موسمی تبدیلیوں سے لاحق خطرات اور گندم کی اگلی فصل پر کیڑوں کے حملے نے، نیز کووڈ کی وجہ سے گندم اور آٹے کی طلب میں بار بار اتار چڑھاؤ نے حکومت کو اپنا موقف بدلنے پر مجبور کیا۔ اس کے نتیجے میں حکومت نے نہ صرف مالی سال 21ء میں گندم کی ملکی ضروریات پوری کرنے بلکہ مستقبل کے لیے بھاری اسٹریٹجک ذخائر برقرار رکھنے کی غرض سے گندم درآمد کرنے کی اجازت دے دی۔

اسی طرح، غیر معمولی موسمی اتار چڑھاؤ اور کیڑوں کے حملے کے علاوہ ایک اور چیز نے مالی سال 21ء کے دوران زرعی اجناس کی بھاری مقدار میں درآمد کو ضروری بنا دیا اور وہ چیز تھی کپاس، گٹے اور خوردنی تیل کے بیجوں کی فصلیں اگانے میں کاشت کاروں کی عدم دلچسپی۔ پاکستان نے زیر جائزہ سال میں 3.1 ملین میٹرک ٹن پام آئل اور سویا بین آئل درآمد کیا جو مالی سال 20ء کے مقابلے میں 8.2 فیصد زائد، اور ملکی ضروریات کا تقریباً 90 فیصد بنتا ہے۔ خوردنی تیل کے بیجوں اور تیل کی ملکی پیداوار کم ہونے کی وجہ بننے، ریپ سیڈ اور سوسوں، سورج کھھی اور کینولا کی پیداوار میں کمی ہے۔ ان اجناس کا زیر کاشت رقبہ مالی سال 21ء میں 21.4 فیصد گھٹ گیا۔⁵⁰

اہم بات یہ ہے کہ تیل کے بیجوں کی فصل اور اس کے زیر کاشت رقبے میں کمی پاکستان کے نقطہ نظر سے نیک شگون نہیں ہے، خصوصاً اس وقت جب پام

شکل 28.6: معاشی زمرے کے لحاظ سے نمویں حصہ



Source: Pakistan Bureau of Statistics

جدول 6.9: معاشی زمرے کے لحاظ سے پاکستان کی درآمدات

ملین امریکی ڈالر

| مطلق فرق | م 21ء | م 20ء | صاری ایشیا |
|----------|--------|--------|--------------------|
| 2,284 | 10,367 | 8,084 | غذا |
| 1,695 | 7,068 | 5,372 | گندم |
| 983 | 983 | - | شکر |
| 125 | 128 | 3 | دوائیں |
| 359 | 1,308 | 949 | دیکٹین |
| 312 | 531 | 219 | خام مال (الف + ب) |
| 6,515 | 30,155 | 23,640 | الف - صاری ایشیا |
| 5,178 | 24,025 | 18,847 | پام آئل |
| 827 | 2,669 | 1,842 | ایل این جی |
| -45 | 2,617 | 2,662 | بیٹرولیم |
| 427 | 5,160 | 4,733 | خام کپاس |
| 600 | 1,480 | 880 | ب - ایشیائی سرمایہ |
| 1,337 | 6,129 | 4,793 | ایشیائی سرمایہ |
| 2,849 | 15,610 | 12,762 | موبائل فون |
| 695 | 2,065 | 1,370 | موٹر گاڑیاں |
| 1,179 | 2,458 | 1,279 | مجموعہ |
| 11,852 | 56,405 | 44,553 | |

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

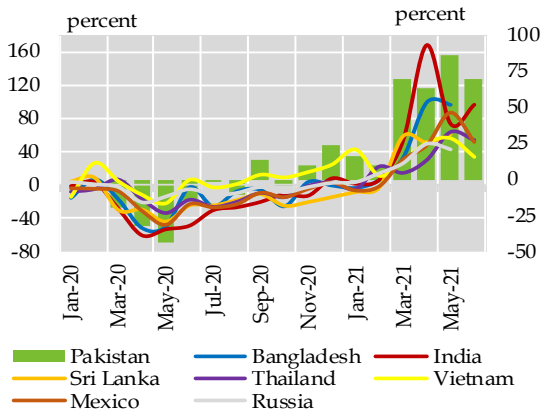
سال 21ء کے لیے اُن کے نئے جانے والے ذخائر پر بھی پڑے۔ پاکستان نے بھاری ذخائر کی دیکھ بھال پر اٹھنے والے اخراجات میں کمی کے لیے مالی سال 19ء میں تقریباً 2.0 ملین ٹن گندم برآمد کی تھی۔⁴⁹ تاہم مالی سال 20-19ء

⁴⁹ امریکی محکمہ زراعت (2021ء)۔ ”گریں اینڈ فیڈ اینیٹل - پاکستان (جون)، واٹشمن ڈی سی۔

⁵⁰ پاکستان اقتصادی سروے 2020-21ء

سال کے ساتھ ساتھ بہ وزن اوسط حقیقی شرح قرض گاری میں نمایاں کمی آگئی جس سے مجموعی طلب بڑھ گئی اور جس نے بڑے پیمانے کی ایشیا سازی کی نمو کو مالی سال 21ء کے دوران بڑھا کر 14.8 فیصد کر دیا (شکل 6.30)۔⁵² مزید برآں، کارکنوں کی ترسیلات میں تقریباً 27 فیصد اضافے اور روشن ڈیجیٹل اکاؤنٹس میں 1.5 ارب ڈالر سے زائد کی آمد، جس میں سے تقریباً 500 ملین ڈالر گھرانوں نے وصول کیے، کی بنا پر وصول کنندہ گھرانوں کی صرف کی طلب بڑھ گئی۔⁵³ چنانچہ معیشت میں مجموعی طلب کی بحالی کے رد عمل میں درآمدی طلب سامنے آئی۔

شکل 6.31: علاقائی معیشتوں میں درآمدی نمو



Source: World Bank & International Monetary Fund

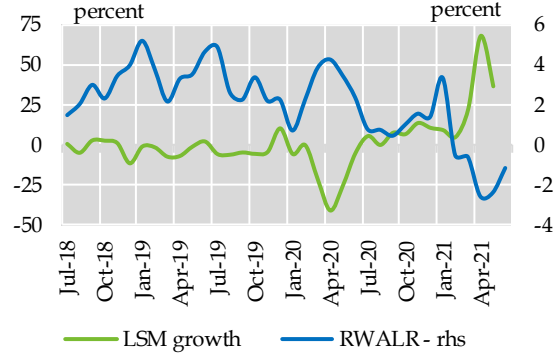
اجناس کی بڑھتی ہوئی عالمی قیمتوں نے مارچ 2021ء کے بعد سے درآمدات بڑھا دیں

اجناس کی عالمی قیمتوں میں غیر متوقع اضافہ بھی پاکستان کا درآمدی بل بڑھنے کا سبب بنا، اگرچہ کہ واجبی سال مالی سال 21ء کی دوسری ششماہی میں، خصوصاً مارچ 2021ء سے آگے اجناس کی عالمی قیمتیں بڑھ گئیں (سیکشن 6.1)، جس کو توقع سے زیادہ طاقتور بحالی نے مدد دی اور ویکسینیشن مہم نے تیز کیا۔⁵⁴

عالمی اقتصادی بحالی اور اوپیک اور اس کے شریک ممالک کی جانب سے کم پیداوار برقرار رکھے جانے کے نتیجے میں خام تیل کی قیمتیں پھر سے بڑھ کر کووڈ وبا سے پہلے کی سطح پر آگئیں، جبکہ وبا کے دوران وہ ریکارڈ پست سطح تک چلی گئی

شکل 6.30: بہ وزاوسط حقیقی شرح قرض گاری اور بڑے پیمانے کی ایشیا

سازی میں نمو



Source: Pakistan Bureau of Statistics

آئل کی عالمی قیمتیں انڈونیشیا اور ملائیشیا میں رسدی رکاوٹوں کی بنا پر تیزی سے بڑھ رہی ہیں اور چین اور بھارت کی طلب میں بھی اضافہ دیکھا جا رہا ہے۔ چین کا ارادہ یہ ہے کہ خوردنی تیل کے اپنے ذخائر تیار کرے، جبکہ بھارت نے مہنگائی سے نمٹنے کے لیے پام آئل کی درآمدات پر ٹیکس کم کر دیا ہے۔⁵¹ خوردنی تیل کے بیجوں کی ملکی پیداوار بڑھانے کی غرض سے پاکستان کو ایک حکمت عملی بنانے کی ضرورت ہے جس سے خوردنی تیل کے درآمدی اخراجات گھٹانے میں مدد مل سکتی ہے۔ اگرچہ پاکستان نے مالی سال 21ء میں گندم کی پمپر فصل اور گنے کی زائد پیداوار حاصل کی جس سے آئندہ ان اجناس کو درآمد کرنے کا دباؤ کم رہے گا، تاہم ایک زیادہ جامع زرعی پالیسی تشکیل دی جانی چاہیے جس کے دہرے مقاصد ہوں، یعنی غذائی سلامتی بڑھانا اور غذائی درآمدات پر انحصار گھٹانا۔ اس طرح، جب کبھی زرعی شعبہ سست رفتاری کا شکار ہو گا بھی تو درآمدی دباؤ کم کرنے میں مدد ملے گی۔

نرم پالیسی سے معیشت کو مطلوبہ مہمیز ملی

کووڈ کے دھچکے کے بعد، مالی سال 20ء کے اواخر میں نرم زرعی اور مالیاتی مہمیز کا جو اعلان کیا گیا تھا اس کا بیشتر نفاذ مالی سال 21ء میں بھی جاری رہا۔ کووڈ کے دھچکے کے نتیجے میں اسٹیٹ بینک کے پالیسی اقدامات نے مختلف اسکیموں کے تحت کافی سیالیت کو دستیاب رکھا۔ یہ بات حیران کن نہیں ہے کہ گزرتے

⁵¹ پاکستانی معیشت کی کیفیت پر اسٹیٹ بینک کی تیسری سہ ماہی رپورٹ برائے مالی سال 21ء۔

⁵² جون 2021ء تک بہ وزن اوسط حقیقی شرح قرض گاری 350 بی پی ایس گر چکی تھی۔ نیز، جولائی تا مئی مالی سال 20ء کے دوران بڑے پیمانے کی ایشیا سازی میں 10.2 فیصد کمی آئی۔

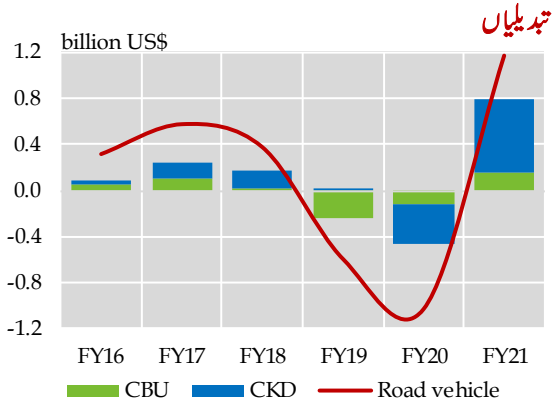
⁵³ www.sbp.org.pk/rda/progress.html

⁵⁴ عالمی بینک کے مطابق اجناس کی عالمی قیمتوں میں توانائی کی مصنوعات جیسے خام تیل، قدرتی گیس، اور کوئلہ کی قیمتیں شامل ہوتی ہیں، ان کے علاوہ بہت سی غیر توانائی مصنوعات بشمول زرعی مصنوعات (غذائی اور غیر غذائی دونوں)، کھاد، دھات اور معدنیات، اور قیمتی دھاتوں کی قیمتیں شامل ہوتی ہیں۔

اور کشتیوں کا ہے۔ کاروں کی درآمداتی طلب بڑھنے کا اہم سبب مجموعی طلب کی بحالی ہے۔

اہم بات یہ ہے کہ بھاری اور ہلکی گاڑیوں دونوں کے زمرے پر الگ الگ پوزوں کی شکل میں / نیم ساختہ صورت میں ہونے والی درآمدات حاوی ہیں جو مالی سال 21ء میں بڑھ کر 2.5 ارب ڈالر ہو گئیں۔ موخر الذکر مالی سال 20ء میں 1.3 ارب ڈالر تھیں جو مالی سال 21ء میں بڑھ کر 2.5 ارب ڈالر ہو گئیں۔ ہلکی گاڑیوں (موٹر کار) کی درآمدات مالی سال 21ء میں 799 ملین ڈالر اضافے

شکل 6.33: گاڑیوں کی مجموعی درآمدات میں کاروں کے درآمدی حصے میں

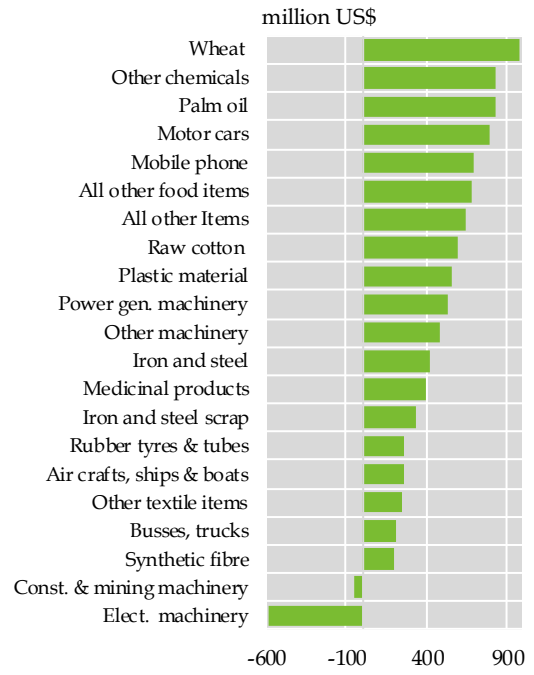


Source: Pakistan Bureau of Statistics

کے ساتھ 1.4 ارب ڈالر ہو گئیں۔ الگ الگ پوزوں کی شکل میں / نیم ساختہ صورت میں درآمدات نے کاروں کی مجموعی درآمدات میں 81.3 فیصد حصہ لیا (شکل 6.33)۔ ملکی آٹومارکیٹ میں نئے اسمبلرز کی آمد کو سہولت دینے اور کاروں کے نئے روپ متعارف کرانے میں آٹوموٹیو ڈیولپمنٹ پالیسی 2016-21ء کے تحت ترغیبات نے اہم کردار ادا کیا، جس کے نتیجے میں الگ الگ پوزوں کی شکل میں / نیم ساختہ صورت میں درآمدات بڑھ گئیں۔

دریں اثناء، مکمل ساختہ یونٹ کی درآمدات بھی گزشتہ چند سال میں کمی کے بعد مالی سال 21ء میں 157.2 ملین ڈالر بڑھ کر 256.2 ملین ڈالر تک پہنچ گئیں۔ ان میں سے بیشتر کاریں ایک ہزار سی سی کی یا اس سے کم گنجائش کی ہیں۔ پاکستان میں اسمبلرز کی توجہ مہنگی اور پُر تیش کاری بنانے پر ہے، اور اس زمرے میں بہت کم معروف برانڈز گزشتہ چند سال میں متعارف کرائے گئے ہیں۔ نیز، موجودہ برانڈز کی قیمتیں خاصی بلند ہیں۔ ٹرانسپورٹ کا سرکاری نظام

شکل 6.32: م س 21ء میں اہم غیر توانائی درآمدات میں سال بسال تبدیلی



Source: Pakistan Bureau of Statistics

تھیں۔ ادھر زرعی نرخ لاطینی امریکہ میں خاصی رسدی رکاوٹوں کی بنا پر، اور چین میں مضبوط طلب کے سبب بڑھ گئے۔

اس کے ساتھ چین اور دوسری ترقی یافتہ ملکوں میں بحال ہوتی ہوئی صنعتی سرگرمی، اور امریکہ کے مالیاتی مہمیز کے متوقع پیکج کی آمد نے دھاتوں کا منظر نامہ بہتر بنا دیا۔ چنانچہ ابھرتی ہوئی بیشتر معیشتوں کے درآمدی اخراجات میں تیزی سے اضافہ دیکھا گیا (شکل 6.31)، اگرچہ کہ موجودہ قیمتیں بڑھنے کے مکمل اثرات 2021ء کی دوسری ششماہی میں حقیقت نہیں گے۔

غیر توانائی درآمدات

اگر غذائی اشیاء، خام کپاس جیسی اہم زرعی اجناس، اور دواؤں سے قطع نظر کر کے دیکھا جائے تو غیر توانائی درآمدات میں اضافہ وسیع البنیاد تھا (شکل 6.32)۔ ان میں قابل ذکر حصہ ٹرانسپورٹ، مشینری اور دھاتوں کا تھا۔

ٹرانسپورٹ

ٹرانسپورٹ کی درآمدات 93.2 فیصد بڑھ گئی جس میں بیشتر حصہ موٹر گاڑیوں، خصوصاً ذیلی گروپ میں ہلکی گاڑیوں (موٹر کار) اور ایئر کرافٹ، بحری جہازوں

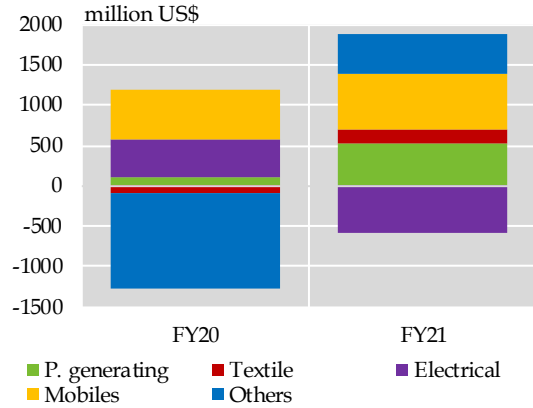
دریں اثنا، ملک میں لاک ڈاؤن کے نفاذ کی حکمت عملی نے جہاز شکنی کی سرگرمیوں کی بحالی میں اُس وقت مدد دی جب پاکستان کے حریف ممالک کو وڈ کی وبا پر قابو پانے اور اپنی معیشت کی بحالی کے لیے کوشاں تھے۔ اس طرح توڑے جانے والے جہازوں کی درآمدات مالی سال 21ء میں بڑھ کر 256.6 ملین ڈالر ہو گئی جو گذشتہ مالی سال صرف 34.4 ملین ڈالر تھی۔

مشینری

اسٹیٹ بینک کی ٹی ای آر ایف ری فنانس سہولت سے مدد پا کر مشینری کی درآمدات مالی سال 21ء میں بڑھ کر 10.1 ارب ڈالر ہو گئیں جو گذشتہ برس کے دوران 8.8 ارب ڈالر تھیں۔ یہ پاکستان کے مجموعی درآمدی اخراجات کا تقریباً 18 فیصد بنتا ہے۔ مشینری کی درآمدات میں اضافہ وسیع البنیاد رہا، ماسوائے برقی مشینری کے، جبکہ موبائل فون سب سے آگے رہے جن کی درآمدات مالی سال 21ء میں 50.7 فیصد بڑھی، گذشتہ مالی سال یہ اضافہ 81.3 فیصد تھا (شکل 6.34)۔

یہ بات اہم ہے کہ مالی سال 21ء میں موبائل فون مارکیٹ کو نمایاں طور پر وسعت ملی، جس کی بڑی وجہ تعلیمی اور بعض دفتری سرگرمیوں پر وبا سے منسلک پابندیاں تھیں۔ کاروں کی درآمدات کی طرح، ایک نمایاں بہتری یہ ہے کہ ملک میں موبائل فون تیار ہونے لگے ہیں۔ مالی سال 20ء کے دوران 19.4 ملین کی تعداد میں مکمل ساختہ موبائل فون درآمد کیے گئے جن کی مالیت 1.3 ارب ڈالر تھی۔ یہ تعداد اور مالیت مالی سال 21ء میں بڑھ کر بالترتیب 21.8 ملین اور 1.5 ارب ڈالر تک پہنچ گئی (شکل 6.35)۔ مزید تفصیل جاننے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان میں سے تقریباً دو تہائی موبائل فون مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی میں درآمد کیے گئے۔ اس کے برعکس دوسری ششماہی میں الگ الگ پرزوں کی شکل میں / نیم ساختہ صورت میں درآمد کردہ موبائل فون کی تعداد مکمل ساختہ موبائل فون سے بڑھ گئی، جس کا مطلب یہ ہے کہ مالی سال 21ء میں مکمل ساختہ موبائل فون کی درآمدات نہ صرف تعداد اور مالیت میں کم ہو گئیں بلکہ ان کا رجحان مینگے موبائل فون کی طرف بتدریج بڑھ گیا۔⁵⁷

شکل 6.34: پاکستان میں مشینری کی درآمدات



Source: Pakistan Bureau of Statistics

چونکہ بوسیدہ ہے اس لیے سستی کاروں کا خریدار درآمد شدہ گاڑیاں خریدنے پر مجبور ہے جن میں مناسب قیمتوں پر بہتر خصوصیات کی گاڑی مل جاتی ہے۔

ایک خوش آئند بات یہ ہے کہ حکومت نے پاکستان میں سستی کاروں کی مقامی تیاری کے لیے متعدد ترغیبات کا اعلان کیا جس سے دیگر کار ساز اداروں کو گاڑیوں کی مارکیٹ کے اس زمرے میں آنے کا حوصلہ ملے گا۔⁵⁵ سستی کاروں کی مارکیٹ میں درآمدی کاروں کا کسی حد تک متبادل دستیاب ہو گا، ملازمتوں کے مواقع ملنے سے معاشی سرگرمیوں کو مدد ملے گی، اور مکمل ساختہ یونٹوں والی کاروں کے درآمدی اخراجات میں کمی آئے گی۔

ٹرانسپورٹ کی طرح بڑھتا ہوا اور ٹیوب کی درآمدات بھی 266.8 ملین ڈالر اضافے سے 374.8 ملین ڈالر ہو گئی جو 247.2 فیصد کا نمایاں اضافہ ہے۔ نئی گاڑیوں میں اضافے اور ٹرانسپورٹ شعبے میں بڑھتی ہوئی سرگرمیوں نے ٹائر اور ٹیوب کی درآمدات بڑھادی۔ اس کے علاوہ کسٹم حکام کی طرف سے سخت نگرانی نے بھی غیر قانونی درآمدات کے کچھ چینلز کا رخ قانونی چینلز کی طرف موڑ دیا جس سے سرکاری اعداد و شمار میں ٹائر اور ٹیوب کی درآمدات میں تیز رفتار اضافہ دیکھا گیا۔⁵⁶

⁵⁵ www.engineeringpakistan.com (Incentives-for-Autosector-1.pdf)

⁵⁶ پاکستانی معیشت کی کیفیت پر اسٹیٹ بینک کی تیسری ماہی رپورٹ برائے مالی سال 21ء۔

⁵⁷ مالی سال 21ء میں درآمد کیے گئے 21.8 ملین مکمل ساختہ یونٹوں میں سے 738.2 ملین ڈالر مالیت کے 14.4 ملین یونٹ پہلی ششماہی میں منگوائے گئے جبکہ 712.9 ملین ڈالر مالیت کے 7.4 ملین دوسری ششماہی میں۔ ان درآمدات کی اکائی قیمت مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی میں 51.2 ڈالر اور دوسری ششماہی میں 96.5 ڈالر تھی۔

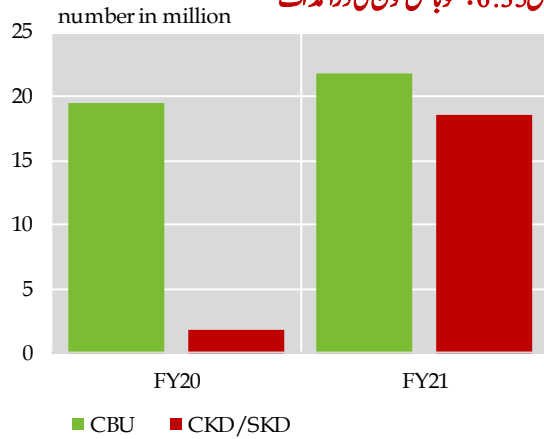
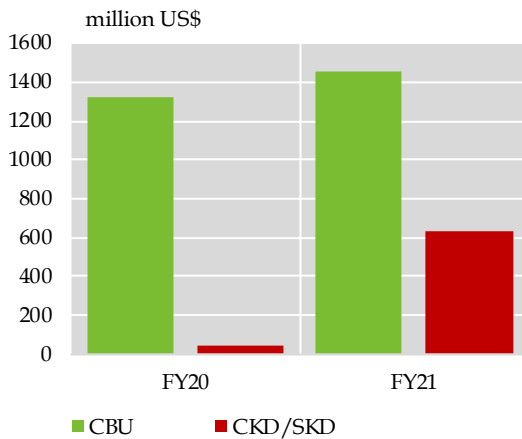
والٹ ٹرانسمیشن لائن پر وجیکٹ پر ہونے والی پیش رفت ہے جس کے لیے مالی سال 20ء میں بڑی مقدار میں درآمدی برقی آلات کی ضرورت پڑی تھی۔ اب جبکہ یہ منصوبہ پایہ تکمیل کو پہنچنے والا ہے، اور ستمبر 2021ء میں اس کے کمرشل آپریشنز کا آغاز متوقع ہے، لہذا مالی سال 21ء میں منصوبے سے متعلق برقی آلات کی درآمدات خاصی کم ہو گئیں۔ اس کے علاوہ پاکستان نے بڑی تعداد میں برقی آلات، ٹی وی سیٹ، اور ریڈیو ٹیلی فون کے لیے ٹرانسمیشن آلات، اور کارڈ لیس ٹیلی فون درآمد کیے۔ گھریلو شعبہ اور چھوٹے کاروباری ادارے ان اشیاء کے بیشتر استعمال کنندہ ہیں۔ کووڈ وبا کی آمد سے یہ دونوں فی الحال سخت حالات سے گزر رہے ہیں چنانچہ ان اشیاء کی طلب زیر جائزہ عرصے میں محدود رہی۔

یہ بات دلچسپ ہے کہ بجلی پیدا کرنے والی مشینری کی درآمد میں 539.5 ملین ڈالر کا نمایاں اضافہ ہوا جو مالی سال 20ء میں صرف 110.3 ملین ڈالر ہوا تھا۔ مالی سال 20-19ء کے دوران درآمدات کم رکھنے کے لیے ٹیرف اور نان ٹیرف کی جو پابندیاں عائد کی گئی تھیں ان میں مشینری کی درآمدات بیشتر مستثنیٰ رکھی گئی تھیں تاہم اسٹیکامی پالیسی کے مجموعی ماحول نے اس زمرے میں مالی سال 20ء کے دوران صرف انتہائی نمو (restrictive growth) ہونے دی۔ پاک چین اقتصادی راہداری سے منسلک اور سی پیک سے الگ دونوں طرح کے بجلی ساز منصوبے مالی سال 21ء میں تکمیل کے قریب تھے چنانچہ متعلقہ مشینری کی درآمد بڑھ گئی۔ ان منصوبوں میں یہ شامل ہیں: جبکو تھر کول

اس کے برعکس الگ الگ پوزوں کی شکل میں / نیم ساختہ صورت میں موبائل فون کی جو درآمدات مالی سال 20ء میں 1.8 ملین تعداد (47.5 ملین ڈالر مالیت) تھی وہ مالی سال 21ء میں 18.5 ملین تعداد (636.2 ملین ڈالر مالیت) تک جا پہنچی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ موبائل فون کی ملکی پیداوار میں اضافہ ہو رہا ہے۔⁵⁸ موبائل ڈیوائس مینوفیکچرنگ پالیسی (ایم ڈی ایم پی) 2020ء کے تحت اعلان کردہ ترغیبات، اور ڈیوٹی کی ادائیگی کے بغیر ملک میں لائے گئے موبائل فون کا استعمال روکنے کے لیے ڈیوائس آئیڈنٹی فیکیشن رجسٹریشن اینڈ بلاکنگ سسٹم (ڈی آئی آر بی ایس) پر عمل درآمد کے نتائج سامنے آنا شروع ہو گئے ہیں۔ تیاری کی غرض سے الگ الگ پوزوں کی شکل میں / نیم ساختہ صورت میں موبائل فون کی درآمدات پر ریگولیٹری ڈیوٹی اور ایڈوائس انکم ٹیکس 350 امریکی ڈالر تک ایم ڈی ایم پی کے تحت ہٹائی گئی تھی۔ اس کے ساتھ ساتھ ملک میں اسمبل کیے گئے یا بنائے گئے فون کو ملکی فروخت پر عائد 4 فیصد ود ہولڈنگ ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دیا گیا۔ نیز، موبائل آلات درآمد کرنے پر مقامی آلات ساز اداروں کو 3 فیصد ریسرچ اینڈ ڈیولپمنٹ الائونس کی پیشکش کی گئی۔ اب تک 21 سے زائد اداروں نے موبائل فون کی تیاری / اسمبلنگ شروع کر دی ہے جس کی وجہ سے الگ الگ پوزوں کی شکل میں / نیم ساختہ صورت میں موبائل آلات کی درآمدی تعداد بڑھ گئی ہے۔

دریں اثناء کئی عوامل مالی سال 21ء میں برقی مشینری اور آلات کی درآمدات میں کمی کا سبب بنے۔ ان میں سے اہم ترین سبب ٹیاری سے لاہور تک 660 کلو

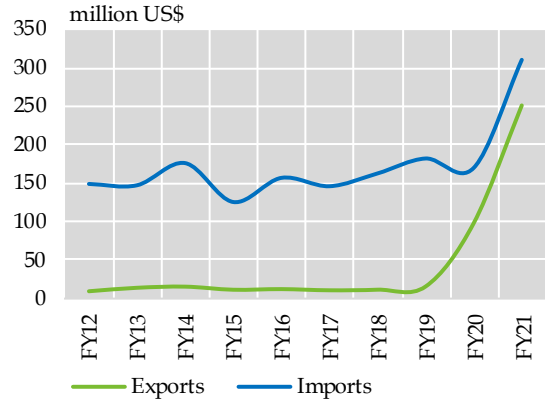
شکل 6.35: موبائل فون کی درآمدات



Source: Pakistan Bureau of Statistics

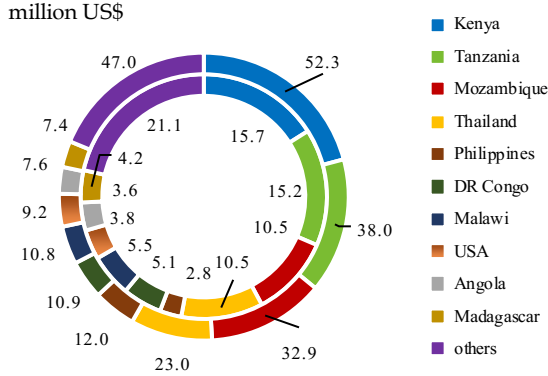
⁵⁸ تفصیلی اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے کہ مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی میں الگ الگ پوزوں کی شکل میں / نیم ساختہ صورت میں 199.9 ملین ڈالر مالیت کے 7.8 ملین موبائل فون درآمد کیے گئے جبکہ دوسری ششماہی میں 10.8 ملین موبائل فون منگوائے گئے جن کی مالیت 436.2 ملین ڈالر تھی۔

شکل 6.36: استعمال شدہ کپڑوں کی درآمدات و برآمدات



Source: Pakistan Bureau of Statistics

شکل 6.37: استعمال شدہ کپڑوں کی برآمدات کی منزل



Note: inner pie is for FY20; outer pie, FY21

Source: Pakistan Bureau of Statistics

نسبتاً جلد بحال ہو گئیں۔ اسی امر نے استعمال شدہ کپڑوں کی صنعت کو اپنی درآمدات بڑھانے کا موقع دیا تاکہ سارٹنگ، سلٹائی و مرمت، دھلائی اور پیکنگ جیسے کاموں سے ان کی قدر بڑھا کر انہیں برآمد کیا جاسکے۔ مالی سال 21ء میں پاکستان نے 251 ملین ڈالر کے استعمال شدہ کپڑے دوبارہ برآمد کیے جو گذشتہ مالی سال سے سال بسال 156.4 ملین ڈالر زائد ہیں۔ یہ برآمدات بیشتر افریقی ملکوں کینیا، تنزانیہ اور موزمبیق اور چند ایشیائی ملکوں تھائی لینڈ اور فلپائن اور چند ترقی یافتہ ملکوں کو بھیجی جاتی ہیں (شکل 6.37)۔

توانائی کی درآمدات

توانائی کی درآمدات (ماسوائے کوئلہ) مالی سال 21ء میں سال بسال 9.1 فیصد بڑھ گئیں جبکہ مالی سال 19ء میں یہ جول کی توں رہی تھیں اور م س 20ء میں 27.9 فیصد کی تیزی سے گر چکی تھیں۔ مالی سال 21ء کی دوسری ششماہی میں بالخصوص مارچ 2021ء کے بعد سے تیل کی عالمی قیمتوں کو لگنے والا دھچکا اس اضافے کا بڑا سبب ہے۔

مالی سال 21ء کی ابتدائی تین سہ ماہیوں میں پست نرخوں کی بنا پر پیٹرولیم اور اس کی مصنوعات کی درآمدات بھی پست رہیں حالانکہ ان کی درآمدی مقدار بڑھ گئی تھی۔ تاہم آخری سہ ماہی میں بلند نرخ اس اضافے پر حاوی آگئے، اور گذشتہ سہ ماہیوں میں پست نرخوں کا جو فائدہ اٹھایا گیا تھا کسی حد تک اسے زائل کر دیا چنانچہ پورے مالی سال 21ء میں توانائی کی بحیثیت مجموعی درآمدات میں نمو کا باعث بنے (شکل 6.38)۔

پاور پراجیکٹ (تھر انرجی)، تھل نوواتھر کول پاور پراجیکٹ، ایل این جی سے چلنے والا 1263 میگا واٹ کاتریو پاور پراجیکٹ، سکی کناری پن بجلی گھر، اور کروٹ پن بجلی منصوبہ۔⁵⁹

ٹیکسٹائل

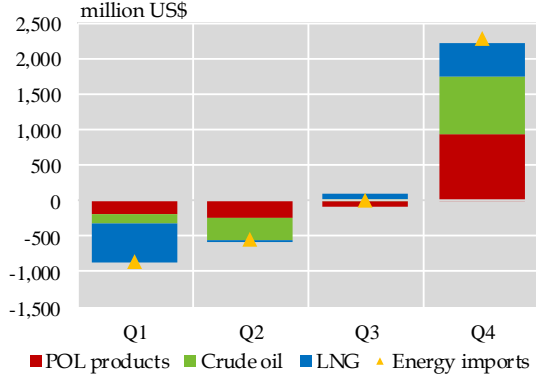
جیسا کہ بحث ہو چکی، مالی سال 21ء میں کپاس کی پیداوار اس کے زیر کاشت رقبے میں کمی کے سبب کم رہی۔ پاکستان نے مالی سال 21ء میں 1.5 ارب ڈالر کی خام کپاس درآمد کی جو مالی سال 20ء کی نسبت 600 ملین ڈالر اضافہ ہے۔ خام کپاس کے ساتھ ساتھ، استعمال شدہ کپڑوں کی درآمد بڑھ کر 309.6 ملین ڈالر تک جا پہنچی جو مالی سال 21ء میں سال بسال 83.4 فیصد اضافہ ہے۔

استعمال شدہ کپڑے پاکستان میں عام طور پر گھریلو استعمال کے لیے درآمد کیے جاتے ہیں۔ تاہم ان کپڑوں کی دوبارہ برآمد کی صنعت نے بھی گذشتہ چند برسوں میں ملک میں رواج پایا ہے کیونکہ اس میں صرف مزدور کی ضرورت ہوتی ہے۔ چنانچہ مالی سال 20ء میں پاکستان نے 98 ملین ڈالر کے استعمال شدہ کپڑے برآمد بھی کیے جو مالی سال 19ء کے مقابلے میں 528 فیصد اضافہ ہے (شکل 6.36)۔ مالی سال 20ء کی چوتھی سہ ماہی میں کووڈ کی وبا پھوٹنے اور بعد ازاں لاک ڈاؤن کے نفاذ سے مالی سال 21ء میں اس شعبے کی حرکیات بدل کر پاکستان کے حق میں ہو گئیں۔

پاکستان کو اپنے حریف ملکوں پر یہ فوقیت ملی کہ اس نے وبا کو بہتر طریقے سے قابو پایا جس سے لاک ڈاؤن کو نرم کرنا ممکن ہو اور معاشی سرگرمیاں بھی

⁵⁹ تفصیلات کے لیے دیکھیے (www.pppb.gov.pk) اور (www.cpec.gov.pk/energy) PRIVATE POWER & INFRASTRUCTURE BOARD

شکل 6.39: 21ء میں توانائی کی درآمدات میں سال بسال تبدیلی



Source: Pakistan Bureau of Statistics

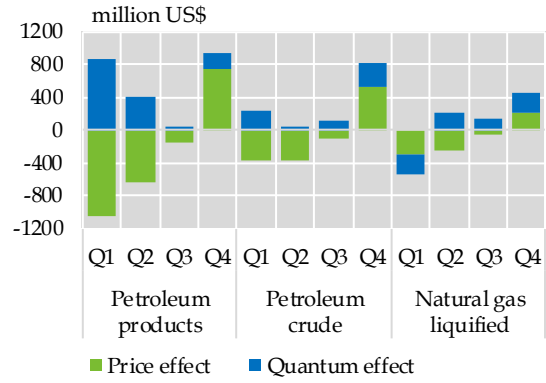
اپ گریڈ کرنے کی ہدایت کر دی ہے، جس کے نتیجے میں دوسری سہ ماہی میں خام درآمدات خلل کا شکار ہوئیں۔

توانائی کی درآمدات کا حجم بحیثیت مجموعی مالی سال 21ء میں سال بسال 26.6 فیصد بڑھا کیونکہ معیشت کی دوبارہ فعالیت کے ساتھ توانائی کی طلب نمایاں طور پر بڑھ گئی۔ مالی سال 21ء میں پیٹرول اور ڈیزل کی فروخت کا حجم بالترتیب 12.0 فیصد اور 17.5 فیصد بڑ گیا، جبکہ مالی سال 20ء میں ان چیزوں کی فروخت کا حجم گر گیا تھا جس کی اہم وجہ مالی سال 20ء کی چوتھی سہ ماہی میں سخت لاک ڈاؤن کا نفاذ تھا (شکل 6.40)۔

یہ بات قابل توجہ ہے کہ اس دوران جب گیس کی ملکی پیداوار گر رہی ہے اور مالی سال 21ء میں ایل این جی کی رسد میں معتدل اضافہ ہو رہا ہے، حکومت نے ٹرانسپورٹ شعبے کو رسد محدود کرتے ہوئے بجلی کے شعبے کے لیے زیادہ گیس مختص کی۔ ساتھ ساتھ جولائی 2020ء میں گیس کے نرخ 17 سے 18 روپے فی لٹر بڑھا دیے گئے، نیز ایل این جی کی درآمدات پر سی این جی اسٹیشنوں کے لیے اضافی 5 فیصد جی ایس ٹی عائد کیا گیا۔ ان اقدامات نے سی این جی کی قیمت فروخت کو موثر اسپرٹ سے بھی زائد کر دیا، اور سی این جی کے متعدد صارفین کو پیٹرول کی طرف جانے پر مجبور کر دیا۔

نیز، سڑکوں پر مسافر گاڑیوں کی تعداد تیزی سے بڑھی ہے، اور مالی سال 21ء میں دو ملین سے زائد گاڑیوں کا (بشمول دو، تین اور چار پہیوں والی گاڑیوں

شکل 6.38: توانائی کی درآمدات میں تبدیلی کا مقدار اور قیمت کا اثر

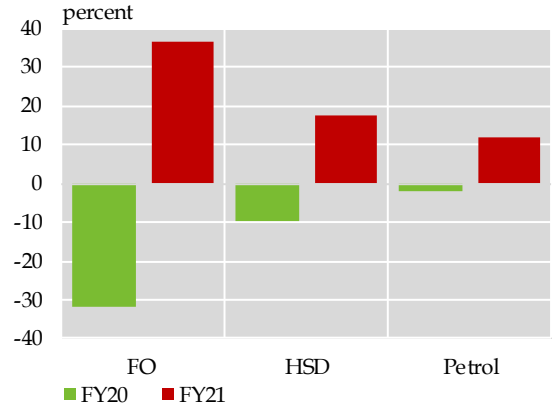


Source: Pakistan Bureau of Statistics

سہ ماہی رجحانات کا بغور جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ ایل این جی کا درآمدی حجم مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں درحقیقت کم ہوا (شکل 6.39)، جبکہ مقدار مالی سال 20ء کی پہلی سہ ماہی سے بھی کم ہوئی (شکل 6.38)۔ چونکہ جولائی اور اگست میں بین بجلی نسبتاً زیادہ پیدا ہوئی اور ستمبر میں بجلی بنانے کے لیے فرنس آئل زیادہ استعمال ہوا اس لیے مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں ایل این جی کی درآمدات پر انحصار بھی کم ہو گیا۔⁶⁰

دوسری طرف مالی سال 21ء کی دوسری سہ ماہی میں خام درآمدات کم ہو گئیں اور ان کی درآمدی مقدار محض 4.9 فیصد بڑھی (شکل 6.39)۔ حکومت نے ریفرنسریوں کو یورو V ڈیزل اور پیٹرول کے معیارات کے مطابق اپنی تنصیبات

شکل 6.40: پیٹرولیم مصنوعات کی فروخت میں نمو



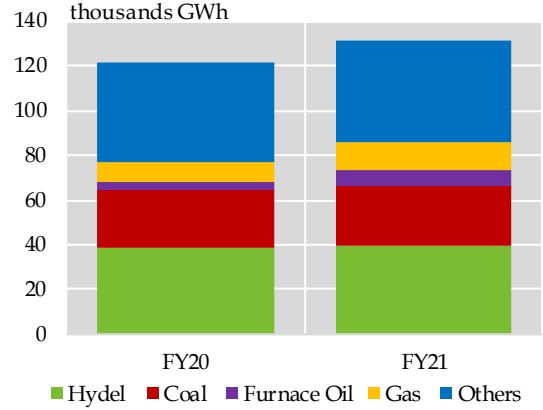
Source: Oil Companies Advisory Council

⁶⁰ جنوری 2019ء میں حکومت نے بجلی بنانے کے لیے فرنس آئل کے استعمال پر پابندی لگادی تھی۔ ایل این جی کی رسد میں سست روی اور بڑھتی ہوئی طلب پوری کرنے کے لیے حکومت نے جولائی 2020ء میں پابندی اٹھائی۔

مالی سال 21ء کے دوران بجلی سازی میں فرنس آئل کے بڑھتے ہوئے استعمال کے باوجود سال بھر میں بننے والی 131.5 ٹیرا واٹ گھنٹے بجلی میں سے صرف 6.7 ٹیرا واٹ گھنٹے (ایک ہزار گیگا واٹ گھنٹے) بجلی فرنس آئل سے بنائی گئی، اگرچہ یہ مالی سال 20ء میں بننے والی 4.2 ٹیرا واٹ گھنٹے بجلی سے زائد رہی (شکل 6.41)۔⁶¹

حال میں بجلی کی پیداوار میں کونسلے کا حصہ زیادہ رہا ہے۔ مالی سال 21ء میں کونسلے سے 27.3 ٹیرا واٹ گھنٹے بجلی پیدا کی گئی جو مالی سال 20ء کے 25.6 ٹیرا واٹ گھنٹے سے زیادہ ہے۔ چنانچہ یہ باعث حیرت نہیں کہ کونسلے کی درآمدات مالی سال 21ء میں بڑھ کر 1.6 ارب ڈالر تک جا پہنچیں جو گذشتہ مالی سال 1.3 ارب ڈالر تھیں۔ تاہم کونسلے کی درآمد کو بطور غیر توانائی پراڈکٹ ”دیگر تمام ایشیا“ کے زمرے میں درج کیا جاتا ہے، کیونکہ اسے سیمنٹ کی پیداوار میں بھی ایک خام مال کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ پاکستان کی توانائی کی درآمد کا معاملہ کونسلے کے بغیر نامکمل ہے۔⁶² چنانچہ پاکستان کی توانائی کی درآمدات بشمول کونسلے 10.5 فیصد اضافے سے 12.9 ارب ڈالر تک جا پہنچیں جو مالی سال 20ء کے دوران 11.7 ارب ڈالر تھیں۔

شکل 6.41: بجلی کی پیداوار بلحاظ ذریعہ



Source: National Electric Power Regulatory Authority

کے) اضافہ ہو گیا ہے۔ ان میں سے بیشتر گاڑیاں پیٹرول سے چلتی ہیں، ماسوائے تین پہیوں والے رکشا کے (جنہیں سی این جی سے چلنے کے لیے بنایا گیا ہے)۔ سی این جی کی عدم دستیابی سے یہ رکشا بھی پیٹرول سے چلنے پر مجبور ہوئے۔ علاوہ ازیں، فضائی سفر اور ریل نے بھی مالی سال 21ء کی پہلی ششماہی میں اپنی سرگرمیاں محدود کر دی تھیں۔ شہروں کے درمیان سفر کرنے والے افراد نے ذاتی گاڑیوں پر سفر کیا یا شہروں کے درمیان چلنے والی بسوں سے، جس سے پیٹرول اور ایچ ایس ڈی کی طلب بڑھ گئی۔

دوسری طرف مالی سال 21ء میں فرنس آئل کی فروخت بھی 36.8 فیصد بڑھ گئی کیونکہ بجلی بنانے میں اس کے بطور ایندھن استعمال پر جو پابندی تھی حکومت نے اسے ہٹا لیا تھا۔ قبل ازیں مالی سال 19ء میں حکومت نے فرنس آئل پر پابندی لگادی تھی تاکہ بڑھتی ہوئی فضائی آلودگی کم کی جائے چنانچہ مالی سال 20ء میں اس کی فروخت کم ہو گئی تھی۔

⁶¹ بجلی کی پیداوار مالی سال 21ء میں 6.7 فیصد بڑھ گئی جبکہ مالی سال 20ء میں یہ 1.0 فیصد گری تھی۔

⁶² اس کے ساتھ ساتھ اس کی درآمدی مقدار زیر جائزہ عرصے کے دوران 22.4 فیصد بڑھ گئی۔